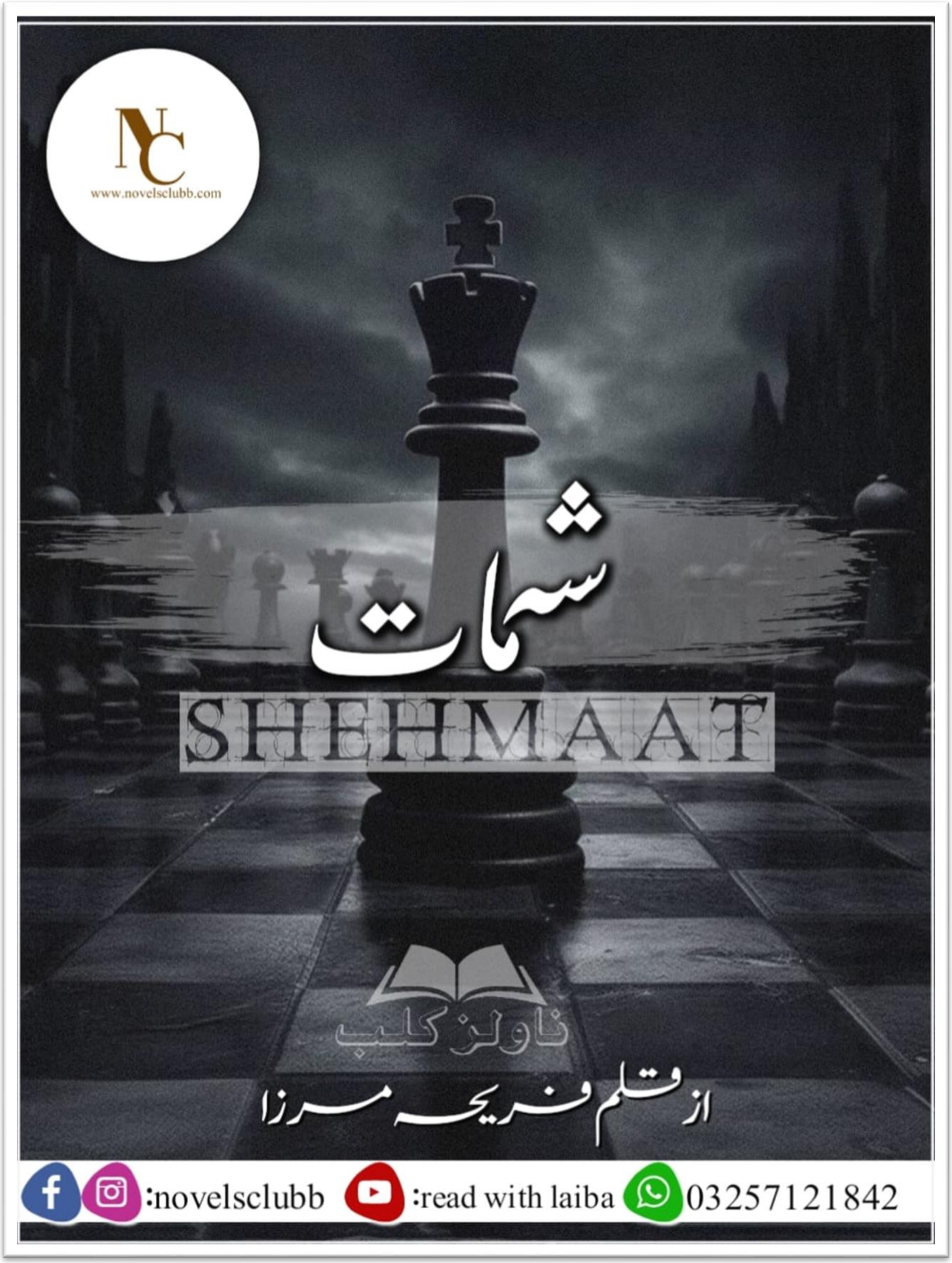
www.novelsclubb.com
شہ مات
SHEHMAAT
ناولز کلب
از قلم فریحہ مرزا
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

شہ مات

از قلم

فریحہ مرزا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیش لفظ

اگر وقت ٹھہر جائے۔ سانس ساکن ہو جائے۔ آنکھ نم ہو جائے۔ تو خاموش رہنے کی بجائے اپنی کہانی کہہ ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور جس پل تمہیں لگے کہ اب کوئی تمہیں سننے نہیں آئے گا۔ اس پل لکھ ڈالو۔ اپنی کہانی کو۔ جو اک راز کی صورت، اک بری یاد کی طرح تمہارے سینے میں دفن ہے۔

صوفیہ سکندر کہانی کا وہ کردار ہے جس نے میرے ہاتھ میں قلم تھما کر مجھ سے اپنی کہانی لکھوائی ہے۔ یہ وہ کہانی ہے جو بہت سے لوگ سنانا چاہتے ہیں مگر سنا نہیں سکتے۔۔۔ کچھ کہانیاں ممنوعہ ہوتی ہیں۔ وہ لفظوں میں کہی نہیں جا سکتیں۔ اور میں اس ممنوعہ کہانی کو رقم کرتی ہوں۔ کچھ سچ، کچھ جھوٹ۔ کچھ حقیقت، کچھ افسانہ۔

اس کہانی کے سب کردار فکشن ہیں، کہانی من گھڑت ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ عزیز قارئین؟

کیا کرداروں پر بیتنے والی اذیت جھوٹی ہوتی ہے؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعض کہانیاں صرف کہانیاں نہیں ہوتیں۔کسی کی زندگی ہوتی ہیں۔کسی کا ماضی ہوتی ہیں۔کسی کے اوپر بیتنے والی قیامت ہوتی ہیں۔یہ کہانیاں سننے میں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں مگر جو اس ٹارچر سے گذرتا ہے وہی جانتا ہے۔۔۔بس وہی جانتا ہے کہ ازیت کیا ہوتی ہے۔

"شہ مات" کو لکھنا بھی کسی ازیت سے کم نہیں۔کوئی مجھ سے پوچھے کہ ٹارچر کیا ہے؟ میں کہوں گی اپنے احساسات کو قلم کے ذریعے کاغذ کی سطح پر اتارنا۔۔۔۔اور پھر کسی تاریک گوشہ میں بیٹھ کر اس ان کہی کو پڑھنا۔اس درد کو پڑھنا جو آپ کی آنکھیں نم کر ڈالے۔

پیارے قارئین!

کہانی کار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں۔یہ ساحر ہوتے ہیں۔آپ کو ایک نئی دنیا میں لے جاتے ہیں۔خوابوں کی دنیا۔فکشن کی دنیا۔۔جو اک فرار ہے حقیقت سے۔اور جس پل آپ پر ادراک ہوتا ہے کہ حقیقت کی دنیا فکشن کی دنیا سے کس قدر مختلف ہے اس پل آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

حقیقت کی دنیا ایک چیس بورڈ کی مانند ہے۔ہر انسان ایک pawn کی طرح ہوتا ہے۔ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑتا ہے۔اور بعض دفعہ Forward موو کرنے کے بعد آپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک جگہ پر سٹک ہو جاتے ہیں۔تب آپ کے پاس پیچھے ہٹنے کا بھی آپشن نہیں ہوتا۔آپ اکیلے ہو جاتے ہیں۔ایک useless pawn بن کر۔تب آپ کو خود کو خود ہی بچانا پڑتا ہے۔

آپ کی لائف میں کوئی حدید اس وقت تک نہیں آتا جب تک آپ خود اپنی بقا کی جنگ کرنے کی کوشش نا کریں۔نا ہی کوئی ابوہریرہ اپنے آپ میں قید رہ کر اپنی بقا کی جنگ لڑ سکتا ہے۔ہادیہ جیسے لوگ آپ کو صرف تب ہی ملتے ہیں جب آپ اپنے Frozen point سے باہر نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یاد رکھیئے۔کوئین صرف کنگ کو پروٹیکٹ کرتی ہے۔آپ صرف ایک pawn ہیں۔آپ نے سروائیو کرنا ہے۔اور سروائیول کے اینڈ پر کیا ہے؟

ایک آپشن !آپ خود کو بدل سکتے ہیں۔ایک کوئین میں۔اس پیس میں جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔جو کچل ڈالتی ہے مخالفوں کے کنگ کو۔اور پھر اس کہانی کا انجام ہوتا ہے"شہہ مات"

آیئے۔

پڑھتے ہیں شہہ مات کو۔

شطرنج کی بساط پر مہروں کے سروائیول کی جنگ کو!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہانی کار

فریحہ مرزا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور ہم نے اس (تورات) میں ان کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا بھی (اسی طرح) بدلہ لیا جائے۔ ہاں جو شخص اس (بدلے) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ ظالم ہیں۔"

(المائدہ ٤٥)

www.novelsclubb.com

شہ مات

از قلم فریحہ مرزا

قسط نمبر 2

اگر زخم کو مرہم نہ ملے تو وہ ناسور بن جاتا ہے۔پھر اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اپنے وجود کے کسی حصے کو کاٹ ڈالنا۔

www.novelsclubb.com

اور اگر وہ حصہ دل ہو تو؟

اگر تکلیف ساری دل میں ہو تو؟دل کی تکلیف کا علاج آخر کس کے پاس تھا؟نہیں۔۔۔کیا سرے سے ہی دل کی تکلیف کا کوئی علاج تھا بھی؟

اس نے سوچا اور اپنے ہاتھ کو دیکھا۔

جلنے کا زخم۔ایک گہرا زخم۔

سفید ہتھیلی پر بے تحاشہ سرخ چھالے بنے ہوئے تھے۔اس نے آہستگی سے اپنی ہتھیلی پر دوسرے ہاتھ سے انگلی پھیرنی شروع کی۔۔۔آہستہ، آہستہ، گول گول۔۔۔اس کی انگلی کسی بل کھاتے سانپ کی مانند اس کی ہتھیلی پر متحرک تھی۔جلے ہوئے حصے پر انگلی پھیرنے سے عجیب سا درد محسوس ہو رہا تھا جو آہستہ آہستہ رگوں میں لطف بن کر سرایت کرتا جا رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا۔نادرد، ناتکلیف۔پتھر سا وجود۔۔۔بے حس سا چہرہ۔

اگر کوئی اس پتھر پر ضرب لگاتا تو؟تو کیا وہ ٹوٹ جاتی؟بکھر جاتی؟اور کیا ہوتا اگر وہ بکھر جاتی؟

اسے پھر سنبھالنے کون آتا؟

پتھر تو پاؤں تلے روند دیے جاتے ہیں۔انہیں سمیٹتا ہی کون ہے؟

"پیشنٹ نمبر چودہ۔۔۔"کسی تیز آواز پر اس کا ذہن جیسے جاگا تھا۔ہتھیلی پر چلتی انگلی تھم گئی۔کسی مشین کی طرح اس کے وجود میں جنبش ہوئی۔آنکھوں کی پتلیوں میں زرا سی حرکت پیدا ہوئی۔کسی نے اس کا کندھا ہلایا۔اس نے آنکھیں اٹھائیں پھر گہری سانس لے کر ہادیہ کو دیکھا۔

"چلو نا۔۔۔"وہ اٹھی۔نرس نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔وہ ہادیہ کے ہمراہ اندر داخل ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ گاڈ۔۔۔"اس نے لمحہ بھر کو آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔ سکون کی ایک لہر اس کے اندر دوڑ گئی تھی۔اے سی کی ٹھنڈک اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی تھی۔اسے محسوس ہوا کہ اس کا جلتا وجود یکدم ٹھنڈا پڑ گیا ہو۔اس نے لمبی سانس خارج کی اور کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔

البتہ چہرہ اب بھی سپاٹ اور بے تاثر تھا۔

وہ قدم قدم چلتی ڈاکٹر کے قریب پڑے سٹول پر بیٹھ گئی۔ہادیہ میز کے دوسری جانب کرسی کھینچ کر بیٹھتی بیٹھتی ایک دم چونکی تھی۔اس کی نگاہیں لمحہ بھر کو ڈاکٹر کے جھکے ہوئے سر پر ٹکی تھیں، اور پھر وہ آہستگی سے بیٹھ گئی۔

کمرے میں مکمل خاموشی اور اعصاب کو چٹخا دینے والی ٹھنڈک تھی۔اس نے بہت عرصے بعد خاموشی کو محسوس کرنے کی کوشش کی تھی۔

بعض چیزوں کی زبان ہی "خاموشی" ہوتی ہے۔وہ خاموشی میں ہی کہی اور سنی جاتی ہیں۔ان کو محسوس ان کی ہی زبان میں کیا جاتا ہے۔۔۔"خاموشی سے"۔

گھڑی پر چلتی سوئیوں کی آواز صرف خاموشیوں میں سنائی دیتی ہے۔دھڑکنوں کا شور، سانسوں کی آواز کو سننے کے لیے دل کی دنیا کے باہر ان کہی خاموشیاں بہت ضروری ہوتی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کسی کا وجود بھی خاموشی کی زبان ہو سکتا ہے؟" ہادیہ نے ڈاکٹر کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا تھا۔ جیٹ بلیک بالوں کی endings پر کرلز پڑتے تھے۔ یوں جیسے وہ پیچھے سے کنگھریالے اور آگے سے کچھ messed up سے تھے۔ اس کی نگاہیں اس کی شرٹ کے سفید کالرز سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھوں تک گئی تھیں۔ اس نے سفید رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی جس کے بازو کہنیوں تک موڑے ہوئے تھے۔ اس کے بازوئوں کی نیلی اور سبز رگیں ابھری ہوئی تھیں۔ وہ محویت سے اس کے ہاتھ کی سفید پشت کو دیکھ رہی تھی۔ وہ قلم ہاتھوں میں تھامے فائل پر جھکا کچھ لکھ رہا تھا۔ لکھتے لکھتے وہ رک گیا۔ پھر اس نے سر اٹھایا۔۔۔ اچانک، آہستگی سے، بالکل آہستگی سے۔ اس کا چہرہ اب سامنے تھا۔ اس کا چہرہ لمبا اور نقوش بہت تیکھے اور دلکش تھے۔ اس کی رنگت سرخی مائل سفید تھی۔ جبڑے کی ہڈی ابھری ہوئی تھی اور پیشانی چوڑی تھی۔ اس کے بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔۔۔ مگر نہیں وہ بھورے بھی لگتے تھے۔ وہ کنفیوزڈ ہوئی۔ اس کی اپنی آنکھیں سیاہ تھیں مگر دھوپ میں براؤن لگتی تھیں۔ اوہ۔۔۔ "جیٹ بلیک" ہادیہ نے یکدم چونک کر زیر لب کہا۔

سیاہ چمکتی آنکھوں والا ڈاکٹر اب صوفیہ کی طرف متوجہ تھا۔ کمرے کی گہری خاموشی کو اس کی گھمبیر آواز نے توڑا تھا۔ یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے ساکن پانیوں میں پتھر پھینک دیا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو۔اس کی آواز گہری تھی۔۔بے حد گہری۔رگوں میں اتر جانے والی۔سوئے ہوئے کو بیدار کر دینے والی۔دل میں ہلچل مچا دینے والی۔وہ پلک جھپکے بنا اسے دیکھ رہی تھی۔اسے گمان ہوا سامنے بیٹھا شخص ایک مجسمہ ساز کا شاہکار تھا۔۔۔حسین اور بے حد حسین۔

کیا وہ اسے آنکھوں میں سما سکتی تھی؟اگر سماتی تو کیسے؟کیا کائنات کے سارے ستارے اپنی جھولی میں اکٹھے کرنا ممکن تھا؟مگر وہ ساری رات بیٹھ کر ان ستاروں کو تک سکتی تھی۔کیا اس کی آنکھیں ستاروں کی مانند چمکتی نہیں تھیں؟

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔"وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

گنگھریالے بالوں والے ڈاکٹر نے کس قدر افسوس اور شاک سے صوفیہ کا ہاتھ دیکھا تھا۔اس کا ہاتھ اتنا سرخ تھا کہ اس نے ایک دم چونک کر اسے دوبارہ دیکھا۔اس کے چہرے پر افسوس، شاک، ترحم سب کچھ تھا۔

"کیا تم نے پہلے کبھی کسی انسان کا جلا ہوا ہاتھ نہیں دیکھا؟"صوفیہ نے ایک دم ناگواری سے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئم سوری۔۔۔بٹ ہاؤ ڈڈ اٹ ہیپنڈ۔۔۔اہہ۔۔۔آپ کا ہاتھ کافی زیادہ جل چکا ہے۔" ڈاکٹر نے کچھ خفت سے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔"لیٹ می سی۔۔۔"اس نے ٹارچ ہاتھ میں تھام کر اپنا ہاتھ آگے کیا۔"ہاتھ دو۔۔۔"اس کے کہے بغیر وہ سمجھ گئی۔ مگر ہاتھ نہیں دیا۔ ماتھے پر شکنیں ڈالے اسے دیکھتی رہی۔

"صوفیہ۔۔۔اپنا ہاتھ دکھاؤ۔"ہادیہ نے کچھ سرزنش کرنے والے انداز میں کہا۔

"اوہ۔۔۔آپ۔۔۔"جیٹ بلیک آنکھوں والے ڈاکٹر کی آنکھیں ہادیہ کی آنکھوں سے ملی تھیں۔اس نے اسے اب دیکھا تھا۔وہ وائٹ کلر کا چکن کا کرتا پہنے ہوئے تھی جس کے ساتھ اس نے فلائیر ڈبلیو جینز پہن رکھی تھیں۔گلے کے گرد سکارف لپیٹا ہوا تھا اور سن گلاسز ماتھے پہ ٹکا رکھی تھیں۔اس نے بالوں کا رف سا بن بنایا ہوا تھا۔چہرے کے اطراف میں بالوں کی چند الجھی لٹیں بکھری ہوئی تھیں۔

"میں اس کی بہن ہوں۔"ہادیہ نے ڈاکٹر کی سوالیہ نظروں کے جواب میں شستہ لہجے میں جواب دیا تھا۔

"آئی سی۔۔۔"ڈاکٹر کی آنکھیں ایک لمحہ کو اس پر ٹھری تھیں اور پھر وہ واپس صوفیہ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صوفیہ نے بادل نخواستہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔ وہ بہت توجہ سے اس کے ہاتھ کا معائنہ کر رہا تھا۔

"میں آپ کے ہاتھ کے لیے میڈیسن اور کریم ریکمینڈ کر رہا ہوں۔ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالنے سے کچھ دن گریز کریں۔" نوٹ پیڈ پر قلم سے کچھ گھسیٹتا اب وہ کہہ رہا تھا۔

"ہاؤ لانگ وڈ اٹ ٹیک ہر ٹو ریکور؟" ہادیہ نے اس کے ہاتھ سے پرسکرپشن لیتے ہوئے کچھ فکرمندی سے سوال کیا۔

"ڈیپینڈز اون ہاؤ بیٹر شی ٹیک کیئرز آف ہر وائونڈز۔۔۔ زخموں کو توجہ کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ یہ مندمل نہیں ہوتے۔" وہ مسکرایا۔ اس کی ٹھوڑی پر گھڑا بنا۔ پھر غائب ہو گیا۔

"ہاہ؟" صوفیہ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔ "زخموں کو بھی توجہ دی جاتی ہے؟ "

"ہاں!" وہ فوراً بولا۔ "مرحمت کے مراحل سے گزرنے والے ہر انسان کو اپنے زخموں کا خیال خود رکھنا پڑتا ہے ورنہ یہ ناسور بن کر تکلیف دیتے رہتے ہیں۔" اس کی آواز نرم تھی۔ لہجہ متوازن اور انداز دھیما۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر ہر انسان کو اپنے زخموں کا خیال خود ہی رکھنا ہوتا تو تم جیسوں کے پاس کیوں آتے؟" وہ ناگواری سے بولی تھی۔

"کیونکہ کچھ زخموں کا علاج ہمارے اپنے بس کی بات نہیں۔" وہ پھر مسکرایا۔ قلم انگلیوں کے درمیان گھماتے ہوئے بات پوری کی۔ "کبھی کبھی زخموں کو کسی مسیحا کی ضرورت ہوتی ہے۔" اب کی بار ہادیہ بھی مسکرائی۔ وہ صرف اچھا دکھتا ہی نہیں تھا۔ اچھا بولتا بھی تھا۔

"ہہ۔۔" صوفیہ نے سر جھٹکا۔ "مسیحا مائے فٹ۔" وہ بڑبڑائی۔ اس کی بڑبڑاہٹ ان دونوں نے بخوبی سنی۔

"لٹل گرل۔۔۔" اس نے دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسایا تھا اور میز پر زرا جھک کر آگے کو ہوا۔ "انسان کا ہر زخم خود heal ہوتا ہے۔ میں باڈی کی سیلف ہیلنگ پاور پر یقین رکھتا ہوں۔ اور میں۔۔۔" وہ زرا سا پیچھے ہو کر سیدھا ہوا۔ "ایک مسیحا ہوں۔ اور مسیحا کا کام آپ کے زخموں کو مندمل ہونے میں facilitate کرنا ہوتا ہے۔" وہ خاموش ہوا۔ پھر مسکرا کر اسے دیکھا جو تیکھی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"انسانوں سے مسیحائی کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ کم سے کم۔۔۔" وہ رکی۔ "اس کے بعد۔۔۔" اپنا جلا ہاتھ ڈاکٹر کے سامنے لہرایا۔ پھر جیسے اسے اپنے ہاتھ کا زخم دکھاتی طنزیہ انداز میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنسی۔"۔۔۔تو میں بالکل بھی انسانوں سے مسیحائی کی امید نہیں رکھ سکتی۔" بات مکمل کر کے ہاتھ نیچے کیا اور چبھتی نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔"کیا تم اب بھی کہتے ہو کہ انسان مسیحا ہوتے ہیں؟" برف سا لہجہ تھا اس کا۔ڈاکٹر نے بڑے غور سے اسے دیکھا تھا۔

"جب آپ کے ہاتھ کا زخم ٹھیک ہو جائے گا تب میرے پاس ضرور آیئے گا۔تب آپ کے سوال کا جواب دوں گا۔ "

"ہونہہ۔۔۔"وہ کھڑی ہو گئی۔پھر جانے کو مڑ گئی۔اس نے اپنے پیچھے ہادیہ کے آنے کا انتظار نہیں کیا تھا۔وہ انتظار کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال سے اسے ہمیشہ خوف آتا تھا۔عجیب سی دنیا تھی یہ۔

عجیب سے لوگ۔ مریض ہی مریض۔۔۔ بڑے سے بڑا، چھوٹے سے چھوٹا۔اس کے آس پاس سے گزرتے ہوئے لوگ، مریضوں کے کھانسنے کی آوازیں، بچوں کے رونے کا شور، نرسوں اور ڈاکٹروں کے گزرتے چہرے۔۔۔سب کچھ جیسے کسی ان دیکھی دھند میں لپٹا جارہا تھا۔

"پاپامیں انجکشن نہیں لگوائوں گی۔" ماضی کی ایک یاد نے اس کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔

اس کا ذہن پیچھے جارہا تھا۔حال سے بہت دور، پیچھے کہیں ماضی میں۔

چھ سالہ صوفیہ سکندر اپنے باپ کی گود میں چڑھی روتی ضد کرتی پس منظر میں کسی دھند میں لپٹی یاد کی طرح اس کے ذہن کی سکرین پر نمودار ہوئی تھی۔

"پرنسز آپ کو میری بات ماننی پڑے گی۔انجکشن نہیں لگوائیں گی تو ٹھیک کیسے ہوں گی۔" اس کے باپ کی آواز اس کے کانوں میں ماضی کی اک یاد بن کر ٹکرائی تھی۔

"اوہ۔۔۔" اسے ایک پل کو احساس ہوا کہ اب اس کے لیے اس کے باپ کی آواز بھی ماضی کی ایک یاد تھی۔بس اک یاد۔

اس نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ خود کو ماضی کی اس یاد کے حوالے کرنے کی کوشش کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نو۔۔۔درد ہو گا۔"نرس کو انجکشن ہاتھ میں پکڑے دیکھ کر وہ ڈر کر اپنے باپ کی گود میں مزید دبک گئی تھی۔

"بس تھوڑا سا۔۔۔پاپا ساتھ ہیں۔جب درد ہو تو پاپا کا ہاتھ پکڑ لینا۔پھر کچھ نہیں ہو گا۔کچھ بھی نہیں۔"اس کے باپ نے محبت سے کہا تھا۔اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔

"بس اتنی سی بات تھی۔"ایک چیخ بلند ہوئی تھی۔اس نے اپنے باپ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔انجکشن لگ گیا تھا۔

اسے احساس ہوا کہ وہ درد صرف ایک بے نام سا خوف تھا جو پاپا کا ہاتھ تھامنے سے مٹ گیا تھا۔

"دیکھا۔۔۔"پاپا مسکرائے تھے۔"اتنی سی بات تھی۔"وہ اس کا بازو اب نرمی سے سہلا رہے تھے۔وہ روتے ہوئے ہنس رہی تھی۔

"درد نہیں ہوا۔۔۔بس تھوڑا سا ہوا۔مگر ڈر لگا تھا۔ "

"اگر کبھی ڈر لگے تو پاپا کے سینے سے لگ جانا۔پھر کوئی چیز نہیں ڈرائے گی۔"سکندر کہتے تھے۔

چھ سالہ صوفیہ سکندر اس پل اپنے باپ کے سینے سے لگی مسکرائی تھی۔

منظر چھٹ گیا تھا۔نہ اب وہ وہاں تھی نہ اب وہاں ویسا کچھ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پاپا اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اب وہاں نہیں تھے۔

وہ ہسپتال کی راہداریوں میں میکانکی انداز میں چلتی جا رہی تھی۔

بچوں کے رونے کی آوازیں اس کے کانوں میں چبھ رہی تھیں۔ عجیب عجیب سے چہرے تھے۔ بیمار سے لوگ۔ مسیحائی کے منتظر لوگ۔ کیا ہسپتال میں آنے والا ہر شخص انسانوں کی مسیحائی پر یقین رکھتا تھا؟ اس نے سوچا۔

وہ انسانوں کی مسیحائی پر یقین نہیں رکھتی تھی۔ پھر وہ یہاں کیوں کھڑی تھی؟

"ان کا ہاتھ۔۔۔ ایک مسیحا کا ہاتھ تھا۔" وہ بے خیالی میں بڑبڑائی تھی۔

"پاپا کا ہاتھ۔۔۔ "

"پاپا۔۔۔ "

اسے وحشت ہوئی تھی۔ وہ ایک دم بھاگنے لگی تھی۔

اس کے ذہن کے پردے کے سامنے صرف ماضی کی یادیں کسی فلم کی مانند چلتی جا رہی تھیں۔

وہ بھاگتی ہوئی ہاسپٹل کے گراؤنڈ میں چلی آئی تھی۔

یہاں بھی انسان تھے۔۔۔ بے تحاشہ انسان۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اسے دیکھ رہے تھے۔ صرف اسے۔ یا شاید وہ اسے نہیں دیکھ رہے تھے۔ مگر وہ ان کی نظریں خود پر جمی محسوس کر سکتی تھی۔

دنیا میں سب سے سے زیادہ ڈرانے والی چیز اس کے لیے انسانوں کی نظریں تھیں۔ عجیب سی نظریں۔ طنز بھری نظریں۔ ایسی نظریں جن میں حقارت ہوتی ہے، ترس ہوتا ہے، ترحم ہوتا ہے۔۔۔اور وہ نظریں جن میں گندگی ہوتی ہے، آلودگی ہوتی ہے۔

تیرہ سالہ صوفیہ سکندر انسانوں کی آنکھوں کے ہر رنگ سے واقف تھی۔

اسے خوف آنے لگا تھا وہاں موجود لوگوں کی نظروں سے۔

اسے ڈر لگ رہا تھا۔

(اگر کبھی ڈر لگے تو پاپا کے سینے سے لگ جانا۔ پھر کوئی چیز نہیں ڈرائے گی۔)

پاپا نہیں تھے۔ پاپا اب کہیں نہیں تھے۔ صرف یادوں میں تھے۔ یادداشتوں میں تھے۔

اب وہ کس کے سینے سے لگتی۔۔۔وہ کس کا ہاتھ تھامتی؟

کون تھا اس کا مسیحا؟

کہاں وہ اکیلی تھی۔۔۔اتنے بڑے ہجوم میں اکیلی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا کوئی بھی نہیں تھا۔ کوئی بھی نہیں۔ کوئی ایک انسان بھی نہیں۔

کیا تنہائی کا احساس صرف بند کمرے میں ہوتا ہے؟

کبھی ہجوم میں خود کو گم ہوتے پایا ہے؟

وہ لوگوں کے ہجوم میں کھڑی تھی۔

اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ سانسیں تیز ہو رہی تھیں اور دل کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے اپنے رگ و پے میں بجلیاں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ اک ان دیکھی آگ کے الاؤ میں دہکتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور یکدم۔۔۔ بالکل اچانک اسے اپنے گال پر کسی چیز کی ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔ اس کا ساکن وجود ایک دم جیسے جاگا تھا۔ دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا۔ آنکھیں یکدم ہی اوپر اٹھی تھیں۔ پھر جھکنا بھول گئی تھیں۔

پانی کی ٹھنڈی بوتل اس کے گال پر رکھے وہ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اپنے دراز قد کے ساتھ اس کے اور سورج کے درمیان سایہ بنا کھڑا تھا۔

آج اس نے گول گلے والی پوری آستینوں والی شرٹ پہن رکھی تھی۔خاکی پینٹ کے ساتھ اس نے بلیک اینڈ وائٹ کنورس شوز پہنے ہوئے تھے۔بائیں ہاتھ کی کلائی میں قیمتی گھڑی تھی۔دائیں ہاتھ سے پانی کی بوتل اس کے گال پر رکھے وہ ابھی تک ویسے ہی کھڑا تھا۔

اس کا چہرہ ویسا ہی تھا جیسا پچھلی ملاقات میں تھا۔awfully attractive.

وہ اچھا لگ رہا تھا۔بلکہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔اس کی ڈریسنگ بھی پہلے کی طرح کول تھی۔

وہ پلک جھپکے بنا اسے دیکھتی رہی تھی۔یہاں تک کہ اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی اور پانی کی بوتل اس کے سامنے لہرائی تھی۔

"تم یہاں۔۔۔ "

"پانی۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے کہا تھا۔

پانی کی بوتل اس نے ابھی تک تھامی ہوئی تھی۔اس نے اپنے ہاتھوں کو بوتل کے گرد لپیٹ کر اس کی ٹھنڈک اپنے اندر اتاری۔بوتل پر جمے اس کے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے انچ بھر کے فاصلے پر تھے۔

"Open it for me."

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ٹھٹھکا۔پھر حیران ہو کر ہنس دیا۔

"اوہ پرنسز۔۔۔"اس نے پلاسٹک کی سیل بوتل سے اتاری۔پھر ڈھکن کھول کر اس کی جانب بڑھائی۔زرا سا جھک کر۔زرا سا گردن کو خم دے کر۔وہ مسکرایا۔"یہ لیجیئے یور ہائی نیس۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"اس نے اکڑی ہوئی گردن کے ساتھ اس کے ہاتھ سے پانی کی بوتل تھام لی۔دھیرے سے گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔پیاس نہیں تھی مگر پانی اِتنا ٹھنڈا اور میٹھا معلوم ہوا کہ وہ دو منٹ میں بوتل خالی کر گئی۔

"آر یو اوکے ؟"اس کے ہاتھ سے خالی بوتل اور ڈھکن اس نے قریبی ڈسٹ بن میں اچھال کر پوچھا۔

"تم یہاں کیسے آئے ہو ؟"وہ اب خود کو کافی حد تک کمپوز کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"میں۔۔"

"اوہ۔۔کیا تم بیمار ہو ؟"اسے یاد آیا کہ وہ دونوں ایک ہاسپٹل کے گرائونڈ میں کھڑے تھے۔لوگوں کے ہجوم کے بیچوں بیچ۔۔۔مگر ہاں۔۔۔اب وہ تنہا نہیں تھی۔"اب "نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔لوگ اب بھی تھے۔ایسے ہی تھے۔ نظریں بھی وہی تھیں۔ مگر اب وہ صرف اسے نہیں دیکھ رہے تھے۔اس کے ساتھ موجود شخص کو بھی دیکھ رہے تھے۔

صوفیہ کے ساتھ حدید کھڑا تھا۔

وہاں اب دو لوگ تھے۔اجنبی سے لوگ۔

مگر کہانیاں دو اجنبی لوگوں کی ہی ہوتی ہیں۔ان کہی سی،ان سنی سی۔

"بس تھوڑا سا۔۔۔"وہ کھانسا۔

"ہوا کیا ہے تمہیں؟ "

"کچھ بھی نہیں۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر مسکرایا۔"بس یونہی۔۔۔"اس کی آنکھیں چھوٹی ہوئی تھیں۔وہ آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔اس کے یوں دیکھنے پر وہ مسکرایا اور چلتا چلتا رک گیا۔وہ بھی رک گئی۔پس منظر میں اُبھرتی ساری آوازیں بھی رک گئیں۔

"یونہی تم ہاسپٹل آئے تھے؟"وہ دونوں بینچ پر بیٹھ گئے۔وہ ایک سرے پر بیٹھ گئی۔وہ دوسرے سرے پر بینچ کے پچھلے حصے پر بازو لمبا کر کے اسی پر اپنا سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔

"ہاں یونہی۔۔۔"وہ پھر مسکرایا۔اتنا کیوں مسکراتا تھا وہ؟کیا مسکرانا اتنا آسان تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بہت آسانی سے مسکرا لیتے ہو۔" وہ کہے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔

وہ پہلے تھوڑا حیران ہوا پھر ہنس دیا۔"آسانی سے ؟ "

"اہہ۔۔۔ہاں۔ تمہارے لیے یہ کافی نارمل ہے۔یا شاید سب کے لیے۔" وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"دل کٹ رہا ہو اور کوئی آپ کو مسکرانے کے لیے کہے۔۔۔یہ نارمل ہے؟" حدید نے مسکراتے ہوئے جوابی سوال کیا تھا۔"آسان ہے، بتائیں پرنسز۔ "

وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوئی تھی۔

"اگر یہ اتنا ہی تکلیف دہ ہے تو پھر تم مسکرا کیسے سکتے ہو؟" وہ بے ساختہ اس کے سوال پر مسکرایا ۔

"کیونکہ۔۔۔میری مسکراہٹ بہت خوبصورت ہے۔" یہ سچ تھا۔اس کی مسکراہٹ بے حد خوبصورت تھی۔توجہ کھینچ لیتی تھی۔کوئی بھی اسے مسکراتے دیکھ کر پلٹنا بھول سکتا تھا۔

"تم کافی خوش فہم ہو۔" اس نے تبصرہ کیا۔

"خوش شکل بھی۔" اس نے اضافہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"اور آپ یہاں کیا کر۔۔۔"اس کا جملہ مکمل نہیں ہو پایا تھا۔اس کی نگاہیں ایک دم شاک سے پھیلی تھیں۔صوفیہ نے جلا ہوا ہاتھ اس کے سامنے لہرایا تھا۔وہ جھٹکے سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا تھا اور ایک دم اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر تشویش سے دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟ "

"جل گیا ہے۔ "

"کیسے؟"

"بس یونہی۔"

"یونہی کیسے؟"

"تمہیں پتہ ہے۔۔۔میں مسیحائوں پر یقین نہیں رکھتی۔۔۔لیکن میرا ہاتھ۔۔۔"جلا ہوا ہاتھ دیکھ کر وہ مسکرائی۔"۔۔۔گواہ ہے کہ میں زخم دینے والوں کی بے مہری پر یقین ضرور رکھتی ہوں۔"

"کس نے کیا ہے یہ آپ کے ساتھ؟"وہ دبی دبی آواز میں چلا اٹھا تھا۔

"بس جل گیا نا۔۔۔"وہ اطمینان سے بولی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"Tell me who did this to you, Sofiya."

وہ اس بار بھڑک اٹھا تھا۔غصہ سے اس کے ماتھے کی رگیں ابھر آئی تھیں۔

"اس کی سٹیپ مدر نے کیا ہے یہ۔۔۔"

ہادیہ قریب آتے ہوئے کچھ غصہ سے بولی تھی۔

"اوہ گاڈ۔۔۔"حدید نے بے اختیار چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"تم دونوں اتناری ایکٹ کیوں کرتے ہو۔"وہ اب کچھ بیزاری سے بولی تھی۔"یتیموں کے ساتھ ایساہی ہوتا ہے۔"وہ بھونچکارہ گیا تھا۔ایک لمحے کے لیے ہادیہ نے بھی شاکڈ ہو کر اسے دیکھا تھا۔"ایسے کیا دیکھ رہے ہو تم دونوں؟"اس نے باری باری دونوں کو دیکھا۔ "I'm an orphan."

"صوفیہ ایسی باتیں مت کرو۔"ہادیہ کے دل کو کچھ ہوا۔

"کیا میں سچ نہیں کہہ رہی؟ تم بتائو اسے۔۔۔"اس نے حدید کو بولنے پر اکسایا۔"کہ میں ایک یتیم ہوں۔صوفیہ سکندر ایک یتیم ہے۔اور یتیموں کے ساتھ دنیا ایساہی سلوک کرتی ہے۔انہیں بے سہارا کر دیا جاتا ہے۔بے امان ٹھرا دیا جاتا ہے۔دھتکار دیا جاتا ہے۔محبتوں سے محروم کر دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاتا ہے۔بتائو تم اسے۔۔۔ایسا ہوتا ہے یتیم ہونا۔"ہادیہ کا دل لمحہ بہ لمحہ کٹ رہا تھا۔اس کے الفاظ کتنے تکلیف دہ تھے۔

"صوفیہ۔۔۔"حدید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے اپنی گرفت میں لیا۔"یتیم بھی انسان ہوتے ہیں۔"وہ نرمی سے بول رہا تھا۔"اور انسان کی ذات کو کسی بھی قسم کا ذہنی یا جسمانی نقصان پہنچانے کا حق کسی دوسرے انسان کے پاس نہیں ہے۔"وہ ٹھہرا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں صرف ایک ٹھوس سا تاثر تھا۔"آپ اپنے لیے لڑیں۔اس وقت تک لڑیں جب تک لڑ سکتی ہیں۔اپنی ذات پر "یتیمی"کا لیبل لگا کر خود کو خود ترسی کے سمندر میں مت پھینکیں۔"

"لوگ باتیں اچھی کر لیتے ہیں۔کبھی کبھی تو واقعی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ لوگ مجھ سے ہمدردی جتا رہے ہیں۔"اس کی آواز میں طنز کی آمیزش تھی۔

"تو کیا"درد"میں آپ اپنا کوئی"ہمدرد"نہیں چاہتیں؟"وہ بے اختیار بولا تھا۔"زندگی میں ہر زخم خود نہیں سہہ سکتیں آپ۔کسی دوسرے کو بھی مسیحائی کا حق دینا چاہیے۔"

"اور اگر کوئی مسیحا نہ ملے؟"

"تو پھر اپنا مسیحا خود بننا پڑتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسے؟"

"اپنے لیے وہ سب کچھ خود کرو جو تم دوسروں سے ایکسپیکٹ کرتی ہو کہ وہ تمہارے لیے کریں۔" ہادیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

"اپنی سیویئر آپ کو خود بننا ہوگا پرنسز۔۔۔" حدید نے اس کے ہاتھ کو نرمی سے دبایا۔ "مگر کبھی ضرورت پڑی تو آئی ول بی یور سورڈ۔" اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اسی نرمی سے۔ اسی ہلکی سے گرماہٹ کے ساتھ۔

"اپنے ہر زخم کا حساب خود لو۔" ہادیہ نے باور کروایا۔

"اپنے لیے۔۔۔ صرف اپنے لیے جیو۔"

اس نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

دائیں اور بائیں۔ وہ دونوں اس کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس کے لیے کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صوفیہ۔۔۔"وہ بہت گہری نیند میں تھی جب اسے محسوس ہوا کوئی اسے بہت نرمی سے جگا رہا تھا۔"پرنسز۔۔۔"اسے اپنے بالوں میں کسی کی انگلیوں کا نرم سا لمس محسوس ہوا تھا۔

"اٹھو میرے بچے۔۔۔"اس نے تحیر کے عالم میں ایک دم آنکھیں کھول دیں۔

"پاپا۔۔۔ "

"ہیپی برتھڈے پاپا کی پرنسز۔"سکندر نے محبت سے جھک کر اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔

"پاپا۔۔۔آپ۔۔۔میں نے۔۔میں نے آپ کو بہت مس کیا۔"وہ خواب کی سی کیفیت میں سکندر کو اپنے قریب بیٹھے دیکھ رہی تھی۔

"میری لاڈلی۔میری پرنسز۔"پاپا نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلایا۔وہ ان کے سینے میں منہ چھپا کر گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔

"یہ خواب نہیں ہے نا۔۔۔آپ مجھے چھوڑ کر نہیں گئے۔آپ میرے پاس ہیں۔آپ میرے ساتھ رہیں گے نا، پاپا؟"اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔اسے اب خوابوں سے بھی ڈر لگنے لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ہمیشہ اپنی بیٹی کے ساتھ رہوں گا۔اس کی یادوں میں۔اس کی یادداشتوں میں۔" سکندر مسکرائے۔

پھر اس کا ہاتھ نرمی سے دبایا۔"ہیپی برتھڈے۔اپنا خیال رکھنا۔" انہوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اس نے اپنا خالی ہوتا ہاتھ دیکھا۔

وہ اب پلٹ گئے تھے۔

وہ جا رہے تھے۔دور۔۔۔بہت دور۔

"پاپا ڈونٹ گو۔۔۔" وہ چلائی تھی۔

"پاپا۔۔۔" اس نے انہیں ہزیانی انداز میں پکارا۔

"ڈونٹ گو۔۔۔ڈونٹ لیو می الون۔۔۔پاپا۔۔پاپا۔۔۔" ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔اس کی چیخ پر کمرے میں بیڈ پر سوئی ہوئی زریں نے کوفت سے ہلکی سی انکھیں کھول کر نیم اندھیرے میں اسے دیکھا پھر بڑبڑاتی ہوئی کروٹ بدل کر سو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ خواب دیکھ رہی تھی۔" اسے احساس ہوا کہ جو اس نے دیکھا تھا وہ حقیقت نہیں تھی۔ وہ فرش پر بچھی چادر کے اوپر لیٹی گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔ اس نے تکیے کو سینے سے یوں لگا رکھا تھا جیسے وہ واقعی پاپا تھے۔

"پاپا۔۔۔" اس کے لب پھڑ پھڑائے۔ "آج میرا برتھ ڈے ہے۔ فور ٹینتھ برتھ ڈے۔" اس کی آنکھیں گھڑی پر جا ٹھری تھیں۔ بارہ بج کر دو منٹ ہو رہے تھے۔

"آپ کی پرنسز کتنی بد نصیب ہے پاپا۔" اس نے آزردگی سے سوچا تھا۔

دنیا میں سب سے بڑی بد نصیبی اپنی من پسند چیز یا اپنے من پسند شخص سے محروم ہونا ہے۔ اور اس سے بھی بڑی بد نصیبی اس چیز یا شخص کو پا کر کھو دینا، پھر اس کے بغیر جینا ہوتا ہے۔

وہ کتنی بد نصیب ٹھری تھی۔

ایک سال آج مکمل ہو چکا تھا۔

اس کی محرومیوں اور بد نصیبوں کا ایک سال۔

آج پھر وہی رات تھی، وہی وقت تھا۔ وہی تاریخ تھی۔ اسے یاد تھا۔۔۔ سب یاد تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی تیرھویں سالگرہ۔۔۔اس کا فیورٹ کیک۔۔۔اس کا کرائون، پرنسز گائون۔۔۔کرسٹل کی ہیلز۔۔۔اور اس کے پاپا کی بے جان آنکھیں، ان کا خون میں لپٹا وجود ۔۔۔تان سین کی نصیحت، اس کا اپنے گھر سے بھاگنا۔۔۔وہ اپنی زندگی بچانے کی خاطر بھاگی تھی۔اس نے رستے میں کیا کچھ کھو دیا تھا۔اپنا کرائون، کرسٹل کی ہیلز اور سرخ تھیلی اور ہاں ۔۔۔اس نے صوفیہ سکندر کو بھی کھو دیا تھا۔

"I'm cursed and I'm going to put this curse to an end."

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔

پیروں میں جوتے پہن کر وہ صحن میں چلی آئی۔اس پل اسے باہر ہوتی تیز گرج چمک نے چونکایا تھا۔خوش نصیب دوسرے کمرے میں سو رہی تھی۔اس نے آہستگی سے گھر کا بیرونی دروازہ کھولا اور دبے قدموں سے چلتی ہوئی باہر نکل آئی تھی۔اپنے پیچھے اس نے بغیر آواز پیدا کیے دروازہ بند کر دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات گہری اور بھیانک تھی۔

بارش بہت تیز ہوتی جا رہی تھی۔گھپ اندھیرے میں وقفے وقفے سے آسمان پر بجلی چمکتی تو چند لمحوں کے لیے روشنی پیدا ہو جاتی۔

گھنے درختوں کے جھنڈ میں ایک وجود بھاگتا ہوا نظر آ رہا تھا۔اس کے قدموں کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"I hate rain."

اس کی آواز میں ناگواریت سی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بارش میں بھیگتی ہوئی مسلسل کسی انجان رستے پر بھاگ رہی تھی۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں جا رہی تھی۔اسے واپسی کا رستہ بھی معلوم نہ تھا۔وہ بس بھاگ رہی تھی۔وہ تب تک بھاگنا چاہتی تھی جب تک اس کے قدموں میں جان تھی۔

ماضی کا وہ curse اب اسے خواب بن کر ڈرانے لگا تھا۔

وہ دنیا میں کہیں بھی چلی جاتی اس کا ماضی اس کا پیچھا نا چھوڑتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کہاں جائوں؟"اس نے آسمان پر نظریں جمائے خدا سے سوال کیا تھا۔"اتنی بڑی زمین پر میرا کوئی ٹھکانہ نہیں۔کوئی جائے امان نہیں۔"

وہ گھر سے بھاگ آئی تھی۔اور وہ جانتی تھی کہ گھر سے باہر صرف سڑک ہوتی ہے۔اور سڑک پر کوئی شناسا نہیں ہوتا۔بغیر منزل کے بھاگنے والوں کو کبھی منزل نہیں ملتی۔

اسے نہیں یاد تھا کہ وہ ایک سال پہلے کس راستے سے بھاگ کر آئی تھی۔

وہ واپس وہاں کیسے پہنچتی؟

ڈوبتی ہوئی بے ترتیب سانسوں کے ساتھ وہ سڑک کے بیچوں بیچ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔

"پاپا۔۔۔"وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

بارش کا پانی قطروں کی صورت میں اس کے پورے وجود کو بھگوتا جارہا تھا۔

اسے اپنے پورے وجود میں کپکپی طاری ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

ارد گرد سڑک بالکل سنسان پڑی تھی۔کسی ذی روح کا نام ونشان تک نہیں تھا۔

یکدم اس نے ایک آواز سنی تھی۔عجیب سی درد بھری آواز۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چونک کر لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔ تیز بارش کے باعث وہ ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔

آواز کی سمت کا تعاقب کرتی وہ وحشت کے عالم میں درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھی تھی۔

"اوہ گاڈ۔۔۔" اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پر گیا تھا۔

بلی کا ایک چھوٹا سا بچہ تکلیف سے رو رہا تھا۔ کم سے کم اسے اس وقت وہ روتا ہوا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ آہستگی سے نیچے جھکی۔

" اوہ نہیں۔۔۔ ڈرو مت۔" وہ نرمی سے خوفزدہ بلی کے بچے کے سر پر اپنا بھیگا ہوا ہاتھ پھیرتی اسے تسلی دے رہی تھی۔

"آ جائو۔۔۔" اس نے نیچے بیٹھ کر آہستگی سے اسے گود میں لے لیا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟" اس نے بلی کے بچے کی درد بھری "میائوں" سنی تو چونکی تھی۔ شاید وہ تکلیف میں تھا۔ شاید اسے چوٹ لگی تھی۔ شاید وہ بھوکا تھا۔ شائد اسے سردی لگ رہی تھی۔ شاید وہ بھی اکیلا تھا، خوفزدہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ محض اس کی درد بھری "میاؤں" سے ہی اس کی تکلیف کا اندازہ کر سکتی تھی۔درد بیان کرنے کے لیے الفاظ کا سہارا لیناضروری نہیں تھا۔درد تو احساس تھا،جو اس نے بہت شدت سے بلی کے بچے کو دیکھ کر ہی اپنے دل میں اس کے لیے محسوس کر لیا تھا۔

اس کی نگاہیں بجلی کی چمک پڑنے سے بلی کے بچے کی زخمی ٹانگ پر جاٹھری تھیں جہاں کوئی کانٹا چبھ گیا تھا۔شاید اسی وجہ سے وہ چل نہیں پارہا تھا۔اپنے ہاتھوں پر بارش کے پانی کے ساتھ اسے کچھ اور بھی اس پل محسوس ہوا تھا۔بجلی ایک دم چمکی تھی۔روشنی کے کوندے میں اس نے اپنے ہاتھوں پر سرخ گاڑھا رنگ واضح دیکھا تھا۔

کیا تھا وہ۔۔وہ۔۔۔خون۔۔۔سرخ خون۔۔۔اس نے تڑپ کر بلی کے بچے کی زخمی ٹانگ کو ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھا تھا۔یہ اسی کی ٹانگ سے نکلتا خون تھا۔

بجلی ایک بار پھر چمکی تھی۔

ماضی کی ایک تلخ یاد اس کے ذہن پر حملہ آور ہوئی تھی۔

سفید فراک۔۔۔سرخ خون۔۔۔ماربل کا فرش۔۔۔۔پاپا کی بے جان آنکھیں۔۔۔۔

بادل گرجے تھے۔بلی کا بچہ خوف سے اس کے بازوئوں میں دبک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شش۔۔۔"اس کے لمس میں نرمی تھی۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ۔ڈرو مت۔"وہ آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر رہی تھی۔ اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میائوں میائوں"بلی کا بچہ تکلیف سے چلایا تھا۔

"اوہ۔۔۔ تمہیں تو بہت درد ہو رہا ہو گا۔"وہ سڑک پر بیٹھ گئی تھی اور اب تشویش سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اسے تکلیف میں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

"میائوں (ہاں بہت زیادہ)"اس نے بلی کے بچے کو آہستگی سے اپنی ٹانگ پر رکھا۔"بس تھوڑا سا درد ہو گا۔"اس نے اسے یوں تسلی دی جیسے وہ اس کی بات سمجھ رہا تھا۔احساس کی زبان کون نہیں سمجھتا آخر؟

www.novelsclubb.com

"دیکھو میں تمہارا ہاتھ پکڑ رہی ہوں۔"اس نے بلی کے بچے کا ایک ہاتھ تھام لیا۔بالکل ویسے ہی جیسے پاپا اس کا ہاتھ تھام لیا کرتے تھے۔

"اب ڈر نہیں لگے گا۔"مسیحا کا ہاتھ تھام کر ڈر نہیں لگتا۔درد نہیں ہوتا۔خوف محسوس نہیں ہوتا۔

وہ اس کی مسیحا تھی۔

وہ زخم دینے والوں میں سے نہیں تھی۔زخموں پر مرہم رکھنے والوں میں سے تھی۔

"میاااؤں"ایک دردناک سی آواز بلند ہوئی تھی۔اور اس کی ٹانگ میں چبھا کانٹا اس نے احتیاط سے کھینچ نکالا تھا۔

"میاؤں میاؤں"بلی کا بچہ اس کی ٹانگ پر لوٹ پوٹ ہوتا درد سے بلبلانے لگا تھا۔

"اچھا زیادہ درد نہیں ہوگا۔بس تھوڑا سا برداشت کرو۔دیکھو میں پٹی کر رہی ہوں۔"اس نے جیسے اسے پچکارا اور تسلی دینے کی کوشش کی۔

اس نے اپنی فراک کا دامن پھاڑ کر کپڑے کا لمبا سا ٹکڑا لیا تھا۔پھر اس نے اسے فولڈ کر کے بڑی نرمی سے بلی کے بچے کی ٹانگ پر پٹی باندھ دی تھی۔

خون بہنا بند ہو چکا تھا۔

"آئو اب گھر چلیں۔۔۔"اس نے بلی کے بچے کو احتیاط سے گود میں اٹھایا اور کھڑی ہو گئی۔

اس کے لمبے بھورے بال مکمل بھیگے ہوئے تھے اور اس کے ماتھے اور چہرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانتے ہو۔۔۔ جہنم میں واپس جانا بہت مشکل ہے۔" اس نے اس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

پھر اس نے بھاگنا شروع کیا تھا۔

"مگر وہی میرا ٹھکانہ ہے۔ "

بلی کا بچہ اس کے سینے سے لگا بار بار سر اٹھا کر اسے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مجھے پتہ ہے تم کیا سوچ رہے ہو۔" وہ بولتی جا رہی تھی۔ بھاگتی جا رہی تھی۔ "میں کوئی بھٹکی ہوئی شہزادی نہیں ہوں۔" اس کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"میں صوفیہ سکندر ہوں۔" وہ اپنا تعارف کروا رہی تھی۔ "اور میں ایک curse کے زیر اثر ہوں۔ ایک ایسا curse جو میرے نصیب پر کسی ظالم جادو گر نے ڈال رکھا ہے۔ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ کوئی فرار نہیں ہے۔ مجھے بس بھاگتے رہنا ہے۔ ایک Cursed Princess بن کر بھاگتے رہنا ہے۔"

وہ پتہ نہیں کتنی دیر تک بھاگتی رہی تھی۔ اس کے قدم شل ہو چکے تھے۔ وہ بری طرح ہانپ گئی تھی۔ بارش تھم گئی تھی۔ البتہ فلک کی بلندیوں پر وقفے وقفے سے بجلی چمک رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور کرسڈ پرنسز کا ٹھکانہ صرف جہنم ہے۔ تمہیں جہنم میں خوش آمدید، اگست!" وہ مسکرائی۔

بلی کے بچے کو نیا نام ملنے پر شاید خوشی ہوئی تھی اسی لیے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اچھلنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

"آئو۔۔۔" اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا تھا۔

وہ خاموشی سے اندر داخل ہوئی۔

"شش۔۔۔ آواز مت نکالنا۔ بدصورت عورت جاگ جائے گی۔" اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر جیسے تنبیہ کی۔

"تمہیں بھوک لگی ہے کیا؟" وہ کچن میں آگئی تھی۔ اگست اب بھی اس کے بازوئوں میں تھا۔
کچن کی لائٹ آن کر کے اس نے اگست کو سلیب پر بٹھایا۔

روشنی میں وہ اسے اور بھی زیادہ خوبصورت لگا تھا۔

اس کا رنگ سیاہ تھا۔ چمکتا ہوا سیاہ۔ اس کی جلد پر بال بے حد نرم اور چمکدار تھے۔ اس کی آنکھوں کا رنگ سبز یا ہیزل تھا۔ وہ اندازہ نہیں لگا پائی۔ مگر جو بھی تھا۔ وہ اسے بے حد معصوم لگا تھا۔ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی تاکید کے مطابق وہ خاموشی سے بیٹھا ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا جو فریج سے دودھ نکال کر ہلکا گرم کرنے کے بعد اب اس کے لیے ایک پیالے میں ڈال رہی تھی۔

"پیو نا۔۔"اس نے اگست کو خاموشی سے دودھ کے پیالے کو تکتا پایا تو نرمی سے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔

اگست آہستہ آہستہ جھجکتے ہوئے دودھ پینے لگا تھا۔چند لمحوں میں وہ دودھ کا پیالہ خالی کر چکا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی رہی تھی۔

"تم میرے ساتھ۔۔۔"

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

خوش نصیب کی بدصورت آواز پر وہ چونک کر پلٹی۔اس کے الفاظ لبوں پر تھم گئے تھے۔کچھ ٹھٹھک کر اس نے پہلے خوش نصیب کو دیکھا پھر اگست کو جو اس بدصورت عورت کو دیکھ کر کچھ سہم گیا تھا۔

خوش نصیب نے تنے ہوئے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی۔پانی کے قطرے اس کے کپڑوں سے ٹپکتے ہوئے کچن کے فرش کو گیلا کر رہے تھے۔اس کا فراک دامن سے پھٹا ہوا تھا۔بازوئوں پر اور کپڑوں پر ابھی بھی خون لگا ہوا تھا۔یہ یقیناً اسی جانور کا خون تھا جس کی ٹانگ پر اس نے اپنا فراک پھاڑ کر پٹی باندھی ہوئی تھی۔

"یہ۔۔زخمی ہے۔"وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

"تو۔۔۔تم نے اس کی مرہم پٹی کا ٹھیکا لے رکھا ہے کیا۔"خوش نصیب کی آواز طنزیہ تھی۔

"اسے مسیحائی کی ضرورت ہے۔۔۔وہ تکلیف میں ہے۔"وہ کہنا چاہتی تھی مگر جب بولی تو اتنا۔"یہ میرے ساتھ رہے گا۔"

(کچھ زخموں کا علاج ہمارے اپنے بس کی بات نہیں۔)

(کبھی کبھی زخموں کو کسی مسیحا کی ضرورت ہوتی ہے۔)

اس کے ذہن میں جیسے ڈاکٹر کے جملے بازگشت بن کر گونجے تھے۔

"نکل جائو۔۔۔۔اور لے جائو اسے بھی۔"خوش نصیب نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تب تک واپس مت آنا جب تک اسے واپس نا چھوڑ آئو۔" خوش نصیب نے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا تھا۔

رات کے تین بجے وہ گھر کے باہر تنہا بلی کے بچے کے ساتھ بیٹھی کپکپاتی رہی تھی۔اس نے اگست کو اپنے سینے اور گھٹنوں کے درمیان چھپا لیا تھا تا کہ اسے سردی نا لگے۔

"August, say Happy birthday to me. Say, Happy birthday to The Cursed Princess."

بڑبڑاتے ہوئے اپنے گیلے بالوں کو اس نے چہرے سے جھٹکا تھا۔وہ ساری رات بلی کے بچے کو سینے سے لگائے بارش میں بھیگتی رہی تھی۔

----

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، بدصورت عورت۔" خوش نصیب نے ایک دم چونک کر سر اٹھایا تھا۔ وہ کچن میں جا کر فہد کے لیے ناشتہ بنانے ہی والی تھی جب ہادیہ کسی عتاب کی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کی آواز میں قہر تھا اور آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

"زبان بند کرو لڑکی۔ ماں باپ نے تمیز نہیں سکھائی۔" خوش نصیب نے اپنے بھاری لہجے میں ناگواری سے اس کے پیچھے کھڑی صوفیہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ بلی کا بچہ ابھی بھی اس کی گود میں تھا۔

"سکھائی ہے۔ سکھائی ہے تمیز ماں باپ نے۔" ہادیہ کی آواز مزید اونچی ہوئی تھی۔

" ابھی میں زبان کا استعمال کر رہی ہوں۔ اگلی بار ہاتھوں کا استعمال کروں گی، موٹی عورت۔" اس بار ہادیہ نے صحن میں پڑے میز کو ٹھوکر مار کر الٹایا تھا۔ خوش نصیب ہکا بکا رہ گئی تھی۔ صوفیہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے لبوں پر ایک جامد قفل لگ گیا تھا۔

"اپنی شکل گم کرو لڑکی۔ بڑا شوق چڑھتا ہے تمہیں اس سے ہمدردی کا۔" خوش نصیب نے غصہ سے ہادیہ کو ایک ہاتھ سے پیچھے دھکا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔" ہادیہ بھڑک اٹھی تھی۔ "میرا ڈیزائنر ڈریس خراب کر دو گی تم۔" خوش نصیب کا بھاری ہاتھ اس نے بڑی مشکل سے خود سے دور کیا تھا جو اس کا اتھنک کا مہنگا ترین جوڑا برباد کرنے والی تھی۔

"میں تم سے کہتی ہوں نکل جاؤ شرافت سے۔ یہ میرا گھر ہے۔ میں تمہیں دھکے دے کر یہاں سے نکالوں گی۔" خوش نصیب تلملاتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔ ہادیہ نے لڑنے والے انداز میں اپنی آستینیں اوپر چڑھائی تھیں۔ اس کا چہرہ غصہ اور تپش سے لال ہو رہا تھا۔

"دیکھو۔۔۔ میں تمہیں کہہ رہی ہوں۔ صوفیہ کے ساتھ تم اپنا رویہ بدلو۔ وہ چھوٹی ہے ابھی بہت۔ اس کے ساتھ اتنی بے رحمی مت کرو۔ وہ کہتی ہی کیا ہے تمہیں؟" آخر پر اس کا لہجہ کچھ جھنجھلاہٹ آمیز ہو گیا تھا۔ کیسے سمجھاتی وہ اس موٹی عورت کو۔

"لے جاؤ اسے اپنے ساتھ۔ اتنی ہی اس کی وکالت کا شوق ہے۔ آجاتی ہے ہر روز اس کی وکیل بن کر۔" خوش نصیب نے بے زاری سے کہا۔

"اس کی وکیل تو میں بنوں گی۔ اور ہاں!" ہادیہ نے سنجیدگی سے خوش نصیب کو دیکھا۔ "اگلی بار میں یہاں خود نہیں آؤں گی۔ کورٹ کا نوٹس آئے گا۔" وہ اب دھمکی دے رہی تھی۔ اس کا انداز خاصہ خطرناک تھا۔ وہ جو کہہ رہی تھی کرنے کا پورا پورا ارادہ بھی رکھتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صوفیہ سکندر کو اپنی بقا کی جنگ لڑنی ہو گی۔میں اسے مرنے نہیں دوں گی نا ہی ہمیشہ کے لیے تمہارے ظلم سہنے کے لیے چھوڑوں گی۔اسے میں ڈیفینڈ کروں گی۔یاد رکھنا۔"اس نے انگلی اٹھا کر چبھتے لہجے میں باور کروایا تھا۔

"یہ دھمکیاں تم کسی اور کو دینا۔یہ احسان کیا کم ہے کہ میں نے اسے اس گھر میں رکھا ہے۔اسے کھانے کو دے رہی ہوں،پہننے کو دے رہی ہوں۔"خوش نصیب نے زہر بھرے انداز میں کہا تھا۔اس کے لہجے میں طنز و حقارت تھی۔"بجائے میرا احسان ماننے کے۔۔"

"احسان،مائی فٹ۔"ہادیہ نے ایک بار پھر صحن میں الٹے پڑے میز کو زور سے ٹھوکر ماری تھی۔ "تم احسان نہیں کر رہی۔اور سنو۔۔تمہیں صوفیہ نے ہاتھ جوڑ کر نہیں کہا تھا کہ اسے اپنے پاس رکھو۔تم خود اس کی گارجین بن کر آئی تھی۔ایسی کیا مجبوری تھی کہ تم اس کو اپنے گھر تک لے آئی؟یقیناً تمہارا کوئی مقصد ہو گا۔۔۔"ہادیہ نے آخر پر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ خوش نصیب کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا تھا۔لمحوں کے لیے اس سے کوئی جواب نہیں بن پڑا تھا۔

"صوفیہ۔۔۔"ہادیہ پیچھے مڑی۔نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"بولو۔۔"ہادیہ نے اسے ہلایا تھا۔اس کا سکتہ نہیں ٹوٹا تھا۔وہ پتھر کی مورتی بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ عورت تمہارے ساتھ جو بھی کرے گی اسے اس کا حساب دینا ہو گا۔ "

وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔اسی خاموشی سے اگست اس کے بازوئوں میں دبکا ہوا تھا۔

"چلو میرے ساتھ۔"وہ اب کہہ رہی تھی۔

"ہاں ہاں جائو۔۔اور اپنی دھمکیوں کسی اور کو دینا۔"خوش نصیب نے زرا اثر نہیں لیا۔

"تم کورٹ سے نوٹس ملنے کا انتظار کرو۔"ہادیہ جاتے جاتے پلٹی تھی۔"کل نہیں تو پر سوں ۔۔۔پرسوں نہیں تو اس سے اگلے دن۔۔۔تم ہر دن کا حساب رکھنا۔میں پورے پانچ سال بعد آئوں گی ایک وکیل بن کر۔تم،میں اور صوفیہ سکندر عدالت میں کھڑے ہوں گے۔"اس کی آنکھوں میں سرد پن اور لہجہ برف کی حد تک ٹھنڈا تھا۔"میں اس دن کا انتظار کروں گی جب تم جیسی عورت کو جیل ہو گی۔"وہ کہہ کر رکی نہیں تھی صوفیہ کا ہاتھ پکڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

"ہہ۔۔۔جیل؟یہاں قاتل کو سزا نہیں ملتی اور یہ بی بی مجھے قانون کی دھمکیاں دے رہی ہے۔"خوش نصیب نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

"میں قانون پڑھ کر قانون کی پاسداری نہیں کروں گی، بدصورت عورت۔میں صوفیہ کو انصاف نہیں انتقام دلاؤں گی۔اور میں اس کے لیے ہر حد تک جاؤں گی۔" ہادیہ جھٹکے سے مڑی تھی۔اور اسی تیزی سے صوفیہ کو لے کر چلی گئ تھی۔خوش نصیب نے بے اختیار ماتھے پر آئے پسینے کے قطرے دوپٹے سے صاف کیے تھے۔

اس کے سفید فراک کا دامن پھٹا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بازوئوں اور فراک پر خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔

وہ سڑک کے بیچوں بیچ ایک گھٹری کی صورت میں پڑی ہوئی تھی۔اکا دکا لوگ پاس سے گزرے تھے مگر کسی نے بھی انسانیت کے تحت بھی یہ دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا کہ وہ زندہ تھی یا مر چکی تھی۔

کیا زمانے کو اس کے زندہ یا مردہ ہونے سے فرق پڑتا تھا؟

بلی کا بچہ اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔اس نے جیسے کوئی محفوظ پناہ گاہ ڈھونڈلی تھی سردی سے بے جان ہوتے اس کے وجود میں۔

اس کا جسم نیلا پڑ رہا تھا۔پورا وجو بخار سے جل رہا تھا۔اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ آنکھیں کھولتی۔آنکھیں کھولتی تو دنیا کا سامنا کیسے کرتی؟

یہ تھی دنیا!

بے رحم دنیا۔

وہ لاوارثوں کی طرح اپنے گھر کے سامنے سڑک پر پڑی ہوئی تھی۔اس کی دنیا کتنی بدصورت تھی۔کس قدر وحشتناک تھی یہ زندگی۔

"صوفیہ۔۔۔۔"نرم سی جانی پہچانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔بہت ہمت کرکے اس کی پلکیں ایک دوسرے سے جدا ہوئی تھیں۔ دھیرے سے اس نے پتلیوں کو جنبش دی۔وہ دیکھ سکتی تھی۔وہ اس کے لیے فکرمندی سے اس کے اوپر جھکی کچھ کہہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صوفی۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔کیا ہوا ہے۔صوفی۔۔۔"ہادیہ پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔وہ نیم بے ہوشی میں اس کو دیکھنے اور سننے کی کوشش کر رہی تھی۔ہادیہ بھاگ کر کار سے پانی کی بوتل نکال لائی تھی۔احتیاط سے اسے سہارا دے کر بٹھایا اور پانی پلایا۔بہت دیر بعد اس کے اعصاب ہوش میں آئے تھے۔

"اٹھو صوفیہ۔۔۔"ہادیہ نے سہارا دے کر اسے کھڑا کیا تھا۔اسے کھڑے ہوتے ہی کوئی خیال آیا تھا۔اگست ابھی تک اس کے قدموں میں بیٹھا تھا۔اس نے جھک کر آہستگی سے اسے گود میں اٹھایا تھا۔

"تم یہاں کیوں سو رہی تھی؟آج تمہارا برتھڈے تھا میں تمہیں لینے آئی تھی اور تم۔۔۔"ہادیہ نے ایک دم پریشانی سے اسے دیکھا جس کی حالتِ کتنی قابل رحم تھی۔

"میرا کوئی گھر نہیں ہے۔اس لیے سڑک پر سو رہی تھی۔"وہ اگست کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔"ہادیہ کی آواز گیلی ہوئی۔

"کیا اس نے۔۔۔"ہادیہ نے جملہ ادھورا چھوڑا۔اس نے آہستگی سے اثبات میں گردن ہلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو میرے ساتھ۔۔۔" وہ صوفیہ کا بازو تھام کر اسے اندر لائی تھی۔اس وقت اس کے اندر اشتعال عود کر آیا تھا۔خوش نصیب کو اچھی خاصی سننے کے بعد بھی اسے چین نہیں پڑا تھا۔

"تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی ہادیہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر تشویشناک انداز میں کہا۔اس کا چہرہ بخار کی حدت سے جل رہا تھا مگر ابھی بھی وہ اگست کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔

"چلو ڈاکٹر کے پاس۔۔۔" ہادیہ نے اسے دیکھا۔وہ نیم بیہوشی میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

"پاپا۔۔۔پاپا۔۔۔ڈونٹ۔۔۔لیو می۔۔۔ہیئر۔۔۔"

ہادیہ کا دل پسیجا تھا۔

اس نے بے اختیار آنکھوں میں امڈتی نمی پیچھے دھکیلی پھر ڈرائیونگ سٹارٹ کر دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ اب ؟" ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے شگفتگی سے اس کی فائل پڑھتے ہوئے استفسار کیا۔

بنا کوئی جواب دیے وہ سپاٹ نظروں سے چھت کو تک رہی تھی۔ جیسے وہاں کوئی جواب لکھا ہو۔ مگر وہاں کوئی جواب نہیں تھا۔ جواب کہیں بھی نہیں تھا۔ محسوسات جامد تھے۔

احساسات ساکن تھے۔

"آئی تھنک شی از ناٹ مینٹلی سٹیبل۔" ڈاکٹر فراز نے تبصرہ کیا پھر ہادیہ کو دیکھا جو متفکر سی بیڈ کی پائینتی کے پاس کھڑی ہونٹ کاٹتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اٹ سیمز سو۔" ہادیہ نے گہری سانس لی۔

"ہاتھ پر بھی زخم ہے ان کے۔" ڈاکٹر فراز نے گویا اطلاع دی۔

"ہاتھ کا زخم تو بہت معمولی ہے۔" ہادیہ بے اختیار کہہ گئی۔ "اصل زخم تو اس کی روح پر لگے ہیں۔" اس کی آنکھوں میں جانے کیوں نمی سی بھر گئی تھی۔

"اٹس اوکے۔ اٹ ول ٹیک ٹائم۔" ڈاکٹر فراز نے تسلی دی۔ "ہر زخم بھر جاتا ہے۔ "

"مگر نشان پھر بھی باقی رہتے ہیں۔" اس نے دل میں کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صوفیہ۔۔۔"اس نے دھیرے سے اسے پکارا۔ہادیہ کی پکار پر بھی اس نے گردن نہیں موڑی تھی۔اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں جنبش تک نہیں ہوئی تھی۔

"اوہ گاڈ ڈاکٹر فراز۔۔۔کیا آپ نے یہاں ایک کیٹ دیکھی ہے۔ابھی ابھی یہاں سے۔۔۔" دفعتاً ایک تیز آواز پر کمرے میں موجود ڈاکٹر فراز کے ساتھ ساتھ وہ بھی چونکی تھی۔

وہ آواز۔۔۔بے حد گہری اور خوبصورت تھی۔گھمبیر مردانہ آواز۔وہ اس آواز کو نہیں بھولی تھی۔بہت اچانک اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔وہاں وہ تھا۔بلیو سکربز پہنے اور کندھے کے گرد سٹیتھوسکوپ ڈالے وہ کچھ حیران سا،کچھ شرمندہ سا کھڑا تھا۔گویا اپنی بے اختیاری پر گڑبڑا گیا تھا وہ۔

"ابوہریرہ۔۔۔"ڈاکٹر فراز نے اس کو خفگی سے دیکھا تھا۔

"سوری سر ایکچولی۔۔۔"اس نے بے اختیار سر کھجایا تھا۔"وہ شمائلہ۔۔۔"اس نے گڑگڑا کر نرس کی طرف اشارہ کیا جو کمرے کے ٹرانسپیرنٹ گلاس ڈور کے باہر سے گذرتی دکھائی دی تھی۔"اس کے پاس ایک کیٹ تھی۔"وہ کہہ کر متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔

"اس کی ٹانگ زخمی تھی۔میں دیکھنے ہی لگا تھا کہ وہ۔۔۔"اس نے جملہ ادھورا چھوڑا پھر ایک دم صوفیہ کے بیڈ کے نیچے سے نکلتے بلی کے بچے کو دیکھ کر چونکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی۔۔۔یہ تو میرے ہاتھ پر کاٹ کر بھاگ گیا تھا۔کب سے اسے ہی ڈھونڈ رہا ہوں۔" ابو ہریرہ بولتے بولتے بلی کے بچے کی طرف بڑھا تھا۔

"وہ صوفیہ کی کیٹ ہے۔" ہادیہ نے بیچ میں اس کا راستہ روکا تھا۔"میں نے شمائلہ سے کہا تھا اس کا خیال رکھے۔" وہ جتا رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔" ابو ہریرہ کے لب سکڑے۔آنکھوں میں ایک دم شناسائی کا عنصر ابھرا۔وہ اسے پہچان گیا تھا۔بھولی وہ بھی نہیں تھی۔

"مس ہادیہ آپ۔۔۔" اس کے لب کھلے تھے۔ذہن میں پچھلی ملاقات تازہ ہو گئی تھی۔یہ وہی لڑکی تھی جو اس دن صوفیہ کے ساتھ آئی تھی۔شاید وہ اس کی بہن تھی۔کم سے کم اس نے تو اپنا تعارف ایسا ہی کروایا تھا۔

"آئی ہوپ یو وونٹ مائنڈ ہر۔وہ۔۔۔ایسی ہی ہے۔ایسے ہی بات کرتی ہے۔" صوفیہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔وہ وہاں بیٹھی رہ گئی تھی۔اسے معذرت کرنا ہی مناسب لگا تھا۔

"اِٹس اوکے۔" اس نے رسانیت سے کہا تھا۔"شی از جسٹ آ چائلڈ۔" اس نے سہولت سے اسے شرمندگی سے نکالا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کچھ خفت سے مسکرائی۔ پھر اس کی نگاہ ٹیبل پر پڑی اس نیم پلیٹ پر جا ٹھری تھی۔

"سید ابوہریرہ۔۔۔ڈرماٹولوجسٹ۔۔۔"اس نے اس کا نام زیر لب پڑھا تھا۔

"ابوہریرہ۔۔۔"وہ بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کین آئی آسک یو سمتھنگ؟"وہ ایک دم بولی تھی۔

"یس گو اہیڈ۔۔۔"

"کیا آپ بچپن میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتے تھے؟"سوال ایک دم ہی اس کے لبوں سے پھسلا تھا۔

"وہاٹ؟"ابوہریرہ نے ایک دم جیسے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا مطلب۔۔۔"وہ بری طرح گڑبڑائی۔"لڑکیوں کے ساتھ نہیں۔۔۔لڑکی کے ساتھ۔۔۔"وہ اپنا سوال اسے سمجھاتی خود بری طرح شرمندہ ہوئی تھی۔"آئی مین۔۔۔آئی مین آپ کے بچپن میں کوئی۔۔۔کوئی فی میل فرینڈ تھی؟"اس کا دل چاہا اپنی زبان کاٹ لے۔کیوں یہ زبان اس کے قابو میں نہیں تھی۔کیوں پوچھ رہی تھی وہ اس سے یہ سوال۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایکسیوز می؟" ابوہریرہ نے ماتھے پر بل ڈال کر نا سمجھی سے اسے دیکھا جیسے اس کے سوال کا مقصد جاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔مجھے غلط مت سمجھیں۔مجھے ایسا لگتا ہے جیسے آپ مجھے جانتے ہیں۔" وہ سٹپٹا گئی تھی۔

"میں آپ کو جانتا ہوں؟" ابوہریرہ نے اس کے الفاظ دہرائے تھے۔کچھ حیرت سے، کچھ نا سمجھی سے۔

"نہیں۔۔۔میرا مطلب میں آپ کو جانتی ہوں۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔" اس نے ہادیہ کی بات بیچ میں کاٹ دی تھی۔ "پہلے آپ کہہ رہی تھیں کہ میں آپ کو جانتا ہوں۔اب آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ مجھے جانتی ہیں۔آر یو کڈنگ می؟" وہ محظوظ ہوتے ہوئے گویا ہوا۔ "یہ اچھا طریقہ ہے کسی سے بات بڑھانے کا۔" وہ آخر پر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"دیکھیں۔۔۔" ایک گہری سانس لے کر ہادیہ نے اپنے بال خواہ مخواہ کان کے پیچھے کیے۔

"آئی ایم شیور آپ مجھے جانتے ہیں۔آپ کو یاد نہیں میں؟" اس نے ایک موہوم سی امید کے تحت پوچھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایکسیوز می وہاٹ از یور نیم؟" ہادیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔

وہ اس کا نام تک نہیں جانتا تھا۔اور ایک وہ تھی۔۔۔۔جو کبھی اس اس کا نام تک نہیں بھول پائی تھی۔

"ہادیہ۔۔۔میں ہادیہ ہوں۔" اس کی لمبی گھنیری پلکوں میں نمی ابھری تھی جسے اس نے پلکوں کی باڑ توڑ کر اپنے گالوں پر پھسلنے سے پہلے ہی سختی سے رگڑ ڈالا۔

"میں آپ کو نہیں جانتا۔" اوہ۔۔۔تو یہ وہ نہیں تھا۔

"ائم سوری۔" اس نے جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں اب نمی تیر رہی تھی۔

"میں سمجھی کہ۔۔۔" آواز حلق میں اٹکی۔" کہ آپ وہ ہیں۔" اس نے لمبی سانس کھینچ کر جملہ مکمل کیا۔

"وہ؟" ابوہریرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہاں وہ۔۔۔" وہ تھکان سے مسکرائی۔" اس کا نام بھی ابوہریرہ تھا۔ "

"اوہ۔۔۔" اس نے بے اختیار ہونٹوں کو گول کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو آپ کو گمان ہوا کہ میں وہ ہوں۔۔۔جس کے بچپن کی فی میل فرینڈ غالباً آپ تھیں؟"وہ ایک بار پھر محفوظ ہوا۔

"گمان نہیں۔۔۔ابھی بھی یقین ہے۔"وہ اس بار اعتماد سے مسکرائی۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب آپ ثابت کریں کہ آپ مجھے نہیں جانتے۔"اس کا انداز چیلنجنگ تھا۔"ثابت کریں کہ آپ وہ نہیں ہیں۔"اس بار جیسے وہ اسے دعوت دے رہی تھی۔

"اور میں ایسا کیوں کروں؟"وہ حظ اٹھاتا ہوا بولا تھا۔"جبکہ میں آپ کو جانتا تک نہیں ہوں۔ انفیکٹ یو آر ویسٹنگ مائی ٹائم۔"وہ اس بار کچھ ناگواری سے بولا تھا اور ساتھ ہی گھڑی پر نظر ڈالی۔یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ میں مصروف ہوں اب تم جا سکتی ہو۔

"اچھا اور میرا وقت ضائع نہیں ہو رہا؟"اس کا انداز طنزیہ ہوا۔

"اگر اتنا ہی قیمتی ہے آپ کا وقت تو خود کیوں نہیں ثابت کرتیں کہ آپ مجھے جانتی ہیں؟"وہ اسے اسی کے انداز میں چیلنج کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سوچ لیں ڈاکٹر ابوہریرہ۔۔۔" وہ مسکرائی۔اس مسکراہٹ کے پیچھے حزن تھا،ڈر تھا۔اگر وہ اسے غلط ثابت کرنے کی کوشش میں خود ہی غلط ثابت ہو گئی۔اگر وہ واقعی وہ نا ہوا؟! اگر یہ محض اس کا وہم ہوا؟

مگر نہیں۔۔۔دل گواہی دے رہا تھا۔دل کی آواز۔۔۔اس نے دل کی آواز سنی۔پھر آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"یو آر ویلکم۔۔۔پروو یور سیلف۔" ابوہریرہ نے اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کہا۔

وہ ایک دم کرسی چھوڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

پرس ٹیبل پر رکھا تھا اور اعتماد سے ڈاکٹر ابوہریرہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔وہ منتظر سا اسے دیکھ رہا تھا جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے گی۔کیا کرنے والی تھی۔

ابوہریرہ نے دیکھا۔وہ عجیب سے انداز میں مسکرائی تھی۔پھر قدم اٹھانے لگی تھی۔وہ ذیادہ لمبی نہیں تھی۔مگر پنسل ہیل نے اس کا قد کافی دراز کر دیا تھا۔اس کا سراپا قدم اٹھاتے ہوئے کتنا دلکش لگا تھا۔وہ قدم قدم کا فاصلہ عبور کرتی ٹیبل کے اس جانب آئی تھی جہاں وہ بیٹھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابوہریرہ نے گردن موڑ کر کمرے کے بند دروازے کو دیکھا پھر اسے۔وہ کیا کرنے والی تھی؟ اسے اس لڑکی کے ارادے خوفناک لگتے تھے۔

"یہ کیا کر۔۔۔"یادیہ نے جھک کر ٹیبل پر ہاتھ رکھا پھر چبھتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"یو ہیو آسکار اون یور رائٹ شائولڈر اینڈ آمول آن یور نیک بون۔"ہادیہ کی سرسراتی ہوئی آواز پر ابوہریرہ نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔

"نو۔۔۔"اس کی آواز پہلے سے زیادہ تیز تھی۔"آئی ڈونٹ ہیو۔"ابوہریرہ چلایا اور ایک دم کھڑا ہوا۔ہادیہ نے اسے دھکا دیا۔وہ گرنے کے انداز میں واپس چیئر پر بیٹھا تھا اور اضطراب سے اسے دیکھا۔

"شو می ڈیئر ابوہریرہ۔غلط ثابت کرو مجھے۔"وہ اسی اطمینان سے مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔

"آپ یہاں سے۔۔۔۔"اس نے پیشانی پر آئے پسینے کو ٹیشو سے صاف کیا۔"جاسکتی ہیں۔" ہاتھ لمبا کر کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ جائیں گی۔۔۔"وہ جھنجلاہٹ آمیز لہجے میں گویا ہوا۔"یا میں دھکے دے کر نکالوں؟"

"نہیں۔۔۔میں نہیں جائوں گی۔"وہ ڈھٹائی سے مسکرائی اور ایک قدم مزید قریب ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"آپ نے مجھے غلط ثابت نہیں کیا ابوہریرہ۔۔۔"ہادیہ نے آنکھیں مٹکائیں۔

"پلیز دور ہو کر بات کریں۔"ابوہریرہ نے کچھ خفت سے اسے دیکھا۔"کوئی آجائے گا۔"اسے ڈر ہوا۔اس لڑکی سے کوئی بعید نہیں تھی۔کتنی خطرناک تھی وہ۔جو اس کے سامنے پاس کے ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر جھکی محظوظ ہوتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آتا ہے تو آتا رہے۔"اس نے اثر نہیں لیا تھا۔

"یو کین ناٹ۔۔۔"اس کے الفاظ ہادیہ نے سلب کر لیے تھے۔ایک جھٹکے سے اس کی شرٹ کا کالر تھاما تھا۔وہ ایک لمحہ کو اپنی جگہ فریز ہو گیا تھا۔اس کی جرات پر دنگ رہ گیا تھا۔ماتھے پر پسینے چھوٹنے لگے تھے۔اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اس کا وجود تر ہونے لگا تھا۔دل دھڑکا تھا،ہاتھ کپکپائے تھے۔وہ اعتماد سے سر اٹھا کر چہرہ اس کی کرسی پر جھکائے،اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔

"دور رہ کر بات کریں مس ہادیہ۔"ابوہریرہ نے ایک دم اس کا ہاتھ اپنے کالر سے جھٹکا اور چبا چبا کر بولا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ مجھے ہادی کہا کرتے تھے۔" اس بار وہ کچھ دکھ سے بولی تھی اور مصنوعی تاسف سے اسے دیکھا۔

"اہہ۔۔۔" ابوہریرہ نے ایک دم اسے بازو سے پکڑا تھا اور کھڑا ہو گیا۔ پھر اسے تقریباً کھینچتے ہوئے کمرے سے نکال باہر کیا تھا۔

"گیٹ لاسٹ" واپس مڑ کر ٹیبل سے اس کا پرس اٹھا کر اسے تھماتے ہوئے اس نے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا تھا۔ اتنی بے عزتی کے بعد بھی وہ اس کے سامنے سر اٹھا کر کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔ لگتا ہے پہچان گئے ہیں آپ۔" وہ طنز کرتی ہوئی قریب آئی تھی۔

"بہت اچھے سے۔" وہ احتیاطاً دو قدم پیچھے ہوا۔

"آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" ڈاکٹر فراز نے پوچھا تھا۔

"جی۔۔۔ بہت اچھے سے۔" ہادیہ نے جواب ڈاکٹر فراز کو دیا تھا مگر اس کی طنزیہ مسکراہٹ ابوہریرہ کو بہت کچھ جتا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ۔۔۔ کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟"اس نے بلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ جھجھک کر اجازت طلب کی۔امید سے ہادیہ کو دیکھا۔جیسے اسے یقین ہو کہ وہ انکار نہیں کرے گی۔

"نہیں۔"ہادیہ نے نفی میں گردن ہلائی۔"آپ صوفیہ سے پوچھے بغیر اگست کو نہیں دیکھ سکتے۔"اتنے صاف انکار پر ابوہریرہ کا چہرہ شاک سے کھلا تھا۔ڈاکٹر فراز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔پھر وہ بولے۔

"یہ لڑکا بلیوں کے پیچھے پاگل ہوا پھرتا ہے۔"

"صرف خوبصورت بلیوں کے پیچھے۔"ابوہریرہ نے تصیح کی۔

"لیکن یہ تو بلا ہے۔"ہادیہ نے فوراً کہا۔

"پھر بھی پیارا ہے۔"اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا تھا۔

"نہیں صرف فی میل کیٹس پیاری ہوتی ہیں۔ "

"کیوں؟آپ کو میل کیٹس سے کیا مسئلہ ہے؟"ابوہریرہ نے بھنویں اچکا کر استفسار کیا۔

"بس مجھے نہیں پسند۔"ہادیہ نے نخوت سے کہا۔

"مجھے تو پسند ہیں نا۔"وہ دونوں بحث پر اتر آئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شی از سلیپنگ۔"ڈاکٹر فراز نے ہی دونوں کو خاموش کروایا تھا۔دونوں نے بے اختیار صوفیہ کو دیکھا۔وہ دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں جاچکی تھی۔

"لیٹ می ٹریٹ دا کیٹ۔۔۔آئی مین اگست۔"ابوہریرہ نے جھک کر اگست کو اپنے بازوئوں میں احتیاط سے اٹھایا تھا۔

"میرا ایک دوست vet ہے۔وہ اس کی ٹانگ کو بہت جلدی ٹھیک کر دے گا۔"ہادیہ نے کچھ تذبذب سے اسے دیکھا۔وہ صوفیہ سے پوچھے بغیر اگست کو اس کے حوالے کیسے کرتی۔

"میرا کارڈ رکھ لیں۔"ابوہریرہ نے اپنا کارڈ سکربز کی جیب سے نکال کر اسے دیا تھا۔"میں آپ کو یہیں پر ملوں گا۔اور اگست کو بالکل محفوظ حالت میں آپ تک پہنچادوں گا۔"اس نے کہتے ہوئے دو انگلیوں کو سر پر رکھ کر سلام جھاڑا اور پھر واپس چلا گیا۔ہادیہ نے گہری سانس بھر کر اسے جاتے دیکھا تھا۔

اس کی آنکھ کھلی تو وہ ہاسپٹل میں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے جسم پر ہاسپٹل کا مریضوں والا لباس تھا۔ کمرے میں اس کے علاوہ شاید کوئی اور بھی تھا۔ وہ باتوں کی آوازوں سے اندازہ لگا سکتی تھی۔ مگر اس کا ذہن اتنا تھک چکا تھا کہ وہ ان باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

وہ سن سکتی تھی۔ مگر الفاظ اسے اپنے دماغ پر رجسٹر ہوتے محسوس نہیں ہو رہے تھے۔

وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔ کم سے کم اس وقت نہیں تھی۔

وہ چت لیٹی چھت کو تک رہی تھی۔ ڈاکٹر اس سے کچھ پوچھ رہا تھا مگر اس کے پاس جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ اس کے پاس خاموشی تھی۔ صرف خاموشی۔ یہی اس کا جواب تھا۔ یہی اس کی زبان تھی۔

نرس نے اسے انجکشن لگایا تھا۔ اسے درد کا احساس تک نہیں ہوا۔ کبھی یہی انجکشن اسے ڈراتا تھا۔ اسے محسوس ہوا اس کا خوف مر چکا تھا۔ اسے اب کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا تھا۔ وہ جانے کب تک خلاؤں میں گھورتی رہی تھی پھر دوائیوں کے زیر اثر وہ ایک بار پھر غنودگی میں چلی گئی تھی۔

اسے دوبارہ جب ہوش آیا تو کمرے میں ڈھلتی شام کی عجیب سے ویرانی محسوس ہوئی تھی۔

کھڑکی کے اس پار اسے ڈوبتا ہوا سورج دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے گہری سانس لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہادیہ اس کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی۔اسے اس کی نیند کچی لگی تھی۔ وہ کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔وہ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔پھر ایک دم اسے پیاس کا احساس ہوا تھا۔حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھانے کی کوشش کی تھی مگر ہاتھوں میں کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کا بازو دوائی کی شیشی سے ٹکرایا۔دوائی کی شیشی میز سے نیچے گر گئی تھی۔چھناکے کی آواز سے کانچ ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ماربل کے سفید فرش پر گاڑھا مائع بکھرتا چلا گیا تھا۔

عین اسی پل ہادیہ کی آنکھ کھل گئی تھی۔اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر نیچے گری دوائی کی شیشی کو۔کانچ فرش پر جگہ جگہ بکھر گیا تھا۔

"اوہ۔۔۔تم ہوش میں آگئی ہو۔"ہادیہ نے پرسکون سانس خارج کی۔

وہ اب بھی خاموشی سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ہادیہ کانچ سے بچتی ہوئی کھڑی ہوئی اور اس کے سر کے پیچھے تکیے رکھ دیے تا کہ اسے بیٹھنے میں آسانی ہو۔پھر پانی کا گلاس اسے تھمایا۔وہ خاموشی سے پانی پینے لگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب کیسی ہو؟" پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے ہادیہ نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

"زندہ ہوں۔" اس کی آواز پھٹی پھٹی سی محسوس ہو رہی تھی۔

ہادیہ نے خاموشی سے اسے دیکھا۔ اس کا چہرہ کسی مرجھائے ہوئے پھول کی مانند زرد پڑ رہا تھا۔ ہونٹوں پر پیڑیاں جمی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں عجیب سی مردنی چھا گئی تھی۔

"میں کب سے۔۔۔"

"تم صبح سے بے ہوش تھی۔" ہادیہ خود ہی کہہ اٹھی۔

"اور تم تب۔۔۔۔سے یہاں ہو؟ "

"ہاں۔۔۔" ہادیہ نے فوراً کہا۔ "میں تو گھبرا گئی تھی۔ تمہیں ہوش ہی نہیں آ رہا تھا۔ "

"نا ہی آتا تو اچھا تھا۔" وہ تلخی سے بولی تھی۔

"شش۔۔۔چپ۔۔۔ایسے نہیں کہتے۔" ہادیہ نے خفگی سے کہا۔

"اگست کہاں ہے؟ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ۔۔۔"ہادیہ گڑبڑائی۔"ڈاکٹر ابوہریرہ اسے لے گئے ہیں۔اس کی ٹانگ پر چوٹ لگی تھی۔ کہہ رہے تھے اسے ٹھیک کر کے واپس دے دیں گے۔"

اس نے صوفیہ کے چہرے پر ناگواری ابھرتی دیکھی۔۔

"ناراض مت ہو۔میں نے تو اسے روکا۔۔۔"

"تم گھر جائو۔تمہارے ڈیڈ غصہ ہوں گے۔"وہ یکدم اس کی بات کاٹ کر تیزی سے بولی تھی۔

"نہیں ہوتے۔میرے ڈیڈ بہت اچھے ہیں۔وہ کچھ نہیں کہیں گے۔تھینک فلی۔"ہادیہ نے ہنس کر کہا تھا پھر اس کے چہرے کو دیکھتی یکدم چپ کر گئی۔

وہ اس کی "محرومی" کے سامنے اپنی "عطا" کا ذکر کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔"ہادیہ نے اس کی متغیر ہوتی رنگت کو دیکھتے ہوئے بات بدلی۔

"جائو یہاں سے۔"وہ ایک دم چلائی تھی۔"مجھے اکیلا چھوڑ دو۔چلی جائو یہاں سے۔۔"وہ ایک دم چیختی ہوئی اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ کھینچ کر کھڑی ہو گئی تھی۔یوں کھڑے ہونے سے فرش پر پھیلا کانچ اس کے پیروں میں چبھ گیا تھا۔

سفید فرش پر خون ایک لکیر کی صورت میں بہتا اس کے پیروں کے تلوؤں سے نکلتا ہوا ماربل کو سرخ کر گیا تھا۔

"کیوں لائی ہو مجھے یہاں۔ کیوں بچاتی ہو مجھے۔ مرنے کیوں نہیں دیتی مجھے۔" وہ ہزیانی انداز میں چلائی تھی۔

"کیونکہ تمہیں ابھی جینا ہے۔ زندگی تمہاری ہے۔ تم اسے اوروں کی وجہ سے ختم نہیں کر سکتی۔" ہادیہ نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔ اس کے پاؤں بری طرح زخمی ہو رہے تھے۔

"میں اوروں کی وجہ سے روز روز نہیں مر سکتی۔ مجھے ایک ہی بار میں مر جانے دو۔" وہ تکلیف سے چلائی تھی۔

"میں تمہارا دکھ سمجھتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کیسا محسوس۔۔" اس کی بات صوفیہ نے درشتی سے بیچ میں کاٹ دی تھی۔۔

"کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ تم میرا دکھ سمجھتی ہو؟ تم سمجھتی ہو؟ کیسے؟ تم کیسے سمجھ سکتی ہو؟" اس نے چلاتے ہوئے ہادیہ کو بازوئوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔ "تم نہیں سمجھ سکتی۔ تم نہیں جانتی کیسا محسوس ہوتا ہے جب زندگی انسان کو موت مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔" اس کی آنکھوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرخی بکھر رہی تھی۔ہادیہ کو وہ دماغی طور پر ٹھیک نہیں لگی تھی۔اسے اس پل اس سے خوف آیا تھا۔"کیوں جتاتی ہو مجھ سے ہمدردیاں۔کیا سمجھتی ہو۔کیا جانتی ہو۔تم کچھ نہیں سمجھ سکتی۔کوئی کچھ کہیں سمجھ سکتا۔تم۔۔۔تم پرفیکٹ ہیپی فیملی میں رہنے والی لڑکی ہو۔تم کیوں سمجھو گی مجھے۔"وہ حد درجہ بدگمان تھی۔حد سے زیادہ منفی سوچ رہی تھی۔

"تمہاری زندگی مجھ جیسی نہیں ہے۔تم اپنے گھر میں اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتی ہو۔میں ۔۔۔میں سڑک پر۔۔۔لاوارثوں کی طرح۔۔۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔الفاظ زبان کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

"تم چلی جاؤ یہاں سے۔"اس نے ہادیہ کو دھکا دیا۔وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

"ایسا نہیں ہے صوفیہ۔۔"ہادیہ نے تکلیف سے اسے دیکھا۔"ایسا نہیں ہے۔کچھ بھی ویسا نہیں ہے جیسا تم سمجھتی ہو۔میں۔۔۔میری فیملی۔۔۔۔کچھ بھی ایسا نہیں ہے۔"ہادیہ کی آواز بھیگ گئی تھی۔آنسو اس کی آنکھوں میں سرخی بکھیر گئے تھے۔

"جائو۔۔۔۔لیو می الون۔"

وہ چلائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہادیہ کی آنکھوں میں آنسو تھے، تکلیف تھی، بے بسی تھی۔

وہ ایک دم بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد وہ وہیں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھتی چلی گئی تھی۔ کانچ کے ٹکرے۔۔۔۔خون۔۔۔۔سب کچھ گڈمڈ ہو رہا تھا۔ وہ ایک دم سے دیوار کے ایک جانب ڈھلک گئی تھی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔

دنیا اب تاریک اور خاموش تھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" خوش نصیب کی آواز نے باہر کی طرف اس کے بڑھتے قدم روکے تھے۔

"مرنے۔۔۔" وہ ایک لفظی جواب دے کر خوش نصیب کو ہکا بکا چھوڑ کر دروازہ عبور کر گئی تھی۔

آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہو چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خاموشی سے واپس آ گئی تھی۔اسی جہنم میں جہاں سے ہادیہ نکال کر اسے باہر لائی تھی۔خوش نصیب کے طنز اس نے کان بند کر کے سن لیے تھے۔زریں اور فہد کے طنزیہ تبصرے اس نے نظر انداز کر دیے تھے۔وہ اتنے تکلیف دہ نہیں تھے۔اسے سہنے کی عادت ہو چکی تھی۔

اس دن کے بعد ہادیہ اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔

اسے ہاسپٹل سے پتہ چلا تھا کہ اس کے سارے بل پہلے ہی کلئیر ہو چکے ہیں۔وہ جانتی تھی کہ وہ ہادیہ کے سوا کوئی اور نہیں ہو گا۔وہ اس کو دیکھنے دوبارا ہاسپٹل نہیں آئی تھی۔شاید آئی تھی مگر اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔

اس نے ہادیہ کو ہرٹ کیا تھا۔یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی۔

اسے دنیا میں اچھے لوگوں پر یقین نہیں تھا۔اب نہیں تھا۔مگر ہادیہ پر تھا۔اس نے ہادیہ کو دیکھا تھا۔وہ اچھی تھی۔بس وہی اچھی تھی۔دودوسروں کی طرح نہیں تھی۔وہ زبان سے تکلیف نہیں دیتی تھی۔دے ہی نہیں سکتی تھی۔کم سے کم اسے نہیں۔صوفیہ کو نہیں۔

پھر اس نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟

کیوں اسے اتنے تکلیف دہ الفاظ کہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ہادیہ کو نہیں۔وہ اپنے الفاظ کے زہر سے ہادیہ کو نہیں مارنا چاہتی تھی۔

مگر اس نے اسے تکلیف دی تھی۔اور وہ جانتی تھی کہ لفظوں کا زہر کیسا ہوتا ہے۔

کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے ڈور بیل بجائی تھی۔

چوکیدار نے دروازہ کھولا تو وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی تھی۔اس کے پیروں پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی۔اسے چلنے میں ابھی بھی کافی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔

"تم جیسی عورت سے شادی کرنے سے بہتر تھا کہ میں خودکشی کرلیتا۔۔۔"اس نے ایک بھیانک آواز سنی تھی۔ایسی آواز جو بے حد خوفناک تھی۔جس میں نفرت تھی، تلخی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ وہیں ٹھہر گئی۔اس کے قدم غیر ارادی طور پر تھم گئے تھے۔

"اتنا ہی پچھتاوا ہے تو کیوں کی مجھ سے شادی؟"ایک دوسری آواز بلند ہوئی تھی۔اس آواز میں طنز کی آمیزش شامل تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا میرا۔۔۔"پہلی آواز اب مزید بلند ہو گئی تھی۔"تم جیسی عورت نا کبھی سکون دے سکی نا اولاد۔۔۔"اس آواز نے اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں؟ میں اولاد نہیں دے سکی؟ یہ طعنہ بھی مجھے دے رہے ہیں آپ؟" اس آواز میں رنج اور غصہ جھلکتا تھا۔

پھر اس نے مزید چیخنے چلانے کی آوازیں سنی تھیں۔

"تم ایک بانجھ عورت ہو۔ تمہاری اس اولاد کی خواہش پوری کرنے کے لیے مجھے کیا کچھ نہیں کرنا پڑا اور تم۔۔۔" آوازیں شور میں بدل چکی تھیں۔ چیخ و پکار پر اس کے کان سنسنا رہے تھے۔ وہ ان آوازوں کو پہچانتی تھی۔ بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔ یہ ہادیہ کے مام ڈیڈ کی آوازیں تھیں۔

"آپ مجھے بانجھ ہونے کا طعنہ مت دیں۔ میں بانجھ نہیں۔ آپ خود۔۔۔" اس نے برتنوں کے ٹوٹنے کی آوازیں سنی تھیں۔

"بکواس بند کرو۔ میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔" وہ دونوں آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک دوسرے کو طعنے دے رہے تھے، برا بھلا کہہ رہے تھے۔

"آپ اپنی حد میں رہیں نوریز۔ مجھے طعنے دینا بند کریں۔ زندگی جہنم بنادی ہے میری۔ "

"میں نے تمہاری زندگی جہنم بنائی ہے؟" ہادیہ کے ڈیڈ غرائے تھے۔ "تم نے اور تمہاری بیٹی نے الٹا میری زندگی جہنم بناڈالی ہے۔" ان کی آواز میں سانپ کی پھنکار تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کے بارے میں کچھ مت کہیں۔ ہماری بیٹی ہے وہ۔ صرف میری نہیں۔" ہادیہ کی ماں بری طرح چلائی تھیں۔

"وہ میری بیٹی نہیں ہے۔" اس کے اعصاب جھنجھنائے تھے نوریز یزدانی کے اگلے الفاظ سن کر۔ " نفرت ہے مجھے اس سے۔ کاش وہ مر جاتی۔ کاش میں تمہاری ضد کے سامنے اسے اس گھر میں نا لا یا ہوتا۔" اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ یہ کیا کہہ رہے تھے وہ؟

"اپنی زبان سنبھالیں نوریز۔ ہادیہ کو آپ اپنے ذاتی مفاد کے لیے اس گھر میں لائے تھے۔ جانتی ہوں اچھی طرح۔ کبھی آپ نے اسے ایک باپ کا پیار نہیں دیا۔ "

"وہ میری اولاد نہیں ہے۔ سمجھی تم۔ تمہاری وجہ سے برداشت کر رہا ہوں میں اسے۔" وہ جواباً سیخ پا ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ میری وجہ سے کچھ نہیں کر رہے۔ آپ انتظار کر رہے ہیں کہ کب اس کے حصے کو ہتھیا کر اپنے بزنس کے لیے استعمال کریں۔ مت بھولیں کہ اگر ہادیہ کو پتہ چل گیا کہ وہ ہماری بیٹی نہیں ہے بلکہ اس کے سگے ماں باپ۔۔۔" یکدم کھٹکا ہوا تھا۔ وہ دونوں لڑتے ہوئے خاموش ہوئے تھے۔ محتاط ہو کر لائونج میں گرے شوپیس کو دیکھا پھر پاس کھڑے وجود کو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دیوار کا سہارا لے کر کھڑی تھی۔اور یقیناسب کچھ سن چکی تھی۔اس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔فاطمہ نے وحشت کے عالم میں اسے دیکھا۔کچھ یہی حال نور یز یزدانی کا بھی تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"نور یز یزدانی ایک دم ہوش میں آکر اس کی طرف بڑھے تھے۔

"میں ہادیہ۔۔۔"اس کی بات نور یز یزدانی نے بیچ میں کاٹی تھی۔

"تمہارا ہادیہ سے کوئی لینا دینا نہیں سمجھی تم۔جائو یہاں سے۔وہ تم سے نہیں ملے گی۔ "

"آپ مجھے اس سے ملنے سے نہیں روک سکتے یزدانی صاحب۔"وہ جواباً غرائی تھی۔

"میں اسے سب سچ بتادوں گی۔کہ آپ دونوں اس کے سگے ماں باپ نہیں ہیں۔میں اسے یہ بھی بتادوں گی کہ آپ اس کے حصے۔۔۔"چٹاخ کی ایک آواز کے ساتھ وہ فرش پر دھڑام سے گری تھی۔اس کے ہونٹ کا کونا پھٹ گیا تھا۔اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔پھر اس نے آہستگی سے اپنے ہونٹ کو چھوا۔خون ایک لکیر کی صورت میں اس کے ہونٹ سے نکل رہا تھا۔اس نے نفرت سے ایک جانب تھوکا تھا۔پھر تنفر سے نور یز یزدانی کو دیکھتی کھڑی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھپڑ کے بدلے تھپڑ، یزدانی!" اس نے اپنی شرٹ کی آستین سے خون رگڑا تھا۔ "خون کے بدلے خون۔" اس بار اس کی آنکھوں میں جھلسا دینے والی آگ تھی۔ "توہین کے بدلے توہین، یاد رکھنا." اس کا لہجہ اور آنداز دھمکی بھرا تھا۔ "میں نے زبان کھولی تو۔۔"

"یو بچ۔۔۔" وہ یکدم گالیاں بکنے لگے تھے۔

"تمہاری اتنی ہمّت کہ تم مجھے دھمکی دو۔" نوار یز یزدانی نے اسے بالوں سے پکڑا تھا۔ "میں تمہاری جان لے لوں گا اگر تم نے ایک لفظ بھی کہا۔" وہ اس کا گلا دبا رہے تھے۔ وہ ان کی گرفت میں بری طرح مچل رہی تھی۔ اس کا سانس بند ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر ابل آئی تھیں۔ نوریزا سے کسی وحشی درندے کی مانند گلا دبا کر مارنے پر تلے ہوئے تھے۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔" فاطمہ نے آگے بڑھ کر ان کی حیوانی گرفت سے اس کا گلا چھڑوایا۔

"چھوڑیں اسے۔۔۔ مر جائے گی۔"

"مر جانے دو اسے۔ سالوں کا بنا بنایا کھیل تباہ کر دے گی یہ منحوس لڑکی۔" وہ غرائے تھے۔

پھر انہوں نے اسے جھٹکے سے چھوڑ دیا تھا اور بکتے جھکتے وہاں سے چلے گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دھڑام سے زمین پر گری تھی اور اپنی گلا پکڑے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔اس کی سفید گردن سرخ ہو چکی تھی۔آنکھوں سے پانی نکلنے لگا تھا۔

فاطمہ نے لپک کر اسے اٹھایا تھا۔پھر سینٹر ٹیبل پر پڑا جگ اٹھا کر پانی اس میں انڈیلا۔

"پانی پیو بیٹا۔۔۔"اس نے خاموشی سے گلاس تھام لیا مگر پیا نہیں۔

"ائم سوری۔۔۔"فاطمہ شرمندگی سے بولیں۔

"سوری؟مائے فٹ۔"اس نے گلاس ایک دم دیوار پر مارا تھا۔کانچ ٹکڑوں کی صورت میں پورے لاونج میں بکھر گیا تھا۔فرش گیلا ہو گیا تھا۔

"ہادیہ آپ کی سگی بیٹی نہیں ہے؟"وہ چلائی تھی۔انداز میں رنج،غصہ اور دکھ شامل تھا۔

"وہ میری بیٹی ہے۔"فاطمہ تیزی سے بولیں۔

"وہ آپ کی بیٹی نہیں ہے۔وہ کس کی بیٹی ہے۔کون ہیں اس کے ماں باپ؟"اس کا اگلا سوال پہلے سے بھی زیادہ چبھتا ہوا تھا۔

"ہم ہی اس کے ماں باپ ہیں۔میں نے اسے پالا ہے۔میں ہوں اس کی ماں۔۔۔"فاطمہ نے تڑپ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں اسے اپنے ذاتی مفاد کے لیے اس گھر میں برداشت کر رہے ہیں۔۔۔۔میں اسے بتا دوں گی۔میں اسے۔۔۔"اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے۔فاطمہ ایک دم اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھیں۔اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔ان کی آنکھوں میں آنسو تھے، ممتا تھی، ایک تڑپ تھی۔

"خدا کے لیے اسے کچھ مت بتانا۔"وہ بری طرح گڑ گڑائیں۔"وہ مجھ سے نفرت کرے گی۔ میری بیٹی مجھ سے نفرت کرے گی۔وہ کبھی میری شکل نہیں دیکھے گی۔میں مر جائوں گی ۔۔۔"وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس کے قدموں میں جھکی تڑپتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"میں آپ کی ایموشنل باتوں میں آنے والی نہیں ہوں۔"وہ سرد مہری سے بولی۔"میں اسے سب۔۔۔"

"میں تمہارے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔تم جو چاہو مانگ سکتی ہو۔میں انکار نہیں کروں گی۔تم جتنے پیسے مانگو گی میں تمہیں دینے کو تیار ہوں۔بس میرا راز اسے کبھی مت بتانا۔"وہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ان کے چہرے پر ایک خوف تھا۔ایک ڈر تھا کہ وہ ہادیہ کو سب بتا دے گی۔اور پھر۔۔۔۔ہادیہ کو کھو کر ان کے پاس کیا رہ جائے گا؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔۔۔"صوفیہ نے تنفر سے ہنکارا بھرا اور بیزاری سے فاطمہ کو دیکھا۔"رازوں کی ایک بھاری قیمت ہوتی ہے مسز یزدانی۔"اس کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

"میں ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔"فاطمہ نے تیزی سے کہا۔

"دس کروڑ۔۔۔۔"فاطمہ نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔کچھ بے یقینی سے اسے دیکھا۔وہ اسی طرح سرد نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔"وہ پریشانی سے بولیں۔

"ٹھیک ہے۔پھر میں ہادیہ کو۔۔۔"اس نے فوراً سے پیشتر ان کو بلیک میل کیا۔

"نن۔۔۔نہیں۔"فاطمہ نے اسے اٹھنے سے روکا۔"مم۔۔۔مجھے منظور ہے۔"وہ ایک دم کھڑی ہوئیں۔پھر بھاگتے ہوئے بیڈروم کی طرف بھاگی تھیں۔

دو منٹ بعد وہ واپس آئی تھیں۔ان کے ہاتھ میں چیک بک اور پین تھا۔صوفیہ نے فاطمہ کو اس طرح گھبرائے ہوئے اور اجڑے حال میں پہلی بار دیکھا تھا۔ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔سلیقہ سے بنے بال بکھرے ہوئے تھے اور میک اپ رونے کی وجہ سے پھیل چکا تھا۔

"یہ لو۔۔۔"چیک سائن کر کے انہوں نے اس کی طرف بڑھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رازوں کی قیمت۔۔۔"فاطمہ کے ہاتھ میں چیک تھا۔وہ کھڑی ہوئی اور ہاتھ آگے بڑھایا

۔"ایک دن ضرور چکانی پڑتی ہے۔"ڈھیلے ہاتھوں سے فاطمہ نے چیک چھوڑ دیا۔صوفیہ نے چیک کو غور سے دیکھا۔پھر مسکرائی۔

"مجھے امید ہے کہ تم اس راز کو۔۔۔"فاطمہ کے الفاظ بیچ میں رہ گئے تھے۔ہیڈ فونز کانوں سے ہٹاتی ہوئی ہادیہ سیڑھیاں اترتی ہوئی دکھائی دی تھی۔صوفیہ نے ایک دم چیک اپنی آستین میں چھپایا تھا۔فاطمہ نے چیک بک ٹیبل پر سے اٹھا کر کشن کے نیچے چھپائی تھی۔

"کیا آپ لوگ صبحِ صبح لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔کتنی بری طرح آپ دونوں کی آوازیں مجھے ڈسٹرب۔۔۔"وہ ناگواری اور بیزاری سے بولتی نیچے آرہی تھی۔اس نے سلیپنگ سوٹ پہن رکھا تھا۔شاہد وہ ابھی سو کر اٹھی تھی۔۔

"صوفیہ تم۔۔۔"وہ بری طرح چونکی۔اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے بت بنی صوفیہ کو وہاں کھڑے دیکھ کر۔

"ہوں میں۔۔۔"صوفیہ کے حلق میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم دربارہ نہیں آئی تو۔۔۔میں نے سوچا شاید تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔"صوفیہ کے لیے اس وقت ہادیہ سے نظریں ملانا بے حد مشکل کام تھا۔

"نہیں صوفیہ۔۔۔میں ناراض نہیں تھی۔"ہادیہ مسکرائی۔اسی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے دوبارہ اسے دیکھا۔"ہرٹ تھی۔"صوفیہ کا چہرہ پھیکا پڑا تھا۔"ویسے مجھے اچھا لگا کہ تم۔۔۔ایک منٹ۔"وہ بولتی ہوئی زبردست انداز میں چونکی۔

"یہ کیا ہوا ہے؟"اس نے صوفیہ کے چہرے کو اب غور سے دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر پانچ انگلیوں کے سرخ نشان چھپے ہوئے تھے۔نچلا لب کنارے سے پھٹا ہوا تھا۔گردن پر بھی سرخی نمایاں تھی۔

"کس نے کیا ہے یہ؟"ہادیہ اسے جھنجھوڑ کر بولی تھی۔

"تمہارے ڈیڈ نے۔"صوفیہ نے بے تاثر چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

"وہاٹ؟"ہادیہ نے شاکڈ ہو کر اسے دیکھا پھر فاطمہ کی طرف مڑی۔"مام ڈیڈ نے صوفیہ کو مارا؟"فاطمہ نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ گاڈ۔۔۔"ہادیہ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔اس نے اب غور کیا تھا فرش پر بکھرے کانچ، پانی، جا بجا گرے برتنوں کو۔

"صوفیہ آیم سوری۔ائم رئیلی سوری۔"ہادیہ نے شرمندگی سے اسے دیکھا۔اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔

"اٹس فائن۔"صوفیہ نے کندھے اچکائے پھر فاطمہ کو طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی باہر کی طرف بڑھی۔۔

"صوفیہ رکو۔۔۔"ہادیہ نے پیچھے سے اسے پکارا۔

"اسے اکیلا چھوڑدو فی الحال۔۔۔۔"فاطمہ نے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک پارک کا منظر تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنستے مسکراتے چہروں والے بچے کھلکھلاتے ہوئے تتلیوں کی مانند بھاگتے پھر رہے تھے۔ایک جانب جھولے لگے ہوئے تھے۔ رنگ برنگے کپڑوں والے بچے جھولے جھولتے ہوئے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چہروں پر سجائے جیسے ہوائوں میں اڑ رہے تھے۔

روش پر کچھ ننھے بچے اپنے ماں باپ کی انگلیاں تھامے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ایک جانب کچھ بینچ بنے ہوئے تھے جہاں ادھیڑ عمر لوگ بیٹھے خوش گپیاں کر رہے تھے۔ بچوں کے ہنسنے کی آوازیں،ان کے پیچھے بھاگتی ہوئی مائوں کی پکار اور بینچ پر بیٹھے بوڑھے لوگوں کے قہقہے پارک میں رونق بکھیر رہے تھے۔

موسم خوشگوار تھا۔ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔پارک میں زندگی مسکراتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہاں سے زرا پرے ایک بوڑھے برگد کے درخت تلے وہ تنہا موجود تھی۔وہ دونوں ٹانگوں کو سینے سے لگائے اپنی ٹھوڑی کو گھٹنوں سے لگائے بیٹھی تھی۔اس نے امیرلڈ گرین کلر کا ڈھیلا سا کرتا پہنا ہوا تھا۔بالوں کی اس نے فرینچ بریڈ بنائی ہوئی تھی۔

اس کا سوگوار چہرہ سورج کی نارنجی شعاؤں میں دمک رہا تھا۔ڈھلتے سورج کی روشنی اس کی براؤن آنکھوں میں اتر رہی تھی۔یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس کی آنکھوں سے زرد کرنیں پھوٹ رہی ہوں۔اس کی پلکیں ساکن تھیں۔وہ ہنوز متورم چہرے کے ساتھ گھٹنوں پر سر ٹکائے بیٹھی پارک میں موجود ہنستے مسکراتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

وہ اکیلی تھی۔اس کے دوست نہیں تھے۔

She was the child with no friends in the playground.

اس کی آنکھوں میں ٹھہری اداسیاں شام کے اداس منظر جیسی تھیں۔

اس نے پارک میں کھیلتے بچوں کو دیکھا۔اس کی بے جان سی آنکھیں ٹھہر گئیں۔وہ سب خوش تھے۔ہنس رہے تھے۔بول رہے تھے۔ قہقہے لگاتے، کھلکھلا کر ہنستے بچے، بڑے اور بوڑھے۔وہ سب کیوں خوش تھے؟کیا زندگی ان پر اتنی مہربان تھی؟یا زندگی صرف ان پر ہی مہربان تھی؟ کیا صرف وہ تھی جو قسمت کے مرحم سے محروم رہی تھی؟کیا زندگی لوگوں کے لیے اتنی آسان تھی کہ وہ بے فکری سے پارک میں بیٹھ کر ہنستے دکھائی دیتے تھے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہاں کوئی تنہا نہیں تھا۔ کم سے کم اسے تو نہیں لگا۔ اسے کسی بھی انسان کے چہرے پر وہ تنہائی محسوس نہیں ہوئی۔

کیا لوگوں کے چہرے جھوٹے تھے یا اس کو چہرے پڑھنے نہیں آتے تھے؟ وہ ایک ایک چہرے کو کھوجتی رہی تھی۔ ایک ایک کے چہرے کو دیکھتی وہ اس چیز کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے اپنے اندر تھی۔ کیا تنہائی کا سایہ ہجوم میں گم ہو جاتا ہے؟ اس نے سوچا اور ایک بار پھر بے چینی سے ہر گزرتے چہرے پر کچھ کھوجنے کی کوشش کی۔

کیا اپنے دل کا حال کسی اور کے چہرے پر لکھا ہوا بھی نظر آتا ہے؟

اس نے سوچا۔ اس کے چہرے پر آزردگی ٹھہر سی گئی تھی۔

زندگی ایسی کیوں تھی؟ اس کی زندگی ایسی کیوں تھی؟ تنہا، اداس اور بے رنگ۔ محرومیوں اور لا حاصل خواہشوں سے بھری پڑی زندگی، تھکا دینے والی زندگی۔ کیا "محرومیوں" کا نام زندگی تھا؟ کیا زندگی انسان کی کوئی خواہش پوری نہیں کرتی۔ کوئی ایک، بس ایک خواہش تو اس کی پوری ہونی چاہیے تھی، پھر چاہے وہ خواہش "موت" ہی کیوں نا ہوتی۔ مگر زندگی اسے ہمیشہ محروم رکھتی آئی تھی۔ اس سے سب کچھ چھینتی آئی تھی۔ زندگی کو نوازنا نہیں آتا تھا۔ رحم کرنا نہیں آتا تھا۔ آزمانا آتا تھا اور عذاب دینا۔

www.novelsclubb.com

"صوفیہ۔۔۔"ایک جانی پہچانی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔"وہ اس کے بال بکھیرتی کچھ خفگی سے بولی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ہادیہ۔۔۔"اس نے لحظہ بھر کو اسے دیکھا تھا۔وہ لائٹ بلیو کلر کے لان کے ٹراؤزر اور کرتے میں ملبوس تھی۔وائٹ اسکارف اس نے گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور آدھے بالوں میں کیچر لگا کر نیچے سے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔

"مجھے پتہ تھا تم یہیں ہو گی۔"ہادیہ اس کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی تھی۔ہاتھ میں پکڑا سلش اسے تھمایا اور مسکرائی۔اس کے چہرے پر پہلے جیسی نرمی اور دھیمی مسکان تھی۔

"تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"سلش اس کے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے مت بتایا کرو۔مت بھولو میں تم سے بڑی ہوں۔"ہادیہ نے مصنوعی خفگی سے اسے ڈانٹنا پھر سٹرا لبوں سے لگایا۔"ہمم اچھا ہے۔"اس نے جیسے خود ہی تبصرہ کیا۔

وہ خاموش رہی۔کچھ لمحے یونہی بیت گئے تھے۔ہادیہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ پارک میں کھیلتے بچوں کو محویت سے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو۔۔۔"ہادیہ نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کیا۔"تم ٹھیک ہو؟"ہادیہ نے اس کے سوجے ہوئے ہونٹ کو بغور دیکھا۔یہ زخم اس کے باپ کی عنایت تھا۔اس کے پاؤں پر ابھی بھی بینڈیج تھی۔ مگر پہلے کی نسبت وہ کافی ٹھیک تھی۔اس کے ہاتھ کا زخم مندمل ہو چکا تھا۔البتہ ایک نشان اب بھی باقی تھا۔

"ہاں۔۔۔"اس نے شانے ہلکے سے اچکائے۔

"تم سب جان چکی ہو۔ تمہیں پتہ چل تو گیا ہو گا اب۔۔۔کہ میں ایک "ہیپی فیملی" میں رہنے والی لڑکی نہیں ہوں۔ تم نے سب دیکھ ہی لیا۔۔۔"اس کی بات کا مطلب سمجھ کر صوفیہ نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔۔۔میں "سب" جان چکی ہوں۔۔۔وہ بھی جو تم نہیں جانتی۔" جملے کا دوسرا حصہ اس نے دل میں کہا تھا۔

ہادیہ اس کے جواب پر خاموش رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"اس نے شاکی نظروں سے ہادیہ کو دیکھا۔"تم اس ماحول میں کیسے رہ سکتی ہو۔میں نے دیکھا۔۔۔وہ دونوں کیسے لڑ رہے تھے۔"اس کے بچگانہ انداز میں شکایت کرنے پر ہادیہ مسکرائی۔

"مجھے عادت ہے۔"ہادیہ نے شانے اچکائے۔"۔۔۔برداشت کرنے کی۔اب تو درد نہیں ہوتا۔شاید ہوتا ہے۔۔شیاد نہیں ہوتا۔"وہ عجیب سے انداز میں مسکراتی کہہ رہی تھی۔

"درد ایک زہر ہے۔"وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

"مجھے عادت ہے زہر پینے کی،صوفیہ۔"ہادیہ نے سلش ختم کر کے پلاسٹک کا گلاس قریبی ڈسٹ بن میں اچھالا۔

"تمہارے ڈیڈ کا میں نے آج ایک لگ روپ دیکھا ہے۔"وہ سلش کے گلاس کو انگلیوں کے درمیان گھماتی ہوئی بول رہی تھی۔"وہ ویسے نہیں تھے جیسے نظر آتے ہیں۔"ہادیہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔"تم کہہ رہی تھی کہ۔۔۔"وہ رکی اور جیسے اس کے الفاظ یاد کیے۔"تمہارے ڈیڈ بہت اچھے ہیں۔سنو،،کیا تم جھوٹ بول رہی تھی؟"اس بار ہادیہ کچھ بول نہیں سکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

)میرے ڈیڈ بہت اچھے ہیں (

اسے اپنے ہی الفاظ کھوکھلے لگے تھے۔

"وہ میرے ڈیڈ ہیں۔ میں جانتی ہوں وہ کیسے ہیں۔ پھر بھی میں انہیں۔۔۔ برا نہیں کہہ سکتی۔" ہادیہ کی آواز دھیمی اور تاریک تھی۔

)وہ میری بیٹی نہیں ہے۔(

اس کا دل چاہا وہ ہادیہ کو بتادے۔ مگر وہ نہیں بتا سکی۔ اسے اپنے اندر اتنی ہمت نہیں ملی کہ وہ اسے سچائی بتاتی۔

"میں نے۔۔۔ میں نے تمہارے ڈیڈ کو پہلی بار ایسے دیکھا۔۔۔ چیختے ہوئے، چلاتے ہوئے۔" وہ آہستگی سے سلش کے گلاس پر نظریں جمائے بول رہی تھی۔ "وہ بہت الگ انسان تھے۔ نہیں بلکہ۔۔۔" وہ ایک لمحہ کو ٹھہری۔ جھجک کر ہادیہ کو دیکھا۔ "وہ انسان نہیں لگے تھے۔ وہ مجھے انسان نہیں لگ رہے تھے۔ وہ۔۔۔" اس کی زبان ایک بار پھر اٹکی۔ "انسان۔۔۔ ایسے نہیں ہوتے۔ یا پھر شاید انسان ایسے ہی ہوتے ہیں۔" ہادیہ کا چہرہ تاریک ہو چکا تھا۔

"انہوں نے مجھے۔۔۔ تھپڑ مارا تھا ہادیہ۔" اس نے اپنے گال کی طرف اشارہ کیا۔ "انہوں نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میر اگلا دبایا۔۔۔مجھے سانس نہیں آرہا تھا۔۔۔انہوں نے مجھے۔۔۔یو نچ کہا۔میں نے۔۔۔"اس کی زبان الفاظ کا ساتھ چھوڑ رہی تھی۔"میں نے کبھی کسی مرد کے منہ سے گالیاں نہیں سنیں۔۔۔"اس کی آواز اس بار حلق میں اٹک گئی تھی۔وہ مزید بول نہیں پائی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا۔سر اٹھا کر ہادیہ کو دیکھا۔

"ہہ۔۔۔۔"ہادیہ کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔اس نے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا۔آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔وہ چند لمحے گہری سانسیں لے کر خود کو کمپوز کرتی رہی۔پھر گہری زکام زدہ سانس اندر کھینچ کر مسکرائی۔صوفیہ سکندر کو اس پل ہادیہ کی مسکراہٹ سے زیادہ تکلیف دہ شے کوئی اور نہیں لگی تھی۔

(دل کٹ رہا ہو اور کوئی آپ کو مسکرانے کے لیے کہے۔۔۔یہ نارمل ہے؟)

اسے اس پل احساس ہوا تھا کہ لوگوں کے لیے مسکرانا کتنا مشکل تھا۔اور جو تکلیف میں مسکرا لیتے تھے وہی باہمت

تھے۔ہادیہ کی طرح۔حدید کی طرح۔

"تمہیں فیری ٹیلز پسند ہیں نا؟"ہادیہ نے گیلی آواز میں پوچھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھیں۔۔۔اب نہیں۔"

"کیا تم نے کبھی رئیل لائف سٹوریز سنی ہیں؟" ہادیہ نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"اپنی زندگی کی کہانی سنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔" ہادیہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ "سنو گی رئیل لائف سٹوری؟"

اس نے دھیمے سے اثبات میں گردن ہلائی۔

"سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں۔" ہادیہ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ ڈھلتے سورج کو دیکھا پھر اسے۔

"تلخ یادوں کو بیان کرنا ایسا ہی جیسا اپنے زخموں کو خود ادھیڑنا۔" وہ کرب سے بولی تھی۔

"کیا وہ ہمیشہ سے ایسے تھے؟" اس کے سوال پر ہادیہ نے گہری سانس لی اور آنکھیں بند کر لیں۔ غور سے فلک پر اترتی زرد شام کو دیکھا پھر جیسے کچھ سوچنے کی کوشش کی۔

وہ اس وقت حال میں نہیں تھی۔ وہ دور جارہی تھی۔ کہیں پیچھے۔۔۔۔ماضی میں۔۔۔ برے وقت کی بری یادوں میں۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں۔۔۔شاید۔۔۔مجھے نہیں یاد میں نے کب انہیں پہلی بار خود پر چلاتے ہوئے سنا تھا۔ مجھے یہ بھی نہیں یاد انہوں نے آخری بار مجھ سے پیار سے بات کب کی تھی۔ان دونوں کے درمیان۔۔۔مجھے سب یاد ہے۔"اس کے چہرے پر حزن بکھر گیا تھا۔ملال پھر لوٹ آیا تھا۔ آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔

"میرے پاپا ایسے نہیں تھے۔"صوفیہ نے بے ساختہ کہا تھا۔ہادیہ سر ہلا کر مسکرائی تھی۔

"تم نے مرد کا ایک روپ دیکھا ہے۔محبت کرنے والا روپ۔سنو،کیا تم نے کسی مرد کو چیختے چلاتے دیکھا ہے؟مرد کی آواز میں بلا کی وحشت ہوتی ہے جب وہ چلاتا ہے اور جانتی ہو۔۔۔اس پل عورت کو"خوف"محسوس ہوتا ہے۔اور خوف کے پیچھے کہیں نفرت بیدار ہوتی ہے۔"

وہ پلک جھپکے بنا اسے دیکھ رہی تھی جو دور کہیں کھوئی میکانکی انداز میں بول رہی تھی۔

"وہ غصہ میں اتنا وحشیانہ روپ دکھاتے ہیں۔ماما پر چلاتے ہیں۔مجھ پر چیختے ہیں۔ان کے اندر انسانیت نہیں ہے۔ان کے الفاظ برچھی کی کاٹ رکھتے ہیں۔"ہادیہ نے نامحسوس انداز میں ہاتھ کی پشت سے گالوں پر پھسلتا پانی صاف کیا۔

"پر۔۔۔وہ جیسے بھی ہیں۔ہیں تو میرے باپ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(نفرت ہے مجھے اس سے۔کاش وہ مر جاتی۔کاش میں تمہاری ضد کے سامنے اسے اس گھر میں نا لایا ہوتا۔)

"وہ مجھ پر نہیں چلاتے تھے، مگر میں ان کو چلاتے دیکھتی تھی۔مجھے خوف آتا تھا۔۔۔ویسا ہی خوف جیسا کسی

بھیڑیے کو دیکھ کر ایک میمنے کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔"

اس کے لہجے میں گہرا درد تھا۔ایک رنج تھا جو اس کی آنکھوں سے جھلکتا تھا۔

"جب میں چھوٹی تھی تو۔۔۔وہ دونوں لڑتے تھے۔"وہ مشکل سے توڑ توڑ کر جملے ادا کر رہی تھی۔"میں اپنے کمرے میں ہوم ورک کر رہی ہوتی تھی۔اور وہ دونوں ایک دوسرے پر بری طرح چلاتے تھے، چیختے تھے۔۔ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے۔پہلے میں ڈر جاتی تھی۔پھر مجھے عادت ہونے لگی۔ان دونوں نے کبھی پرواہ نہیں کی کہ ان کے جھگڑوں

کا مجھ پر کیا اثر پڑے گا۔مام ڈیڈ میں کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں تھی۔دو لوگوں کو جن کے درمیان کوئی ذہنی ہم آہنگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یا قلبی لگاؤ نا ہوا نہیں شادی نہیں کرنی چاہیے۔ انہیں اولاد پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ انہیں ایک تیسرے انسان کی زندگی برباد نہیں کرنی چاہیے۔" اس نے کڑوے لہجے میں تبصرہ کیا تھا پھر سر جھٹکا۔

"ڈیڈ غصہ میں گھر چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ مام مجھ پر غصہ نکالتیں۔ ان دونوں کے جھگڑے دنوں تک چلتے تھے۔ پھر وہ دونوں خود ہی نارمل ہو جاتے۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میں دو پاگل لوگوں کے ساتھ ایک ابنارمل لائف گزار رہی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے خود پر جیسے ہنسی تھی۔

"دنیا میں ہیپی فیملی نام کی کوئی چیز exist نہیں کرتی۔ کرتی بھی ہے تو میرے نصیب میں نہیں۔"

صوفیہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی تھی۔

"تمہیں تمہارے باپ کا "نا" ہونا غمزدہ کرتا ہے، صوفیہ۔ مجھے میرے باپ کا "ہونا" رنج پہنچاتا ہے۔" صوفیہ سکندر ساکت رہ گئی تھی۔ اسے لگا وہ اب کبھی نہیں بول سکے گی۔ وہ صامد رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کہہ رہی تھی کہ میں ہیپی فیملی میں رہتی ہوں۔میں تمہیں سمجھ نہیں سکتی۔۔۔"وہ اب ہاسپٹل والی بات کا

حوالہ دے رہی تھی۔

"کیوں جتاتی ہو مجھ سے ہمدردیاں۔کیا سمجھتی ہو۔کیا جانتی ہو۔تم کچھ نہیں سمجھ سکتی۔کوئی کچھ نہیں سمجھ سکتا۔تم۔۔۔تم پرفیکٹ ہیپی فیملی میں رہنے والی لڑکی ہو۔تم کیوں سمجھو گی مجھے۔"

اسے اپنے الفاظ یاد آئے۔وہ بری طرح نادم ہوئی تھی۔

"میرا وہ مطلب نہیں۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔"ہادیہ نے اس کی بات کاٹ دی۔"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں نہیں سمجھ سکتی۔ٹھیک لگتا ہے۔"ہادیہ نے سنجیدگی سے نظریں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔"مگر۔۔۔میں وہ تکلیف ضرور سمجھ سکتی ہوں جو تم نے سہی ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو لگتا ہے کہ ہماری تکلیف بڑی ہے۔ہمارا دکھ زیادہ بڑا ہے۔لیکن ٹھرو۔۔۔۔کیا دکھ بھی بڑا چھوٹا ہوتا ہے؟"اس نے سوال کیا۔پھر خود ہی اپنی بات کا جواب دیا۔"دکھ تو بس دکھ ہوتا ہے۔بڑا یا چھوٹا نہیں۔اس پر ملنے والی تکلیف ایک جیسی ہوتی ہے۔تکلیف کو جانچنے کا کوئی پیمانہ نہیں ہوتا۔۔۔آنسو بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔تکلیف بس سہنی پڑتی ہے۔" ہادیہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی۔اس کا سانس پھول چکا تھا۔

" مما۔۔۔" کوئی بچہ جھولے سے گر گیا تھا۔اب زور زور سے روتا اپنی ماں کو آوازیں دے رہا تھا۔ان دونوں نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ گھاس پر اوندھا گرا رو رہا تھا۔شاید اسے چوٹ لگی تھی۔ارد گرد کچھ بچے مزاق اڑاتے ہوئے ہنس رہے تھے،،کچھ تاسف،ترحم اور ہمدردی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"بچوں کو جب تکلیف ہوتی ہے نا تو وہ یہی کرتے ہیں۔" ہادیہ نے تبصرہ کیا۔" آنسو بہاتے ہیں۔روتے ہیں۔بلکتے ہیں۔چپ ہو جاتے ہیں۔اور پھر سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔" وہ کہہ رہی تھی۔" مگر ضروری نہیں کہ اگر کوئی adult انسان رو نہیں رہا تو اسے تکلیف نہیں ہو رہی۔یہ بھی ضروری نہیں کہ آنسو ہی انسان کے غم کو ظاہر کریں۔بعض دفعہ کائنات کی ہر چیز آپ کے دکھ پر روتی ہے سوائے آپ کی آنکھوں کے۔اور بعض دفعہ غم اتنا بڑا ہوتا ہے کہ آنکھیں روتی ہیں مگر آنسو نہیں بہتے۔آنسو ختم ہو جاتے ہیں۔خشک ہو جاتے ہیں۔" اس نے ٹھہر کر صوفیہ کو دیکھا تھا۔وہ دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی تمہاری طرح سروائیو کر رہی ہوں۔ میں روتی بھی ہوں۔ ہنستی بھی ہوں۔ دکھی بھی ہو جاتی ہوں۔ مگر مایوس ہو کر زندگی ختم کرنے کا نہیں سوچتی۔ اچھے دن آئیں گے۔ ضرور آئیں گے۔ اتنے بڑے گناہ نہیں کیے میں نے کہ ہمیشہ دنیا کے جہنم میں سڑتی رہوں۔" وہ آخر پر ہنس دی تھی۔ آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی مگر اس کے لب خوبصورتی سے مسکرائے تھے۔

"میری کہانی میں کوئی شہزادہ نہیں تھا۔ ہاں ایک دوست تھا۔۔۔ مجھے اس سے بات کرنا اچھا لگتا تھا۔ پھر وہ کھو گیا۔۔۔ وہ مجھے بھول گیا۔" اس کی آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی۔

"کہانی ختم نہیں ہوئی۔ ابھی باقی ہے۔ میں اسے مکمل کروں گی۔ ایک ہیرو اور ہیروئن ۔۔۔ ایک لو سٹوری۔ میں خود اپنی کہانی رقم کروں گی اور تمہیں سنائوں گی۔" اب وہ مسکرا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں امید کے ننھے جگنو چمک رہے تھے۔

"کیا اب تم مانتی ہو کہ رئیل لائف سٹوریز فیری ٹیلز سے زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں؟" اس نے پوچھا تھا۔ صوفیہ مسکرائی تھی۔

لائف اسٹوریز بہت دلچسپ ہوتی ہیں۔۔۔ " سننے میں" وہ روش پر چلتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"پر جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے۔" اس نے اب رخ پھیر کر صوفیہ کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری اور میری کہانی میں "درد" یکساں ہے۔" وہ گہری سانس لے کر بولی تھی۔

"مگر کہانی صرف "تمہارے" لیے ہے۔ میں "کردار" ہوں۔ مجھ پر تو "بیتی" ہے۔ کہانی کا کردار بن کر تکلیف سہنا آسان نہیں ہوتا۔" ہادیہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"جس پر گزری ہے بس اسی کو پتہ ہوتا ہے کہ کہانی کا کردار بن کر جینا کیسا ہے۔ ہر انسان اپنے اندر ایک کہانی چھپائے بیٹھا ہے۔ "

وہ بولتے بولتے خاموش ہوئی تھی۔ وقت ٹھہر گیا تھا۔ ہوائیں ساکن ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

"بعض دفعہ۔۔۔ بچے پتہ بھی نہیں چلنے دیتے اپنے ماں باپ کو کہ ان کو کیا پرابلم ہے۔ اور بعض دفعہ ماں باپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا رویہ ہی بچے کی اصل پرابلم ہے۔" ہادیہ نے اسی بچے کی ماں کو دیکھا تھا جو اسے ڈانٹ کر چپ کروا رہی تھی۔ اسے اس کی غلطی پر بری طرح ڈپٹ رہی تھی۔ اس کے زخم پر مرہم رکھنے کی بجائے اسے اس کی غلطی پر جھڑک رہی تھی۔

کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ جھڑکنے کا صحیح "وقت" نہیں تھا؟

کیا اس کی ماں کو نہیں معلوم تھا کہ جب اولاد تکلیف میں ہو تو اسے نصیحت کی نہیں مرہم کی ضرورت ہوتی ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری کہانی کے ولن تمہارے۔۔۔"ہادیہ نے اس کی بات بیچ میں کاٹی تھی۔"میرے ڈیڈ ہیں۔۔۔۔پھر بھی مجھے ان سے محبت ہے۔اور مجھے اس بات سے نفرت ہے۔"وہ ایک دم چپ ہو گئی تھی۔کاش وہ جانتی کہ۔۔۔

"کہنے کو بہت آسان ہے یہ بندہ میری کہانی کا ولن تھا۔بٹ ٹارچر برداشت کرنا۔"وہ چند ساعتوں کے لیے کچھ بول نہیں سکی تھی۔اس کے سارے الفاظ جیسے کہیں کھو گئے تھے۔

"تم نے اتنے سال اس طرح کے ماحول میں گزارے ہیں۔تم مینٹلی کس طرح سٹیبل رہ سکتی ہو۔نفرت نہیں ہوتی تمہیں ان سے؟"

"صوفیہ۔۔۔بیٹیوں کو کبھی اپنے باپ سے نفرت نہیں ہو سکتی۔یہ ناممکنات میں سے ایک ہے۔"ہادیہ نے گہری سانس لے کر کہا تھا۔"مام اچھی ہیں۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں مگر جب ڈیڈ سے لڑائی ہوتی ہے تو۔۔۔وہ غصہ مجھ پر نکالتی ہیں۔"وہ پھر ہنسی۔اس کی ہنسی میں کرب نمایاں تھا۔وہ پلک جھپکے بنا اسے دیکھے گئی تھی۔

"آئم سوری۔۔۔۔"صوفیہ پشیمانی سے بولی تھی۔"میں نے تمہیں۔۔ تمہیں۔۔۔"اس سے جملہ مکمل نہیں ہو پایا تھا۔اس کے الفاظ زبان کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔وہ جو کہنا چاہتی تھی وہ ہادیہ سمجھ گئی تھی۔اس کے چہرے پر لکھا تھا۔وہ شرمندہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم دوست ہیں۔اور میرا ماننا ہے کہ دوستوں کو سوری اور تھینکس بولنے کی بجائے ان کے لیے وہ کرنا چاہیے جس سے ظاہر ہو کہ آپ شرمندہ ہیں۔ایسا کام جو جو سوری کے alternative ہو مگر اس سے یہ ظاہر ہو کہ آپ شرمندہ ہیں۔کوئی ایسا کام جس سے آپ کا گریٹیٹیوڈ شو ہو۔سوری اور تھینکس خالی لفظ ہوتے ہیں۔پیپل ڈونٹ ریلی مین دیٹ۔اگر آپ ریلی سوری ہیں تو سوری کی جگہ I'll treat you to your favourite food بھی تو کہہ سکتے ہیں۔مگر نہیں پیسے نکال کر کسی کے لیے کچھ کرنے میں اور زبان سے خالی ٹھینکس اور سوری بولنے والے لوگوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔"ہادیہ نے آخر پر مصنوعی خفگی سے صوفیہ کو جتانے والے انداز میں دیکھا۔وہ ایک دم ہنس دی تھی۔

"تم چاہتی ہو کہ۔۔۔"

"کہ تم مجھے کچھ کھلاؤ۔"ہادیہ نے اس کی بات مکمل کی۔

"بٹ آئی ایم پور۔"ہاں ٹھیک ہے کہ دس کروڑ کا چیک اب اس کے پاس تھا۔مگر چیک کیش ہونے تک تو وہ غریب ہی تھی۔

"تم پر یہ ادھار ہے۔"ہادیہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔"جب تم امیر ہو جاؤ گی تو تم مجھے کھانا کھلاؤ گی اور شاپنگ بھی کرواؤ گی۔"ہادیہ نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم امیر ہو جاؤ گی نا صوفیہ ؟ "

"ہو جاؤں گی۔"صوفیہ مسکرائی۔

"ٹھیک ہے پھر۔میں انتظار کروں گی تمہارے امیر ہونے کا۔"ہادیہ کو تھوڑا اطمینان ہوا۔

"اگست کب تک مجھے واپس ملے گا؟"اس نے پوچھا۔ہادیہ نے ایک دم جیسے کچھ یاد آنے پر سر پر ہاتھ مارا۔"اوہ ہاں۔۔۔میں بھول ہی گئی۔ڈاکٹر ابوہریرہ نے مجھے اپنا افس کارڈ دیا تھا۔میں نے ٹرائی کیا تو ان کی اسسٹنٹ سے بات ہوئی تھی۔(کمینہ۔بندہ اپنا پرسنل نمبر ہی دے دیتا ہے)خیر وہ کہہ رہی تھی کہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں وہ اگست کو آج ہی واپس بھیج دیں گے۔"ہادیہ نے بتایا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"صوفیہ نے سر ہلایا۔

"اب تم گھر جاؤ۔کل تمہیں تمہارا ابلا مل جائے گا۔"ہادیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔وہ نفی میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئی تھی۔اس کے کھڑے ہوتے ہی ہادیہ نے اپنے پرس سے کچھ نکالا۔

www.novelsclubb.com

"زخموں کو مسیحا کی ضرورت ہوتی ہے۔اور بعض دفعہ اپنا مسیحا خود بننا پڑتا ہے۔" ہادیہ نے کہا تھا۔پھر ہاتھ میں پکڑا آئنٹمینٹ اس کی ہتھیلی پر رکھا۔یہ اس کے ہونٹ کے زخم کے لیے تھا۔ وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔

"سنو جب وہ عورت تم پر چلائے تو خاموش مت رہنا۔تم بھی چلانا، زور سے۔۔۔تمہیں چلانا آتا ہے نا؟تمہاری آواز اس کی آواز سے زیادہ اونچی ہونی چاہیے۔جب تم چلاؤ تو وہ تم سے ڈر جائے۔ اس کی آواز دب جائے۔وہ خاموش ہو جائے۔اور اگر وہ تم پر ہاتھ اٹھائے تو۔۔تم اس کے ہاتھ پر کاٹ لینا۔تمہیں کاٹنا آتا ہے نا؟زور سے کاٹنا۔بالکل ویسے ہی جیسے سانپ ڈستا ہے۔ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے کاٹنے سے مر جائے۔ہو سکتا ہے کہ وہ تڑپتی رہے۔" ہادیہ اسے موٹیویشن دے رہی تھی۔اور وہ ہنستی جا رہی تھی۔وہ گردن پیچھے گرا کر اتنا ہنسی تھی کہ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔

"تھینک گاڈ تم ہنسی۔" اسے ہنستے دیکھ کر ہادیہ بھی دل سے ہنسی تھی۔

"تم بہت اچھی ہو۔" صوفیہ مسکرائی۔"کاش میں تمہارے جیسی بن سکتی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں صرف "میں "ہوں۔ تم "تم "ہو۔اور تم "بہترین "ہو۔اپنے ذات میں،اپنے انداز میں،ہر لحاظ سے بہترین۔ کمی لوگوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔آپ میں نہیں۔" ہادیہ نے کہا تھا۔وہ ٹھر کر اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ صرف ایک اچھی دوست نہیں تھی۔ایک بہترین انسان تھی۔

شام ڈھل چکی تھی۔پارک ویران ہو چکا تھا۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے۔فضا میں خنکی بڑھ چکی تھی۔ہوا سرد ہو گئی تھی۔زرد پتے گرنے لگے تھے۔وہ صوفیہ کے جانے کے بعد اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔اس نے اس کی اسسٹنٹ کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ ہاسپٹل آجائے گی۔

"سر کہہ رہے ہیں ہاسپٹل مت آیئے گا۔"اس کی اسسٹنٹ نے بوکھلا کر تیزی سے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ حیران ہو کر اس نے پھر اسے کہا تھا کہ وہ اسے اسی پارک میں ملے گی۔"سر کہہ رہے ہیں کہ ان کی میٹنگ ہے۔وہ شام چھ بجے فری ہوں گے۔اگر آپ ویٹ کر سکتی ہیں تو۔۔۔"

"میں انتظار کروں گی۔"اس نے اسسٹنٹ کی بات کاٹ کر تیزی سے کہا تھا۔

اور وہ انتظار کرتی رہ گئی تھی۔

وہ نہیں آیا تھا۔پارک میں اندھیرا چھانے لگا تھا۔وہ بجھے دل سے چلتی ہوئی پارک سے باہر نکل آئی تھی۔اس کے قدم تھکنے لگے تھے۔

انتظار جان لیوا تھا۔

"سر کہہ رہے ہیں ان کو ایمرجنسی ہو گئی تھی۔وہ کل آپ سے شام پانچ بجے پارک میں ملیں گے۔"اس نے روڈ کراس کرتے ہوئے اس کی اسسٹنٹ کا میسیج دیکھا اور بے دلی سے فون بند کر دیا۔

اس رات وہ سو نہیں سکی تھی۔اس کے پاس سوچنے کے لیے بہت کچھ تھا اور ان میں سب سے اہم وہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا اسے کبھی معلوم ہو گا کہ وہ اس کا کتنا انتظار کرتی رہی ہے؟ اس نے آزردگی سے سوچا تھا۔اسی سوچ نے اسے نڈھال کر دیا تھا اور وہ جانے کب سو گئی تھی۔

اگلے روز وہ شام میں پارک میں دوبارہ چلی آئی تھی۔جلدی کرتے کرتے بھی اسے ٹریفک کی وجہ سے تاخیر ہو گئی تھی۔وہ وقت سے دس منٹ لیٹ تھی۔

"نہیں آئے تم آج بھی" سنگی بینچ کو خالی دیکھ کر اسے ایک بار پھر مایوسی ہوئی۔بھاری شکستہ قدموں سے چلتی ہوئی وہ آہستگی سے بینچ پر آبیٹھی تھی۔"میں نا آسکوں تو میرا انتظار مت کرنا۔" بچھڑنے سے پہلے اس نے یہی تو کہا تھا۔

"میں پھر بھی انتظار کروں گی۔کیونکہ میں انتظار کرنا چاہتی ہوں۔" ہوا کا شور تیز ہوا تھا۔زرد پتے بکھرتے چلے گئے تھے۔اس نے ہوا میں نمی محسوس کی تھی۔اور پھر۔۔۔بارش ہونے لگی تھی۔بالکل اچانک ل! اسے اپنے گالوں پر پانی پھسلتا ہوا محسوس ہوا۔وہ کیا تھا؟ پانی؟ آنسو؟ وہ سمجھ

نہیں پائی۔

بوندیں گرتی رہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بینچ پر ساکن بیٹھی بھیگتی رہی۔

آنکھیں کسی اجنبی شناسا کی راہ تکتی رہیں۔

بارش تھم گئی تھی۔ہوائیں ٹھر گئی تھیں۔آنسو خشک ہو چکے تھے۔

مگر وہ نہیں آیا تھا۔وہ نہیں آیا تھا۔اسے آنا ہی نہیں تھا۔آنسو خشک ہو چکے تھے۔

"تو کون کہتا ہے کہ بارش کے موسم میں بچھڑنے والے لوٹ آیا کرتے ہیں،ہادیہ ؟"

اس نے تلخی سے سوچا تھا اور تھکان سے سر پیچھے بینچ کی پشت پر گرا لیا۔

درختوں کے پتوں سے بارش کے قطرے ٹپک کر اس کی بند پلکوں پر گرتے گئے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

"تمہارا ابلا۔۔۔"ہادیہ نے اگست کو احتیاط سے اس کے بازوئوں میں تھمایا۔

"یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔"ہادیہ نے اگست کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔تھینک گاڈ۔"صوفیہ نے اگست کی ٹانگ کو دیکھتے ہوئے کہا جواب بالکل ٹھیک تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیاڈاکٹر ابوہریرہ خود اسے واپس کرنے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"ہادیہ نے نفی میں گردن ہلائی۔"ان کی اسسٹنٹ مجھے اسے واپس دے کر گئی ہے۔وہ خود نہیں آسکے۔"ہادیہ نے کندھے اچکا کر جیسے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا۔۔۔"صوفیہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"میں چلتی ہوں اب۔"ہادیہ نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔اسے کالج پہنچنا تھا۔اس کے گھر سے زرا دور وہ دونوں اس کی گاڑی کے سامنے کھڑی تھیں۔یہ صبح کے ساڑھے سات بجے کا وقت تھا۔

"اوکے۔۔۔"صوفیہ نے اسے ہاتھ ہلایا۔وہ خداحافظ کہتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔صوفیہ تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی۔

"میں نے تمہیں مس کیا۔"صوفیہ نے اگست کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا۔پھر وہ مسکرائی۔وہ اب اسے اپنے ساتھ رکھ سکتی تھی۔اسے خوش نصیب کی پرواہ نہیں تھی۔اس کے پاس دس کروڑ کا چیک تھا۔وہ اس چیک کو ابھی خود بینک میں جاکر کیش نہیں کرواسکتی تھی۔وہ مائنر تھی۔اسے ابھی کچھ وقت کے لیے انتظار کرنا تھا۔یہ چیک اس کی بقا کی ضمانت تھا۔وہ جانتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی یہ غلط تھا۔اسے فاطمہ کو بلیک میل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مگر جس راز کو وہ پا گئی تھی وہ ایک دن ہادیہ تک ضرور پہنچنے والا تھا۔اس کے ذریعے نا سہی کسی اور کے ذریعے۔

اسے فاطمہ منہ مانگی قیمت دے رہی تھیں۔وہ انکار نہیں کر سکتی تھی۔اسے پیسے چاہیے تھے۔ زندہ رہنے کے لیے یہ بہت ضروری تھا۔

"ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے۔"اس نے اپنا پلان اگست کو بتایا تھا۔"اس جگہ سے دور ۔۔۔جہاں قسمت مہربان ہو گی۔"اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔وہ آگے کا لائحہ عمل طے کر رہی تھی۔

سڑک اس وقت خالی تھی۔وہ روڈ کراس کرنے ہی لگی تھی جب ایک وین تیزی سے اس کے سامنے آئی تھی۔دو ہٹے کٹے آدمی وین سے بر آمد ہوئے تھے اور اس کی طرف بڑھے تھے۔

وہ بھاگنے لگی تھی۔اگست اس کے سینے سے مضبوطی سے لگا ہوا تھا۔

"پکڑو اسے۔"وہ دونوں آدمی اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

اسے بھاگتے ہوئے یکدم ٹھوکر لگی۔وہ لڑکھڑا کر گری تھی۔اگست اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر سڑک پر جا گرا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔ وہ دونوں آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے وین تک لے آئے تھے۔ ایک نے اس کے منہ پر رومال رکھ دیا تھا جس پر کلوروفارم لگا ہوا تھا۔ وہ لمحوں میں ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔

بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اگست کو دیوانہ وار اپنی طرف بھاگتے دیکھا تھا۔ وین کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

"اب سے تم کبھی سورج نہیں دیکھ پاؤ گی۔" ہوش کھونے سے پہلے اس نے ایک سرگوشی سنی تھی اور پھر سب کچھ تاریک ہو گیا تھا۔

زندگی اندھیر ہو چکی تھی۔

وہ دوبارہ کبھی سورج نہیں دیکھ پائی تھی۔

یہ لاہور کے ایک ہسپتال کا منظر تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک آئی سی یو کی برف جیسی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ کمرے کے وسط میں بیڈ پر ایک وجود مشینوں کے سہارے جکڑا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ کمرے میں ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک نرس موجود تھی۔ نرس نے آکسیجن ماسک اس کے چہرے پر درست کیا پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"She seems lifeless."

ڈاکٹر ماریہ نے سٹیتھوسکوپ گردن کے گرد ڈالتے ہوئے بغور اسے دیکھا تھا۔

وہ کل رات ہی ایمرجنسی میں ہسپتال لائی گئی تھی۔ وہ اس وقت آن ڈیوٹی تھیں۔ فوری طور پر انہوں نے ڈاکٹروں کی ٹیم کے ساتھ اسے ٹریٹمنٹ دینا شروع کیا تھا۔ انہوں نے اپنی پوری جان لگا دی تھی اسے بچانے میں اور وہ بچ بھی گئی تھی۔ مگر اس وقت نیم مردہ حالت میں پڑی ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ زرد تھا۔ جسم بے حد کمزور اور آنکھوں کے گرد حلقے نمایاں تھے۔ ہونٹوں پر پیڑیاں جمی تھیں۔ چہرے سمیت پورے جسم پر بہت سے زخموں کے نشان تھے۔ اس کی کلائیاں بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بری طرح زخمی تھیں۔وہ اس پھول کی مانند دکھائی دیتی تھی جسے کسی صیاد نے بڑی بے دردی سے قدموں تلے کچل ڈالا تھا۔

اس کی سانسیں اتنی آہستہ تھیں کہ گمان ہوتا تھا کہ سفید چادر پر ایک مردہ وجود لیٹا ہوا تھا۔شاہد اس کی سانسیں نکل چکی تھیں۔شائد وہ مر چکی تھی۔

وہ ایک ایسی لاش تھی جس کے لیے رونے والا کوئی نہیں تھا۔ماتم کرنے والا کوئی نہیں تھا۔وہ تنہا تھی،لاوارث تھی۔

"شی از سکسٹین ؟"اس کی رپورٹس پڑھتے ہوئے ڈاکٹر ماریہ ایک دم چونک گئی تھیں۔پھر محتاط نظر اس کے نیم مردہ وجود پر ڈالتے ہوئے فائل کا اگلا صفحہ پلٹا۔

"شی از۔۔۔"اگلا دھچکا ڈاکٹر ماریہ نے بڑی مشکل سے ہضم کیا تھا۔

"اس بچی کے ساتھ کون ہے؟"انہوں نے نرس کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔

"میم اس کے ساتھ کوئی عورت ہیں۔"نرس نے دوائیوں کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بتایا۔

"بلائو نہیں۔"فائل بند کر کے پر سوچ نظروں سے اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یس میم۔"نرس چلی گئی تھی۔

پانچ منٹ بعد آئی سی یو کے دروازے سے ایک عورت نمودار ہوئی تھی۔وہ دیکھنے میں چالیس سے اوپر کی لگتی تھیں۔ان کے چہرے پر گہری پریشانی اور تشویش تھی۔

"آئیں۔۔۔"وہ قدم قدم چل کر اس کے بیڈ کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھیں۔ان کے چہرے پر گہرا صدمہ تھا۔

"آپ ان کی کیا لگتی ہیں؟"ڈاکٹر ماریہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ریلیٹو۔"اس عورت کا جواب غیر مبہم تھا۔

"کیا آپ جانتی ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ "

"نہیں۔۔۔"اسی عورت نے نفی میں گردن ہلائی۔

"از شیخ میریڈ؟ "

"نو۔۔۔"

"ان کا ریپ ہوا ہے۔"ڈاکٹر ماریہ نے سنجیدگی سے کہا۔

اس عورت کے چہرے پر شاک کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شی واز۔۔۔"اسی لمحے بیڈ پر لیٹے وجود نے آنکھیں کھولی تھیں۔"ایکسپیکٹنگ۔۔۔بچہ ضائع ہو چکا ہے۔"

اس عورت نے صدمہ سے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"کک۔۔۔کیا کہہ رہی ہیں آپ؟"اس عورت کی آواز بری طرح کپکپائی تھی۔"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔یہ تو۔۔۔"وہ ابھی تک بے یقینی سے ڈاکٹر ماریہ کو دیکھ رہی تھیں۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔آپ رپورٹس دیکھ سکتی ہیں۔"ڈاکٹر ماریہ نے فائل اس عورت کی طرف بڑھائی تھی۔"شی واز تھری ویکس پریگنینٹ۔یو کین سی ہر رپورٹس۔۔۔"وہ عورت پھٹی پھٹی آنکھوں سے فائل کے صفحے پلٹ رہی تھی۔ڈاکٹر ماریہ نے کچھ تاسف سے انہیں دیکھا پھر بات جاری رکھی۔"آئی تھنک مینٹل سٹریس اور خون کی کمی کی وجہ سے مس کیرج ہوا ہے۔ویل ائم ایکسٹریملی سوری بٹ یہ چائلڈ ابیوز کیس ہے۔ہم پولیس کو انفارم کر رہے ہیں۔"ڈاکٹر ماریہ نے اب کی بار فائل ان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے پروفیشنل انداز میں کہا تھا۔

"نو ڈونٹ۔۔۔پولیس کو۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا ریپ ہوا ہے؟"اس کی سر سراتی آواز پر ڈاکٹر ماریہ کے ساتھ ساتھ وہ عورت بھی چونکی تھی۔

اس کی نیم مردہ آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

اس نے سن لیا تھا۔یہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔اب وہ تصدیق چاہ رہی تھی۔ڈاکٹر کی خاموشی نے جیسے اس بات کی تصدیق کر دی تھی۔

"بد قسمتی سے کسی نے آپ کو۔۔۔"ڈاکٹر کے الفاظ مکمل نہیں ہوئے تھے۔

وہ ہنسنے لگی تھی۔بری طرح ہنسنے لگی تھی۔پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔

ڈاکٹر ماریہ اور وہ عورت خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھیں۔وہ انہیں صحیح ذہنی کیفیت میں نہیں لگی تھی۔

"ہوش میں آئو صوفیہ۔۔۔"اس عورت نے اسے جھنجھوڑا تھا۔وہ بری طرح روتے ہوئے اسے جھنجھوڑ رہی تھیں۔وہ انہیں کتنی ہی دیر تک دیکھتی رہی تھی۔جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو۔ پھر اس کی آنکھوں میں شناسائی کا عنصر ابھرا۔ وہ انہیں پہچان گئی تھی۔ وہ مسز دانین تھیں۔ بورڈنگ سکول میں اس کی ٹیچر۔

"میم۔۔۔" اس کے لب پھڑ پھڑائے۔

"کیا اسے کہتے ہیں زندگی؟ "

کتنی بھیانک تھی زندگی۔ کتنی خوف ناک تھیں حقیقتیں۔

اس کی زندگی تباہ ہو چکی تھی۔ سب کچھ تباہ ہو چکا تھا۔ اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔

"شی واز ایکسپیکٹنگ۔ بچہ ضائع ہو چکا ہے۔" ڈاکٹر کے الفاظ بازگشت بن کر اس کے دماغ میں گونجے تھے۔

"بچہ؟" اس کے سر پر ساتوں آسمان ایک ساتھ ٹوٹے تھے۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے تھے۔ چہرہ پتھرانے لگا تھا۔

زندگی نے اس بار بھی اس پر رحم نہیں کیا تھا۔ نہیں زندگی نے کبھی بھی اس پر رحم نہیں کیا تھا۔

اور اس بار۔۔۔ اس بار زندگی نے اسے پاتال کی پستیوں میں پھینک دیا تھا۔

زندگی کا کام اس کے ساتھ کھیلنا تھا اور مقدر کا کام اسے مات دینا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہار گئی تھی۔

پھر سے ہار گئی تھی۔

کوئی اسے پکار رہا تھا۔اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔مگر اس کی سماعتیں مفلوج ہو چکی تھیں۔

اسے احساس ہوا کہ وہ مر رہی تھی۔۔۔یا شاید مر چکی تھی۔

"The Curse won't end untill the Princess die."

جادو گر نے مکروہ قہقہہ لگایا تھا۔

"The Princess's fate is sealed and told,

The Curse will reign until her story's old.

When her final moment comes to pass,

The Curse's hold will forever glass."

کتاب کا صفحہ پلٹتے ہوئے کہانی کار مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے

www.novelsclubb.com

شہ مات

از قلم فریحہ مرزا

باب دوم

"وجود و عدم"

قسط نمبر 3

www.novelsclubb.com

یہ گل لالہ ہیں بہت چنچل، ہے موسم سردیوں کا یہاں

دیکھو ہے کیسی سفیدی، کتنی خاموشی، برف نے جیسے ڈھانپ دیا ہو سب

میں سیکھ رہی ہوں، تنہائی میں پر سکون ہونا

جیسے روشنی ان سفید دیواروں، اس بستر، ان ہاتھوں پر پڑتی ہے خاموشی سے

میں ہوں کوئی نہیں، کوئی تعلق نہیں میرا دھاکوں سے

سپرد کر دیے ہیں میں نے نام اپنا اور کپڑے اپنے، نرسوں کے

اور داستان اپنی انستھیٹسٹ کو، کر دیا ہے حوالے جسم سرجنوں کے

رکھا انھوں نے سر میرا تکیے اور چادر کے کنارے کے درمیان

جیسے ایک آنکھ جو کھلی ہو دو سفید پلکوں کے درمیان

بے وقوف پتلی، جذب کرنا پڑتا ہے اسے سب کچھ

آتی ہیں نرسیں اور جاتی ہیں، جیسے لہریں سمندر کی، نہیں کوئی پریشانی

وہ آتی ہیں ایسے، جیسے بگلے اپنی سفید ٹوپیوں میں

ہاتھوں سے کچھ کرتے ہوئے، سب ایک جیسی ہیں

کتنی ہیں یہ بتانا مشکل ہے کہ اسی لیے

ایک پتھر ہے میرا جسم ان کے لیے، وہ رکھتے ہیں اس کا خیال ایسے

جیسے پانی گزر کر پتھروں کے اوپر سے، کرتا ہے انہیں ہموار نرمی سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مجھے بے حسی اور نیند دیتے ہیں اپنی روشن سوئیوں سے

اب کھو چکی ہوں میں خود کو، میں سامان سے تنگ ہوں

میرا چمکدار بلیک کیس جیسے ایک چھوٹا سیاہ ڈبہ

مسکرا رہے ہیں میرا شوہر اور بچہ تصویر میں

چپک جاتی ہیں ان کی مسکراہٹیں میری جلد پر چھوٹے کانٹوں کی طرح

چھوڑ دیا ہے میں نے چیزوں کو، ایک تیس سالہ پرانا بحری جہاز

ضد کے ساتھ قائم ہے اپنے نام اور پتے پر

مٹا دیا ہے انہوں نے میری محبت بھری یادوں کو

ڈرتی ہوئی اور ننگی پلاسٹک کے سبز تکیے والے ٹرالی پر

میں نے دیکھا کہ میرا چائے کا سیٹ، میری الماریاں اور کتابیں

ہو گئیں نظر سے اوجھل، اور گزر گیا پانی میرے سر سے

ہوں اب میں ایک راہبہ، نہیں رہی کبھی اتنی پاکیزہ

www.novelsclubb.com

نہیں چاہے تھے میں نے پھول، چاہتی تھی میں صرف

کہ لیٹی رہوں ہاتھ پھیلائے اور ہو جاؤں بالکل خالی

کتنی آزاد ہے یہ، اندازہ نہیں اس کا تمہیں

سکون ہے اتنا وسیع کہ کر دیتا ہے حیران تمہیں

نہیں مانگتا یہ کچھ اور، فقط ایک نام کی تختی، کچھ زیورات

یہ وہی ہے جو آخر کار مردے لیتے ہیں اپنے اوپر

میں انہیں تصور کرتی ہوں کہ جیسے وہ

اسے ایک دعائیہ ٹکڑے کی طرح غجنبد کرتے ہیں منہ میں اپنے

یہ لالہ گل ہیں سرخ بہت، پہلے ہی دیتے ہیں یہ تکلیف مجھے

یہاں تک کہ تحفے کے کاغذ کے اندر بھی سن سکتی ہوں میں سانسیں ان کی

ہلکی سی، ان کی سفید لپیٹوں میں جیسے کوئی خوفناک بچہ

بات کرتی ہے سرخی ان کی زخم سے میرے، دیتی ہے یہ جواب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہیں چالاک: یہ تیرتے ہیں، حالانکہ یہ مجھے کھینچتے ہیں نیچے

اچانک ان کی زبانیں اور رنگ میرے گلے میں لٹک گئے

کوئی پہلے مجھے نہیں دیکھ رہا تھا، اب میں دیکھتی جا رہی ہوں

گل میری طرف مڑتے ہیں، اور میرے پیچھے کھڑکی

جہاں ایک دن میں روشنی آہستہ سے پھیلتی اور سکڑتی ہے

اور میں خود کو دیکھتی ہوں، فلیٹ، مضحکہ خیز

ایک کٹی ہوئی کاغذی چھایا

سورج کی آنکھ اور گلوں کی آنکھوں کے درمیان

اور میرا کوئی چہرہ نہیں ہے، میں نے اپنے آپ کو مٹانا چاہا ہے

یہ جاندار گل میری آکسیجن کھا رہے ہیں

ان کے آنے سے پہلے ہوا پر سکون تھی، سانس در سانس، بغیر کسی ہنگامے کے

پھر گلوں نے اسے بھرا جیسے ایک بلند شور سے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب ہوا پھنستی ہے ان کے ارد گرد بھنور میں

جیسے دریا پھنستا ہے کسی زنگ آلود انجن کے گرد بھنور میں

یہ میری توجہ مرکوز کرتے ہیں، جو خوش تھی

کھیلنے اور آرام کرنے میں، بغیر کسی عزم کے

دیواریں بھی جیسے خود کو گرم کر رہی ہیں

گلوں کو پنجروں میں ہونا چاہیے جیسے خطرناک جانور

یہ کھل رہے ہیں جیسے کسی عظیم افریقی بلی کا منہ

اور میں اپنے دل سے آگاہ ہوں: یہ کھلتا اور بند ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

اپنے سرخ پھولوں کے پیالے کو محض میری محبت میں

جو پانی میں چکھتی ہوں وہ گرم اور نمکین ہے، جیسے سمندر

اور یہ آیا ہے صحت کی دور دراز سرزمین سے

(Sylvia Plath, Tulips)

اس کے سامنے ایک سڑک تھی۔طویل سڑک.

وہ اس سڑک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔وہ اس راستے پر دوبارہ نہیں چلنا چاہتا تھا۔وہ پہلے بھی اسی راستے سے کانٹوں پر چل کر آیا تھا۔اس سفر میں اس نے سب کچھ کھو دیا تھا۔کچھ نہیں بچا تھا۔سب لٹ گیا تھا۔

"ڈی_ایچ_اے(فیز ٦-٧)"

www.novelsclubb.com

"D.H.A (Phase VI-VII)"

نیلے سائن بورڈ پر سفید رنگ سے تحریر کیے گئے الفاظ اس نے زیر لب پڑھے تھے۔ایک بار نہیں بار بار۔اس کے نیم والب دور سے ہی ہلتے ہوئے نظر آتے تھے۔چہرے پہ پسینے کے قطرے واضح چمکتے تھے۔

اس کی نیلگوں شفاف آنکھیں سمندر کے پانیوں جیسی تھیں۔گہری،پراسرار اور دلکش۔

وہ کئی لمحوں تک اسی طرح کھڑا رہا تھا۔اس کا ناتواں بدن تپتی ہوئی دھوپ میں پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔پسینہ اب اس کے ماتھے سے کنپٹیوں تک پھسل رہا تھا۔پھر آنکھوں میں۔۔۔ناک پر۔۔۔پھر گردن پر۔اسے اپنی آنکھوں میں پانی کے قطرے کسی سانپ کی مانند رینگتے ہوئے محسوس ہوئے۔بے اختیار اس نے پلکیں جھپکیں اور قمیض کی آستین سے اپنا ماتھا اور آنکھیں رگڑیں۔پسینے کے قطرے اس کے سفید لباس کی آستین پر نمایاں ہوئے تھے۔سر جھٹک کر اس نے گہری سانس لی۔

چند سیکنڈ وہ مڑ کر اس لمبی سڑک کو دیکھتا رہا پھر نیلے سائن بورڈ کو۔

"ڈی۔ایچ۔اے فیز چھ"وہ بار بار الفاظ کو زیر لب دہراتا۔منہ میں کچھ بڑبڑاتا اور پھر نفی میں گردن ہلاتا۔

"مجھے اس راستے پر قدم نہیں رکھنے چاہیے۔"اس نے ہمکلامی کی۔اس کی آواز میں لرزش تھی۔خوف تھا۔

وہ اس راستے پر قدم رکھے گا تو کیا ہوگا؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وقت پلٹ جائے گا۔ یادیں تازہ ہو جائیں گی۔ پرانے زخم پھر سے ہرے ہو جائیں گے۔ اس کا ماضی۔۔۔ایک سیاہ ماضی ایک بار پھر تلخ حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ دوبارہ اسی دلدل میں پھنس جائے گا۔

"مگر مجھے۔۔۔مجھے اس سڑک کے سوا اور کوئی دوسرا راستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ میری نظر محدود ہو چکی ہے یا شاید میری ساری مجبوریاں اسی راستے پر آ کر تمام ہوتی ہیں۔" اس نے خود کو جیسے دلیل دی۔ ہمت دی اور سمجھانے کی سعی کی۔

"مجھے جانا ہو گا۔ یہی حل ہے۔ مجھے اسے بچانا ہو گا۔ یہ میں اپنے لیے نہیں کر رہا۔ اپنی بیٹی کے لیے کر رہا ہوں۔" اس بار اس کے لہجے میں مضبوطی تھی۔ انداز میں پختگی تھی۔

چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ پھر سے کانٹوں پر چلنے کا ارادہ کر چکا تھا۔

ایک گہری سانس لے کر اس نے آنکھوں میں اترتی نمی اپنی آستین سے رگڑی پھر کندھے پر ڈالی پگڑی کو ہاتھوں میں لے کر جھاڑا۔

"تم اس شخص کے سامنے پگڑی پہن کر جا رہے ہو جس نے سالوں پہلے تمہاری پگڑی اپنے قدموں تلے روند ڈالی تھی؟" اس کے اندر کوئی طنزیہ انداز میں ہنسا تھا۔ حقارت سے، نفرت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے۔اس کا ہاتھ اپنے سر پر پگڑی باندھتے باندھتے رکا تھا۔ایک منحوس سا قہقہ اس کی سماعتوں میں بازگشت بن کر گونجا تھا۔

"ہاں۔۔۔"اس نے پگڑی اپنے سر پر رکھ لی۔"میں اس شخص کے سامنے پگڑی پہن کر جاؤں گا۔"اس کی آواز ٹھری ہوئی تھی۔"عزت صرف امیر کی نہیں ہوتی۔غریب کی بھی ہوتی ہے۔"ہاتھ سے قمیض کی شکنیں درست کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"نہیں۔۔۔"پھر وہی طنزیہ قہقہہ۔

"عزت امیر کی لونڈی ہوتی ہے۔"اس کے اندر سے کسی نے اسے جتایا تھا۔

"عزت "انسان" کی میراث ہے۔ہر انسان کی۔ یہ خدا کی دین ہے۔وہ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے رسوا کرے۔کسی انسان کو اس نے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ کسی دوسرے انسان کی عزت پر وار کرے۔"اس بار اس نے اپنے اندر سے آتی آوازوں کو مضبوط دلیل دی تھی۔

"تم عزت گنوا بیٹھے ہو۔یہ باتیں تم پر نہیں جچتیں۔"اس کے اندر پھر سے لاوا ابلنے لگا تھا۔اس نے طیش میں آکر منہ میں کچھ کہا تھا۔پھر بڑبڑاتے ہوئے اپنے قدم اٹھانے شروع کیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے سب کچھ گنوا دیا ہے۔اور خالی ہاتھ رہ جانے والوں کو پھر لٹنے کا خوف نہیں ہوتا۔" اسے بھی اب کوئی خوف نہیں رہا تھا۔وہ جا رہا تھا۔اسی راستے پر۔جس پر کبھی نا پلٹ کر آنے کا اس نے عہد کیا تھا۔

اس نے وعدہ توڑ دیا تھا۔خود سے کیا گیا پیمان بھی وہ نبھا نہیں پایا تھا۔اسے اس وعدہ شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔وہ جانتا تھا۔

وہ چلتا جا رہا تھا۔اسے سارے راستے اچھی طرح یاد تھے۔وہ کچھ بھی تو نہیں بھول پایا تھا۔کاش وقت نے اس کی یاداشتیں مٹا دی ہوتیں۔کاش وقت نے اسے اس موڑ پر نا لا کھڑا کیا ہوتا۔

"کتنے مختلف لوگ ہیں یہ اور کتنی مختلف دنیا ہے ان کی۔۔۔امیروں کی دنیا،آسائشوں کی دنیا۔" اس نے اپنے قریب سے جدید ماڈل کی سیاہ چمکتی کار گزرتے دیکھ کر سوچا تھا۔ "اور شاید یہی ہے دنیا۔ایسی ہی ہوتی ہے دنیا۔آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔پھر دھوکے میں ڈالتی ہے۔"اس بار وہ مسکرایا۔اس کی مسکراہٹ طنزیہ تھی۔زہر خند تھی۔

"کیا وجود انساں زندگی کے سفر پر عالم بے ثبات کی چمک دیکھ کر یونہی اپنے عدم کو فراموش کر ڈالتا ہے؟"اس نے ایک بار پھر سوچا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اپنی ساٹھ سالہ زندگی میں کچھ حاصل نہیں کر پایا۔"اس کے قدموں کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔پسینہ بار بار اس کی کنپٹیوں پر رینگتا۔

"میں یہاں کیوں آبسا تھا؟"اس نے بے اختیار سوچا تھا۔یہ جگہ اسکے لیے نہیں تھی۔یہ ان لوگوں کی جگہ تھی جن کے دل بھٹکے ہوئے تھے۔

اسے بہت آہستہ آہستہ یاد آنے لگا تھا وہ یہاں اس مہنگے ترین علاقہ میں کیوں آیا تھا۔اسے یہ بھی یاد تھا کہ اسے اس جگہ سے کبھی کتنی محبت تھی۔یہ جگہ تھی ہی ایسی۔خوبصورت،صاف ستھری اور دلکش۔

ڈی_ایچ_اے فیز چھ لاہور کا مہنگا ترین علاقہ تھا جہاں بڑے بڑے بیوروکریٹ،بزنس مین اور ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھنے والے لوگ رہائش پزیر تھے۔

اور وہ ایک عام آدمی تھا۔ایک غریب آدمی۔یہ جگہ اس کے لیے نہیں تھی۔وہ یہاں ایک آئوٹ کاسٹ تھا۔وہ امیروں کی نظروں میں عزت کا مستحق نہیں تھا۔امیروں کی نظر میں عزت کا مستحق وہی ہوتا ہے جو ان کے درجے کا یا ان سے زیادہ امیر ہوتا ہے۔یہ بات وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خیابان جناح سے گزرتے ہوئے اس کے قدموں کی رفتار مزید تیز ہو گئی تھی۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سڑک کے دونوں جانب کھڑے محل نما گھر اور کمرشل بلڈنگز اس کے اوپر گر جائیں گے۔وہ تقریباً بھاگ رہا تھا۔اور بھاگتے ہوئے ہانپ گیا تھا۔

"بدنصیب بوڑھے! تمہاری منزل!"اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ خود کلامی کی۔

وہ اب متوازن چال چلتے ہوئے اس بنگلے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"عالم ولا"سفید سنگ مرمر کی تختی پر لکھا نام پڑھتے ہوئے اس کے لب کپکپائے تھے۔اس نے اپنی پیشانی سے ٹپکتا ہوا پسینہ سختی سے رگڑا تھا پھر اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی۔کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے گھنٹی پر ہاتھ رکھا تھا۔

"کون ہو؟"بیل دینے پر دروازہ کھلا تھا۔چوکیدار نے دروازے پر کھڑے کھڑے ہی اکھڑے لہجے میں پوچھا اور سر تا پیر اسے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ بالکل عام سے حلیے میں تھا۔اس کے کپڑے بھی عام تھے۔کاٹن کی سفید شلوار قمیض اور سر پر پگڑی۔اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔کوئی کشکول نہیں تھا۔وہ بھکاری نہیں تھا۔مگر وہ مانگنے آیا تھا۔وہ یہاں مانگنے ہی تو آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جس در سے آپ کو ایک بار دھتکار ملے وہاں کبھی واپس پلٹ کر نہیں جاتے۔" وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا۔

مگر وہ مجبور تھا۔ وہ بھیک مانگنے پر مجبور تھا۔ "غربت بڑی ذلت آمیز شے ہے۔" چوکیدار کی حقارت بھری نظروں کو محسوس کرتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔ "یہ انسان کو بھکاری تک بنا دیتی ہے۔ بھلا بھیک مانگنے سے زیادہ ذلت آمیز کام کون سا ہو سکتا ہے؟" احساس زیاں بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ "اور میں ذلیل ہونے ہی تو یہاں آیا ہوں۔" طنزیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر رینگ گئی تھی۔

"کون ہو جی؟" چوکیدار نے اسے مسلسل خاموش دیکھ کر کوفت سے دوبارہ پوچھا۔ اس کی اونچی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آیا پھر گلا کھنکھارا اور خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"میں تمہارے صاحب سے ملنے آیا ہوں۔ مجھے عالم بخت سے ملنا ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ چوکیدار چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ وہ جیسے اپنے سامنے کھڑے شخص کی سادگی اور معصومیت پر ہنسا تھا۔

"بزرگوار۔۔۔ عالم صاحب اتنے فارغ نہیں۔ وہ تم جیسوں سے نہیں ملتے۔ جاؤ یہاں سے۔" چوکیدار کی کانوں کو چبھنے والی ہنسی تھمی تو اسے ہاتھ بڑھا کر جانے کا اشارہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں عالم بخت سے ملے بغیر نہیں جائوں گا۔" وہ اپنی ضد پر اڑ گیا تھا۔

"کیوں وقت ضائع کرتے ہو؟ گرمی بڑی ہے۔ جائو یہاں سے۔ صاحب آتے ہوں گے۔ ناراض ہوں گے خواہ مخواہ۔" چوکیدار نے اب کی بار کچھ لجاجت سے، مصالحت آمیز انداز میں اسے سمجھایا۔

"میں یہیں کھڑا رہوں گا۔ یہیں پر انتظار کروں گا۔ مجھے عالم بخت سے ملے بغیر واپس نہیں پلٹنا۔" اس نے دوٹوک انداز میں کہا تھا اور جم کر وہیں گیٹ کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔

"ارے تم۔۔۔" ہارن کی تیز آواز پر چوکیدار بولتے بولتے ایک دم چونکا تھا۔ پھر مستعدی سے گیٹ کھول دیا تھا۔ سیاہ رنگ کی لینڈ کروز گیٹ سے اندر داخل ہوتی پورچ میں آ کر رک گئی تھی۔

وہ بے اختیار چونکا۔ گیٹ کھلا پا کر وہ چوکیدار کے بند کرنے سے پہلے ہی اندر گھس آیا تھا۔

"تم اندر کیسے۔۔۔" گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر واپس مڑتے ہوئے چوکیدار اسے کھڑا دیکھ کر دبا دبا چیخا تھا۔ وہ جواب دینے کی بجائے اس شخص کو دیکھتا رہا تھا جو گاڑی سے نکل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے سیاہ جوتے کتنے چمکدار تھے۔ڈیزائنر تھری پیس سوٹ پہنے وہ شخص کتنا باوقار لگ رہا تھا۔اس کے سرخ وسفید چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جو اس کی شخصیت کو مزید متاثر کن بناتی تھی۔دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سگار دبائے وہ دوسرے ہاتھ سے ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرتا آگے بڑھا تھا اور اس سے دو قدم کے فاصلے پر آکر رک گیا تھا۔اس کی آنکھیں گہری اور پراسرار تھیں۔سرخی مائل سیاہ آنکھیں جن میں ایک عجیب سا تاثر تھا جو سامنے والے کو مرعوب کر دیتا تھا۔ہونٹ سگار پینے کی وجہ سے ہلکے سیاہ لگتے تھے۔اس کے بالوں کا رنگ گرے تھا جو اس کی شخصیت کو مزید سحر انگیز بناتا تھا۔اس کے کلون اور سگار کی ملی جلی خوشبو سارے میں پھیل گئی تھی۔

"تم جائو۔۔۔"اس شخص نے ہاتھ کے اشارے سے چوکیدار کو ہٹنے کا کہا تھا۔اس نے ایک لمحے کے لیے بھی نظریں سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں سے نہیں ہٹائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت گہری نظروں سے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"سلام۔۔۔تان سین۔۔۔ایک عام انسان۔"اس نے مسکراتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنا تعارف دیا تھا۔

"عام انسان؟" گرے بالوں اور سیاہ آنکھوں والے شخص نے محفوظ ہونے والے انداز میں اسے دیکھا تھا۔اس کی نگاہوں میں شناسائی کا عنصر تھا۔ جیسے وہ اسے پہچان گیا تھا۔

"عام ہی ہوں۔"تان سین مسکرایا۔"انسان عام ہی ہوتے ہیں۔"کندھے ڈھیلے چھوڑ کر وہ خود سے کئی فٹ لمبے آدمی کو دیکھتا رہا تھا جس کر گردن میں کبھی خم نہیں آتا تھا۔کچھ لوگوں کے بالوں میں سفیدی آجاتی ہے، چہرے پر جھریاں آجاتی ہیں مگر ان کی اٹھی ہوئی گردن میں کبھی خم نہیں آتا۔وہ ہمیشہ کسی تناور درخت کی مانند کھڑے رہتے ہیں۔وہ کبھی نہیں جھکتے۔

"عام انسان کیسے ہوتے ہیں؟" سگار کا کش لیتے ہوئے گرے بالوں والے شخص نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔دھواں اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ایک لمحے کے لیے منظر دھندلا ہوا تھا۔

"میرے جیسے اور تمہارے جیسے، عالم بخت۔"تان سین نے جتانے والے انداز میں اس کے نام پر زور دیا۔"تم اور میں۔۔۔"سگار کا دھواں چھٹ گیا تھا۔اس نے انگلی سے پہلے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا پھر عالم بخت کی طرف۔"۔۔۔ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔اور مٹی بس "مٹی" ہوتی ہے۔اس کی جگہ خاک برابر ہوتی ہے۔قدموں تلے۔کیا تم اب مانتے ہو کہ میرا اور تمہارا وجود کتنا عام سا ہے؟"تان سین نے چبھتی مسکراہٹ کے ساتھ جتانے والے انداز میں پوچھا تھا۔عالم بخت نے چند ثانیے خاموشی سے اسے دیکھا پھر مسکرائے اور نفی میں گردن ہلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ہم دونوں برابر نہیں ہیں۔ میں عام نہیں ہوں۔ میرا وجود اتنا عام نہیں ہے۔" عالم بخت کے لہجے میں غرور بول رہا تھا۔ "میں جانتا ہوں اتنے سالوں بعد تم لوٹے ہو تو تمہیں میری ضرورت ہے۔" وہ اب نخوت بھرے لہجے میں جتا رہے تھے۔ "میں جانتا ہوں تم آج یہاں پھر کچھ مانگنے آئے ہو۔" کیسا طنزیہ انداز تھا۔ کیسا غرور تھا۔ کیسی حقارت تھی ان کی آنکھوں میں۔ تان سین کو اپنی عزت نفس مجروح ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اسے ایک بار پھر اس شخص کے سامنے کھڑے ہو کر مانگتے ہوئے ذلت کا احساس ہوا تھا۔

"مانگو پھر۔۔۔ کیا چاہیے؟" کیسا شاہانہ انداز تھا۔ کیسا تکبر تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ شخص اسے جتا رہا ہو کہ دیکھو تم آج بھی میرے محتاج ہو۔

"میں وہ واپس لینے آیا ہوں جو کھو گیا ہے۔" تان سین کا لہجہ عجیب سا ہوا تھا۔ اس نے ایک تیز نظر اس شخص کے پیچھے کھڑے بلند و بالا عالیشان محل پر ڈالی تھی۔

"اسی سفید محل میں۔۔۔ اس رات میں نے وہ چیز گنوادی تھی۔ مجھے وہ واپس چاہیے۔" تان سین کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ سگار کا کش لیتے لیتے عالم بخت نے بے حد چونک کر اسے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آگ تھی جو اس محل نما گھر کو جلا کر راکھ کر دینے کو تیار تھی اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس کی لپیٹوں میں ایک لمحے کے لیے عالم بخت کو اپنا وجود بھی آتا ہوا محسوس ہوا تھا۔بے اختیار انہوں نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟ صاف صاف کہو۔مجھے وقت ضائع کرنے سے نفرت ہے۔" عالم بخت نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

"میں صاف صاف کہہ چکا ہوں۔مجھے وہ واپس چاہیے جو مجھ سے لوٹا گیا تھا۔ "

"کیا چاہیے تمہیں؟ ہے کیا تمہارے پاس؟" عالم بخت نے تنفر سے اسے دیکھا۔"آخر کیا لٹایا ہے تم نے؟" ناگواری سے بولتے ہوئے وہ سیخ پا ہو رہے تھے۔

"عزت۔۔۔"تان سین کے منہ سے نکلتے الفاظ سن کر عالم بخت اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے۔

"عزت لٹائی ہے۔اپنی سب سے قیمتی چیز۔۔۔"تان سین کی آواز قدرے بلند ہوئی تھی۔

"اسی سفید محل کے در و دیوار میں ایک سیاہ رات میں۔۔۔مجھے یہاں سے دربدر ہونا پڑا تھا۔" تان سین کے لہجے میں جھلسا دینے والی آگ تھی۔آنکھیں بہت کچھ جتا رہی تھی۔لہجہ بہت کچھ بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے وہی واپس چاہیے، عالم بخت۔" اس بار اس کی آواز میں کوئی لرزش نہیں تھی۔ کوئی ڈر نہیں تھا۔ کوئی خوف نہیں تھا۔

"عزت کے بدلے عزت۔۔۔۔ جان کے بدلے جان۔"

عالم بخت نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ ایک حقیر انسان ان کے سامنے کھڑا انہیں دھمکی دے رہا تھا۔ ان کی انا پر چوٹ پڑی تھی۔

"تم کس عزت کی بات کر رہے ہو؟" وہ غرائے تھے۔ "ہم یہ معاملہ بہت پہلے حل کر چکے ہیں۔ تم عہد کر چکے تھے کہ تم کبھی واپس نہیں لوٹو گے۔" عالم بخت اب شدید غصہ سے کانپ رہے تھے۔ "ماضی دفن ہو چکا ہے۔"

"ماضی کبھی ہمیشہ دفن نہیں رہتا۔ یہ ایک نا ایک دن آپ کے سامنے ضرور آتا ہے۔" تان سین نے سنجیدگی سے باور کروایا۔

"گناہ دفن کرنے سے مٹ نہیں جایا کرتے۔" عالم بخت کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ آنکھوں میں سرخی تیر گئی تھی۔ لب بھینچے وہ بمشکل غصہ کنڑول کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر تم اپنے گناہ بھی یاد رکھو۔جو تم نے کیا ہے تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں بھول گیا ہوں؟جو تم نے مجھ سے چھینا وہ میرا۔۔۔"

"میں واپس لوٹنے کے لیے ہر سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے اپنی بیٹی کو بچانا ہے۔مجھے پیسے چاہیے۔مجھے اسے۔۔۔"اس کی بات عالم بخت نے ہاتھ اٹھا کر تلخی سے کاٹ دی تھی۔"مجھے اس وقت بہت ضروری کام ہے۔میرے پاس وقت نہیں ہے۔تمہارے ساتھ میں سالوں پہلے سارے حساب کتاب کر چکا ہوں۔مزید کہنے سننے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔تم یہاں سے جا سکتے ہو۔ تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"اس کا کندھا تھپتھپا کر عالم بخت اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ایک نظر دور کھڑے چوکیدار کو اشارہ کیا جو آنکھوں میں ہی ان کا حکم پڑھ کر بھاگا چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کانٹوں پر چل کر آیا ہوں۔مجھے مرہم کی ضرورت ہے۔مجھے خالی ہاتھ مت لوٹائو۔"تان سین نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔ عالم بخت کے بڑھتے قدم زنجیر ہوئے تھے۔وہ ٹھٹھک کر پلٹے پھر ٹھہر کر اسے دیکھا۔وہ بے بسی سے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

"واپس لوٹ جائو۔اس جگہ سے تمہیں کوئی مرہم ملے گا نا مسیحا۔"سنگدلی سے کہہ کر وہ اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔"تان سین چلایا تھا۔"میں تم سے بھیک مانگ رہا ہوں۔اپنے لیے نہیں۔اپنی بیٹی کے لیے۔رحم کرو۔عالم بخت تمہارے۔۔۔"وہ بری طرح چلاتا رہا تھا۔

چوکیدار نے اسے زبردستی کھینچ کر باہر نکال دیا تھا۔دروازہ اپنے منہ پر بند ہونے سے پہلے اس نے گاڑی میں سے کسی اجنبی کو نکلتے دیکھا تھا۔اور پھر دروازہ اس پر بند ہو گیا تھا۔

اسے ایک بار پھر یہاں سے بے عزت کر کے نکال دیا گیا تھا۔

"تم نے سب کچھ گنوا دیا ہے،تان سین۔"وہ خالی خالی نظروں سے ارد گرد دیکھتا ہوا سڑک کے بیچوں بیچ اس محل کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

"پستیوں میں گرے انسان کی خواہش فلک کی بلندیوں کو چھونے کے سوا کچھ بھی نہیں۔"وہ گردن اٹھائے اس عالیشان محل کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اس ذلت سے نکال دے۔اے بلندیوں کے رب!"فلک سے خاک اور پھر خاک سے فلک تک اس کی نگاہوں نے بار بار سفر کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ واپسی کے رستے پر قدم رکھنے لگا تھا۔اسے واپس جانا تھا۔اسے دیر نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"سنیں۔۔۔"اس کے قدم ایک بھاری اور خوبصورت مردانہ آواز نے زنجیر کیے تھے۔وہ چونک کر پلٹا۔ایش وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ایک خوبصورت چہرے والا نوجوان اس کے سامنے کھڑا تھا۔اس کے ہلکے بھورے بال کندھوں تک آتے تھے جنہیں اس نے پونی میں باندھ رکھا تھا۔چہرے کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔اس کا قد کافی لمبا تھا۔تان سین گردن اٹھا کر اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھیں بے حد سحر انگیز تھیں۔سورج کی تیز چمکتی روشنی میں اسے اس کی بادامی آنکھیں شہد رنگ محسوس ہوئی تھیں۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔بہت ملائمت تھی اس کے انداز میں۔چہرے پر اپنائیت تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔تم کون ہو؟"تان سین کو لگا اس نے یہ آنکھیں پہلے کہیں دیکھی ہیں۔اسے لگا جیسے اس کا اس لڑکے سے شناسائی کا رشتہ تھا۔کوئی بھولا بسرا سا رشتہ۔

"میں حدید ہوں۔"اس نے اپنا نام بتایا۔

"حدید۔۔۔"تان سین نے اس کا نام زیر لب دہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ ٹھیک ہیں نا؟ میں نے ابھی آپ کو دیکھا۔۔۔"اس نے ایک دم بات ادھوری چھوڑ دی۔ تان سین سمجھ گیا۔یہ وہی نوجوان تھا جسے گیٹ بند ہونے سے پہلے اس نے گاڑی سے نکلتے دیکھا تھا۔

"میں ایک کال پر تھا۔مجھے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔پھر میں نے چوکیدار کو دیکھا۔وہ آپ کو باہر نکال رہا تھا۔میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ ٹھیک ہیں؟اگر کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھے ۔۔۔"وہ کچھ شرمندگی سے معذرت خواہانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔اس کا لہجہ اور بات کرنے کا انداز کتنا مہذب تھا۔

"یہ پہلی بار تو نہیں تھا بیٹا۔"تان سین گہری سانس لے کر مسکرایا۔"امیروں کے گھر سے غریب کو یونہی دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔"وہ چند لمحے کچھ بول نہیں سکا تھا۔

اسے خاموش کھڑے دیکھ کر تان سین نے قدم اٹھانے شروع کیے تھے۔وہ اس کے ہمقدم ہونے لگا تھا۔

"غربت بڑی ذلت آمیز شے ہے۔یہ انسان کو کتا بنا دیتی ہے۔"نیلی آنکھوں والا بوڑھا چلتے چلتے ٹھہر گیا تھا۔وہ بھی ٹھہر گیا۔وہ چند پل اسے دیکھتا رہا پھر مسکرایا، کندھے پر تھپکی دی اور بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری غربت نے مجھے کتا بنا کر اس شخص کے پیر چاٹنے پر مجبور کر دیا ہے جس نے میری پگڑی کو اپنے قدموں تلے روندا تھا۔" بوڑھا بولتے بولتے ہانپ گیا تھا۔اس میں کھڑا ہونے کی ہمت نہیں تھی۔وہ سڑک کنارے بیٹھ گیا تھا۔وہ بہت دھیمے سے اس کے ساتھ آن بیٹھا تھا۔ بالکل اس کے برابر۔اس نے پرواہ نہیں کی تھی کہ اس کے قیمتی کپڑوں پر مٹی لگ جائے گی۔اس نے یہ بھی پرواہ نہیں کی تھی کہ ارد گرد سے گزرتے لوگ اسے فٹ پاتھ پر ایک مفلس بوڑھے کے ساتھ بیٹھے دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے۔

"میں غریب ہوں۔بدنصیب ہوں۔آج بھکاری بھی بن گیا ہوں۔" بوڑھا آدمی ہنسا تھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔چہرے پر لکھا تھا سب کچھ گنوا دیا۔

"مجھے معلوم ہے مجھے یہ سزا کیوں مل رہی ہے۔میں جانتا ہوں مگر۔۔۔مگر مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ اگر اسے پتہ چلا تو وہ مجھے کیا سزا دے گی۔۔۔مجھے اس کی آنکھیں ڈراتی ہیں۔ سرخ آنکھیں۔جن میں اذیت کی بے پناہ داستان رقم ہے۔" وہ خلاؤں میں گھورتا میکانکی انداز میں کہتا جا رہا تھا۔اس کے جملے بے ربط تھے۔وہ بار بار سانس لینے کے لیے رکتا تھا۔پھر ہمت جمع کر کے بولتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گھر پر میری بیٹی ہے۔وہ بیمار ہے۔بھوکی ہے۔وہ میری زندگی ہے۔اور وہ مر جائے گی۔میں اسے بچا نہیں سکتا۔میں اسے پہلے بھی نہیں بچا پایا تھا۔اب بھی نہیں بچا پاؤں گا۔"اس کی آنکھوں میں نمی اب پانی بن کر گالوں پر پھسلتی جا رہی تھی۔

یہ پسینہ تھا۔آنسو نہیں تھے۔آنسو نہیں ہو سکتے تھے۔مگر وہ آنسو ہی تھے۔بے بسی کے آنسو۔

"جانتے ہو حدید۔۔۔"تان سین نے سڑک پر گزرتی گاڑیوں پر نظریں جمائے کہا تھا۔"غربت سے زیادہ ذلت آمیز شے کیا ہوتی ہے؟"وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ بوڑھے آدمی کو اس وقت ایک سامع درکار تھا۔

"محتاجی۔۔۔"تان سین نے سر سے پگڑی اتار دی تھی۔اس کے سفید بال چاندی کی مانند دھوپ میں چمک رہے تھے۔"محتاجی انسان کو بھیک مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔غریب ہونا کوئی عیب نہیں۔مگر بھکاری ہونا ذلت ہے۔یہ عزتِ نفس کو روند ڈالتا ہے۔پھر کچھ باقی نہیں بچتا۔" وہ کہتا جا رہا تھا۔اس کی آواز ہانپ رہی تھی۔اس کی نیلی آنکھوں میں پانی جمع ہوتا جا رہا تھا۔

"ایک مرد کے لیے اس سے بڑی تذلیل کیا ہو گی کہ اسے انسانوں سے مانگنا پڑے؟"تان سین نے آنکھوں میں آیا پانی اس بار صاف نہیں کیا تھا۔اس نے آنسو بہنے دیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے ساری زندگی میں صرف عزت کمائی تھی۔وہ بھی مٹی میں مل گئی۔کاش میں نے دولت کمالی ہوتی۔ناجائز طریقے سے ہی سہی۔مجھے کم سے کم یوں رسوانا ہونا پڑتا۔"اس کے ملال زدہ چہرے پر اذیت رقم تھی۔وہ اپنی زندگی میں سب کچھ ہار گیا تھا۔

"کیا تم سمجھ سکتے ہو کیسا محسوس ہوتا ہے جب انسان کے پاس سر چھپانے کے لیے کوئی ٹھکانہ نا ہو،جب اس کے پاس پیٹ کا ایندھن بھرنے کا کوئی سامان نا ہو،جب اس کے جیب میں پیسے نا ہوں اور اس کی اولاد گھر پر بھوکی بیٹھی اپنے باپ کی راہ دیکھ رہی ہو۔۔۔کیا تم سمجھ سکتے ہو؟"وہ چپ چاپ اسے بولتا ہوا دیکھ رہا تھا۔وہ بے ربطہ جملوں کے درمیان سسکتے ہوئے کہتا جارہا تھا۔اس کی آنکھوں میں بار بار پانی بھرنے لگتا تھا۔

"ایک گناہ۔۔۔بس ایک گناہ۔۔۔میری ہزار نیکیوں کے بعد بھی وہ مٹ نہیں سکا۔اس ایک گناہ کو خدا نے معاف نہیں کیا۔وہ میرے پیچھے ہے۔بار بار آتا ہے۔مجھے ڈراتا ہے۔میرے خدا میں کہاں جائوں؟"اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔وہ بے بسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا گناہ کبھی معاف نہیں ہو گا۔۔۔میرا گناہ کبھی نہیں مٹ پائے گا۔۔۔"وہ بار بار یہ جملے دہرا رہا تھا۔حدید نے اس سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس نے ایسا کون سا گناہ کیا تھا۔وہ اس وقت اسے بولنے دینا چاہتا تھا۔یہ سوال کرنے کا وقت نہیں تھا۔

"کیا تم جانتے ہو کیسا محسوس ہوتا ہے جب زندگی انسان کو موت مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے؟کیا تم جانتے ہو کیسا محسوس ہوتا ہے جب انسان کو یہ معلوم نا ہو کہ وہ کہاں جائے،کیا کرے،کس سے مدد مانگے؟"تان سین نے سر اٹھا کر حدید کو دیکھا تھا۔وہ خاموشی سے اسی طرح سر جھکائے اس کے ساتھ فٹ پاتھ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سوال پر اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تھا مگر جواب نہیں دے پایا تھا۔

"خدا کی قسم!لوگ نہیں سمجھتے۔تم لوگ مجھے نہیں سمجھتے۔تم لوگ نہیں جانتے کہ میرا دکھ کیا ہے۔میں کیسے دن رات تڑپتا ہوں۔کیا تمہیں معلوم ہے کیسا محسوس ہوتا ہے جب انسان پر سب دروازے بند کر دیے جائیں؟"

تان سین بولتے بولتے تھک گیا تھا۔حدید نے اس کی خاموشی پہ بغور اسے دیکھا پھر گہری سانس لے کر بولنے کے لیے الفاظ جمع کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نہیں جانتا مگر۔۔۔" وہ ٹھہرا پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ "آپ میرے پاس آسکتے ہیں۔" چہرے پر نرم مسکراہٹ تھی۔

"میں آپ کی مدد کروں گا۔" وہ دھیمے لہجے میں خوب صورتی سے بول رہا تھا۔ "مجھے بتائیں ۔۔۔" وہ اب پوچھ رہا تھا۔

"آپ یہاں کیوں آئے تھے؟"

"میں یہاں۔۔۔" تان سین کہتے کہتے ہچکچایا۔ تذبذب سے اسے دیکھا۔ "عالم بخت سے ملنے آیا تھا۔ مجبوری میں آیا تھا۔۔۔۔ مجھے اس کی مدد چاہیے تھی۔ بھیک نہیں مانگنا چاہتا تھا۔ مگر۔۔ مگر ۔۔۔ مجھے کام چاہیے۔۔ میری بیٹی۔۔۔۔" اس کے الفاظ بار بار لڑکھڑا رہے تھے۔

"آپ کی بیٹی پڑھتی ہے؟" اس نے آسان سوال کیا۔

"ہاں۔۔۔ اس نے ایف ایس سی میں ٹاپ کیا تھا۔" اس کے چہرے پر فخر تھا۔ بوڑھی آنکھوں میں ابھی بھی نمی چمک رہی تھی۔ "پھر میں اسے مزید پڑھا نہیں سکا۔" آنسو ٹوٹ کر اس کے جھریوں زدہ چہرے پر پھسلتا چلا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا میں اسے جاب دلوادوں؟" حدید نے ایک دم کہا تھا۔وہ حیرت زدہ رہ گیا۔نیلی آنکھوں میں واضح ناسمجھی تھی۔

"جاب؟۔۔۔میری بیٹی میرے ہوتے ہوئے۔۔۔نہیں۔۔۔۔وہ کیوں۔۔۔"

"آپ کی بیٹی اپنے لیے جاب کرے گی۔خود کو مضبوط بنانے کے لیے۔تاکہ اسے دوسروں کے سامنے کبھی ہاتھ نا پھیلانے پڑیں۔۔۔آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات؟یہ اس کی بقا کے لیے ضروری ہے۔"وہ دھیمے لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔تان سین خاموشی سے سنتا رہا تھا۔

"مگر۔۔۔"اس کے الفاظ لبوں میں رہ گئے تھے ل حدید کہہ رہا تھا۔"آپ کی بیٹی کی جاب کی بات میں کرلوں گا۔آپ اس کا یونیورسٹی میں داخلہ کروادیں۔وہ ساتھ ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھے گی۔اور رہی بات آپ کی تو میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔"وہ بڑی سہولت سے کہتا جارہا تھا۔"آپ میرے لیے کام کر سکتے ہیں۔میں یہاں نہیں رہتا۔مجھے ایک خانساماں کی ضرورت ہے۔آپ کو کھانا بنانا آتا ہے نا؟"وہ بڑی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔تان سین نے اثبات میں گردن ہلائی۔"ہاں۔۔۔میں ساری عمر یہی کام کرتا رہا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔آپ کل ہی میرے پاس آجائیے گا۔آپ چاہیں تو میرے گھر کے سرونٹ کوارٹر میں بھی رہ سکتے ہیں۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"اس نے کتنی آسانی سے سارے مسئلے سلجھا دیے تھے۔تان سین کے پاس اس سے کچھ کہنے یا پوچھنے کے لیے الفاظ تک نہیں رہے تھے۔

"آپ کے سارے مسئلے حل ہو چکے ہیں۔"وہ مسکرایا اور تان سین کے بے یقین چہرے کو دیکھا۔

"فکر مت کریں۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔آپ کی بیٹی پڑھے گی بھی اور کمائے گی بھی۔میں آپ کو تنخواہ دوں گا۔"وہ اس کے چہرے پر لکھے جملے پڑھ سکتا تھا۔

"تم ایسا کیوں کرو گے؟"تان سین نے شک کی نگاہ سے اسے دیکھا۔"اتنی مہربانی کیوں؟"وہ ہنس دیا تھا۔اس کی ہنسی کتنی شفاف اور خوبصورت تھی۔

"مجھے عادت ہے۔"وہ ہولے سے مسکرایا۔"مرہم رکھنے کی۔مسیحا بننے کی۔میں نے خود زخم کھائے ہیں۔میں اندازہ کر سکتا ہوں کہ جب ان دیکھے زخموں سے خون رستا ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔"تان سین کو اس کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہراتا ہوا دکھائی دیا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ پھر سے ہشاش بشاش مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ میرا کارڈ رکھ لیں۔ویسے آپ کا نام تو میں نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔"کارڈ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے حدید نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"تان سین۔۔۔"نیلی آنکھوں والا بوڑھا مسکرایا تھا۔کارڈ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

"سید محمد حدید عالم۔۔۔سائیکاٹرسٹ،سائیکالوجیکل ایکسپرٹ۔"تان سین نے کارڈ پر تحریر اس کا نام پڑھا۔

"تم۔۔۔عالم بخت کے بیٹے ہو؟"تان سین نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

"اہہ۔۔جی۔"اس نے گردن کو جنبش دی۔تان سین ہل بھی نا پایا تھا۔وہ عالم بخت کا بیٹا تھا؟ مگر۔۔۔کیسے۔۔۔اور وہ۔۔۔کس شخص کا بیٹا تھا۔۔۔اور کتنا مختلف تھا وہ۔

"تم خدا کی طرف سے آیا ہوا فرشتہ ہو۔"تان سین نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔وہ مسکرایا۔ نرمی سے تان سین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں میں ایک انسان ہوں۔اور انسان ہی انسانوں کی مدد کیا کرتے ہیں۔"اس کے لہجے میں کوئی غرور نہیں تھا۔وہ کتناhumbleسا تھا۔ تان سین کی آنکھیں تشکر کے جزبات سے نم ہوئی تھیں۔

"اگر فرعون کے گھر موسی پل سکتا تھا تو عالم بخت کے گھر میں حدید کا پیدا ہونا بھلا عجیب تھا؟"

تان سین نے اس پل اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

"ہو واز دیٹ اولڈ مین، بابا؟"رات کو ڈنر ٹیبل پر اس نے بڑے نارمل انداز میں پوچھا تھا۔

چاولوں کا چمچ منہ تک لے کر جاتے جاتے عالم بخت کا ہاتھ تھما تھا۔اس کے ساتھ ساتھ ان کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات پھیلے تھے۔

"کون؟ کس کی بات کر رہے ہو؟"عالم بخت نے چمچ پلیٹ میں رکھ دیا تھا۔

"وہی جو آج دوپہر میں آیا تھا۔ چوکیدار نے آپ کے آرڈر پر اسے دھکے دے کر باہر نکالا تھا۔" کھیر امنہ میں ڈالتے ہوئے وہ بڑی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ ہمدان عالم بھی اس کی بات پر چونکے تھے۔ انہیں اس سارے قصے کی کوئی خبر نہیں تھی۔

"کون آیا تھا؟" ہمدان عالم نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کوئی بوڑھا آدمی تھا۔ بابا نے اسے دھکے دے کر نکلوا دیا۔" اس کے لہجے میں ایک عجیب سی چبھن محسوس ہوئی تھی عالم بخت کو۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔" انہوں نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے شانے اچکائے اور واپس کھانے کی طرف متوجہ ہوگئے۔ وہ اس وقت صرف خاموشی سے ڈنر کرنا چاہتے تھے مگر اس کے سوال ختم نہیں ہوئے تھے۔

"اچھا۔" وہ دھیرے سے ہنسا۔ "تان سین کو نہیں جانتے آپ؟" ڈنر ٹیبل پر اچانک خاموشی چھا گئی تھی۔ اس کے عجیب سے انداز میں کیے گئے سوال پر عالم بخت کے ساتھ ساتھ ہمدان عالم بھی ٹھٹھکے تھے۔ ان کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا۔ ڈنر ٹیبل پر عجیب سی ٹینشن پھیل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کسی تان سین کو نہیں جانتا۔" نیپکن میز پر اچھالتے ہوئے انہوں نے ترشی سے کہا۔ زرد بتیوں کی روشنی میں ان کے چہرے پر چھایا غصہ اس کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اس نام سے آپ کو کچھ ایسا یاد آگیا ہے جو کوئی اچھی بات نہیں ہے، سمتھنگ لائک bitter memory آ،ایم آئی رائٹ؟" اس نے جیسے اندازہ لگایا۔ پھر سوالیہ نظروں سے عالم بخت کو دیکھا۔ "ایزاف سمتھنگ بیڈ ہی ڈڈ ٹو یو اور سمتھنگ۔۔۔" یو" ڈڈ ٹو ہم۔۔۔"

اس نے محتاط انداز میں ان کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔ وہ حسب توقع بھڑک اٹھے تھے۔ ان کا وجود انگاروں پر جلنے لگا تھا۔

"حدید۔۔۔" ہمدان نے تنبیہی انداز میں اسے پکارا۔

"سوری ہمدان صاحب۔" وہ تلخی سے مسکرایا۔ "شاید میں نے کچھ غلط پوچھ لیا۔" اس کے طنزیہ انداز پر ہمدان خاموش ہو گئے تھے۔ وہ اسے کہہ بھی کیا سکتے تھے؟

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا؟" عالم بخت نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا۔ "کیا کیا ہے میں نے اس کے ساتھ، تم وضاحت دو گے؟" ان کے لہجے اور انداز میں ناگواری تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تو آپ ہی جانتے ہوں گے۔" اس نے کندھے اچکائے۔ عالم بخت کے تنے ہوئے چہرے کے برعکس وہ خاصہ پرسکون تھا۔

"بہتر ہو گا کہ تم یہاں رہتے ہوئے اپنے کام پر دھیان دو۔ تم کل ہاسپٹل جا رہے ہو نا؟" عالم بخت نے بات بدل دی تھی۔ اس نے بہت غور سے ان کے چہرے کے تاثرات نوٹ کیے تھے۔ وہ یقیناً موضوع سے اسے ہٹانا چاہ رہے تھے۔

"میں یہاں نہیں رہوں گا۔" اس کے جملے نے عالم بخت کے ساتھ ساتھ ہمدان کو بھی چونکایا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" ہمدان ناسمجھی سے بولے۔

"مطلب میں یہاں نہیں رہوں گا۔ میں یہاں خود نہیں آیا۔ آج بھی آپ زبردستی لے کر آئے ہیں۔" حدید نے چبھتے لہجے میں کہتے ہوئے عالم بخت کو دیکھا تھا۔

"میں وہیں رہوں گا۔ جہاں ہمیشہ رہتا آیا ہوں۔ اپنی ماں کے پاس۔" اس بار اس نے کچھ جتانے والے انداز میں ہمدان کو دیکھا تھا۔ وہ نظریں چرا گئے تھے۔

"تم یہیں رہو گے۔" عالم بخت نے حکم دینے والے انداز میں کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نو۔۔"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔"میری ماں کے لیے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں یہاں کیوں رہوں؟"وہ تلخی سے کہتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا۔عالم بخت اسے دیکھتے رہ گئے تھے۔ وہ کتنا بڑا ہو گیا تھا۔پہلے سے کتنا بدل گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔تم جائو۔"ہمدان نے ایک دم کہا تھا۔"ہم تمہیں زبردستی یہاں نہیں رکھ سکتے۔"ان کے لہجے میں افسردگی تھی۔

"جی بالکل۔۔۔"سینے پر بازو لپیٹ کر وہ مسکرایا تھا۔"اب میں وہ بچہ نہیں رہا۔"انداز میں چبھن تھی۔"اب آپ مجھے باندھ کر کسی قید خانہ میں نہیں رکھ سکتے۔"جتانے والی ایک نظر ڈنر ٹیبل پر بیٹھے دونوں افراد پر ڈالتا ہوا وہ میز سے اپنی کار کی چابیاں اٹھا کر لائونج کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے لیے ابوہریرہ کافی ہے۔"دروازہ کھولنے سے پہلے وہ پلٹ کر بولا تھا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔ڈنر ٹیبل پر موت کا سکوت چھا گیا تھا۔

"تان سین واپس کیوں آیا ہے؟"ہمدان نے ہی اس خاموشی کو توڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم۔ پتہ کرواتا ہوں۔ یہ پھر کوئی مسئلہ ناپیدا کردے۔" عالم بخت بیزاری سے بولے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن حدید۔۔۔" ہمدان متذبذب ہوئے۔

"اسے میں دیکھ لوں گا۔ وہ کل کا بچہ میرے سامنے انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ اسے یہیں رہنا ہوگا۔"

"ہم اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ وہ اب بڑا ہو چکا ہے۔ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ ہی رہے گا۔" ہمدان اس کی ضد کو جانتے تھے۔ انہیں معلوم تھا وہ اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ وہ کبھی ان کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں ہونے والا تھا۔

"وہ یہیں آئے گا۔ کب تک بندھا رہے گا اپنی ماں کے پلو سے۔"

"لیکن۔۔۔" ہمدان کی بات عالم بخت نے بیچ میں کاٹی تھی۔

"کھانا کھائو۔" ہمدان نے ایک خاموش شکوہ کناں نظر اپنے باپ پر ڈالی تھی۔ پھر بے دلی سے کھانا کھانے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹک ٹک۔۔۔" دروازے پر ہوتی دستک کی آواز نے کمرے میں بیٹھے شخص کی مصروفیت میں خلل ڈالا تھا۔وہ اپنی کرسی پر سر جھکائے بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔

"کم ان۔۔۔" اس کی مصروف سی آواز اندر سے سنائی دی تھی۔وہ چند پل دروازے پر کھڑے کھڑے گہری سانسیں لیتا رہا پھر لب کچلتے ہوئے اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے اندر کی طرف دھکیل دیا۔اے سی کی ٹھنڈک اور اس کے کلون کی ملی جلی خوشبو کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھانے لگا تھا۔اس کے قدموں کی چاپ پر بھی کمرے میں بیٹھے شخص کے انہماک میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر دو انگلیوں کی پشت سے میز بجائی تھی۔"آپ بزی ہیں ڈاکٹر ابوہریرہ؟"

"اوہ۔۔۔" کرسی پر بیٹھا شخص اس کی آواز پر متوجہ ہوا تھا۔بے اختیار چونک کر اس نے فائل سے سر اٹھایا تھا۔گلاسز سے جھانکتی جیٹ بلیک آنکھوں میں خوشگوار سی حیرت ابھری تھی اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔

"ارے آئو حدید۔۔۔"اس کے چہرے پر اپنائیت بھری مسکراہٹ تھی۔اسے حقیقتاً اسے اپنے آفس میں دیکھ کر خوشی ہوئی تھی۔وہ دونوں ایک ہی ہاسپٹل کے الگ الگ ڈیپارٹمنٹ میں جاب کرتے تھے۔ان کا آمنا سامنا بہت کم ہوتا تھا۔وہ بہت کم بذات خود اس سے ملنے آتا تھا۔ حدید کا اس سے رشتہ جتنا قریبی تھا تعلق اتنا ہی لیا دیا سا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر تھے۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے بھائی۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آپ بزی تو نہیں؟"اس کے فارمل سے انداز پر اس نے نفی میں گردن ہلائی اور اپنے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں نہیں۔۔۔بیٹھو۔"وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کافی لوگے یا چائے؟"انٹر کام کا ریسیور اٹھاتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔

"کافی۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا تھا۔انٹر کام پر کافی لانے کا آرڈر دے کر اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا چل رہا ہے آج کل؟"ابوہریرہ نے ہی کمرے میں چھائی خاموشی توڑ کر بات کا آغاز کیا تھا۔کمرے میں چھائی بوجھل سی خاموشی اسے اچھی نہیں لگی تھی۔

"بس وہی ہاسپٹل اور ہر روز نئے کیس۔"وہ تھکان سے مسکرایا۔اس کے چہرے پر واضح تھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے۔ابوہریرہ نے غور سے اس کے چہرے پر چھائی پژمردگی دیکھی تھی۔

"اگر کبھی تھک جاؤ تو ٹھہر جانا۔کبھی کبھی تھکان انسان کی سانسیں کھینچنے لگتی ہے۔ان لمحوں میں ٹھہر کر سانس بحال کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ انسان میں مزید قدم اٹھانے کی ہمت باقی نہیں رہتی۔"اس نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھایا۔اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"ٹھہر جانے سے بھی سانسیں "بحال"ہی ہوتی ہیں۔ان میں اضافہ نہیں ہوتا۔سانسیں تو "گن"کر عطا کی گئی شے ہے۔یہ اپنے وقت پر ہی پوری ہوتی ہیں۔"اس نے کندھے اچکا کر فلسفیانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"ویل سیڈ۔۔۔"کمرے پر دستک ہوئی تھی۔کافی آچکی تھی۔ان دونوں کے سامنے ٹیبل پر کافی کے بھاپ اڑاتے کپ رکھنے کے بعد پیون چلا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی مسئلہ ہے، حدید؟" کمرے میں کافی کی مہک پھیل گئی تھی۔وہ کپ سے اٹھتی بھاپ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔اس کی محویت ابوہریرہ کے سوال نے توڑی تھی۔

"نہیں۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔"مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ایک سوال ہے۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"پوچھو۔۔۔" ابوہریرہ نے اسے لب کچلتے دیکھا۔یہ اس کی عادت تھی۔وہ جب کسی بات پر کنفیوزڈ ہوتا تھا تو یونہی لب کچلتا تھا۔

"میں چھ سال پہلے یہاں آیا تھا آپ کے پاس۔۔۔" اس نے کافی کا مگ اٹھالیا تھا۔وہ مگ کے کناروں پر انگلی پھیرتا ہوا بول رہا تھا۔"میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا تھا۔۔۔اس روز۔۔۔" اس کا انداز عجیب تھا۔آنکھیں اس نے ابوہریرہ کے چہرے سے نہیں ہٹائی تھیں۔"آپ نے مجھے تب بھی میرے سوالوں کے جواب نہیں دیے تھے۔میں انیس سال کا لڑکا تھا اس وقت۔مگر نا سمجھ بچہ نہیں تھا۔" اس نے کافی کا گھونٹ بھرا۔کافی گرم تھی۔کافی کی کڑواہٹ اس کے اندر تک پھیلتی چلی گئی تھی۔

"میں آج پھر آپ سے اپنے سوالوں کے جواب مانگنے آیا ہوں۔آج میں پچیس سال کا مرد ہوں۔آج آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔آج یہ مت کہیے گا" حدید تمہاری عمر نہیں ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی یہ سب جاننے کی۔"اس کے الفاظ میں کڑواہٹ کا عنصر نمایاں تھا۔چہرے پر تپش تھی۔ انداز میں عجیب سا سرد پن۔

"حدید۔۔۔میں تمہارے سب سوالوں کے جواب دوں گا۔"ابوہریرہ نے نرمی سے اسے کہا۔

وہ جواب چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور گہرے سانس لیتا رہا۔

"تان سین کون ہے؟"اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا تھا۔اس کے سوال پر ابوہریرہ یکدم چونکا تھا۔چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا تھا۔

"چھ سال پہلے وہ بابا کے پاس آیا تھا۔۔۔میں نے دیکھا تھا۔انہوں نے اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا تھا۔چھ سال بعد۔۔۔وہ دوبارہ آیا تھا کل۔۔۔بابا نے اسے پھر دھکے دے کر نکلوا دیا۔۔۔کیا میں وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"اس نے سنجیدگی سے ابوہریرہ کو دیکھا۔"آپ بتائیں گے اب؟"ابوہریرہ کی خاموشی پہ اس نے چبھتے لہجے میں کہا۔

"تم نے بابا سے وجہ نہیں پوچھی؟"ابوہریرہ نے جوابی سوال کیا۔

"پوچھی تھی۔۔۔"اس نے تند لہجے میں کہا۔

"اور انہوں نے نہیں بتائی ہوگی؟"ابوہریرہ نے محظوظ انداز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔" اس نے اصرار بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کیوں جاننا چاہتے ہو؟"

"کیونکہ وہ بہت بے بس ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ۔۔۔"

"تم اس قصہ میں مت پڑو۔ ماضی کے اس قصے کو چھیڑنے سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔" ابو ہریرہ میز پر دونوں کہنیاں رکھ کر آگے کو جھکا تھا۔ "ماضی سیاہ ہوتا ہے۔ اسے ڈھکے چھپے رہنے دو۔ اس میں ہاتھ ڈالو گے تو تمہارا اپنا دامن بھی داغدار ہو جائے گا۔"

"مجھے پرواہ نہیں۔" وہ بضد ہوا۔ "میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"حدید کچھ چیزوں کا نا جاننا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تمہیں جس چیز کا علم نہیں ہے اس کے شر سے پناہ مانگو۔ وہ چیز جس سے اب تک تم لاعلم رہے ہو، ہو سکتا ہے اس میں کوئی خیر نا ہو، ہو سکتا ہے کہ اس میں شر ہو اسی لیے خدا نے تم سے اس کا پردہ رکھا ہو۔" ابو ہریرہ نے اسے دھیمے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ وہ چند لمحے خاموش رہا تھا۔ کپ سے بھاپ نکلنا بند ہو چکی تھی۔ کافی اب گاڑھی ہو چکی تھی۔ اس کے اندر کچھ جم سا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر۔۔۔ مگر مجھے اتنا تو بتا دیں کہ۔۔۔تان سین کا بابا سے کیا لنک ہے؟" وہ اس بار کچھ ٹھنڈا پڑا تھا۔

"تان سین ہمارے گھر کا پرانا ملازم تھا۔ تم یہاں نہیں ہوتے تھے اسی لیے تم اسے نہیں جانتے۔" ابو ہریرہ نے کچھ لمحوں کے سوچ بچار کے بعد اسے بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اسے زیادہ دیر تک نہیں ٹال سکتا تھا۔ وہ کب تک اسے نت نئے جواز پیش کرتا۔

"تو پھر بابا اسے بار بار دھکے دے کر۔۔۔"

"سکندر چاچو کا مرڈر ہوا تھا۔ تان سین گواہ ہے اس قتل کا۔" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ابو ہریرہ نے کاٹ دی تھی۔ وہ ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر یکدم چونک کر سیدھا ہوا تھا۔ آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔

"وہ گواہ ہے؟" اس کے چہرے پر شاک کے تاثرات تھے۔

"ہاں۔۔۔" ابو ہریرہ نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"تان سین۔۔۔ سکندر چاچو کے قتل کا گواہ ہے؟" اس نے بے یقینی سے ایک بار پھر دہرایا۔

"ہاں۔۔۔ چشم دید گواہ!"

"پھر اس نے گواہی کیوں نہیں دی؟" وہ بے حد حیران ہو رہا تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ تان سین جیسے معمولی سے انسان کا اس کی فیملی سے اتنا گہرا لنک ہو سکتا ہے۔

"کیونکہ وہ ایک اور جرم کا بھی گواہ ہے۔" یہ بات وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔ کہا تو بس اتنا۔ "یہ مجھے نہیں پتہ۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"آپ کو سب پتہ ہے۔" اس نے ناراضی سے کہا۔ابوہریرہ ہنس دیا تھا۔

"جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ تم جان جائو تو شاید پناہ مانگو ان چیزوں سے جو تمہارے علم میں نہیں ہیں۔" ابوہریرہ نے ملال زدہ چہرے کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔

"میں اس کی بیٹی کو یہاں جاب دلوا رہا ہوں۔" کافی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے کہا۔

"تان سین کی بیٹی کو؟" ابوہریرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"اہہ۔۔جی۔۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔ خالی مگ ٹیبل پر رکھا۔ "اسے ضرورت ہے جاب کی۔ میں تان سین کو اپنے گھر میں خانساماں کی جاب دے رہا ہوں۔ اس کی بیٹی یہاں جاب کر سکتی ہے، آپ مجھے ایک فیور دیں گے؟ پلیز اس کو یہاں کسی طرح فٹ کر دیں۔" اس نے آخر پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے ریکویسٹ کی تھی۔ابوہریرہ نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی پھر متذبذب نظروں سے اسے دیکھا۔

"حدید تم۔۔۔کسی اور طرح بھی ان کی ہیلپ کر سکتے ہو۔بابا کو پتہ چل گیا تو۔۔" حدید نے اس کی بات کاٹ دی۔"میں اسے اپنے پاس جاب دے رہا ہوں۔بابا کے آفس میں نہیں۔اور پھر وہ بے ضرر سے لوگ ہیں۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔

"حدید تم نہیں جانتے۔۔۔"ابوہریرہ کو سمجھ نہیں آیا وہ اسے کیسے سمجھائے۔کیسے اسے روکے۔

"اور۔۔۔"اس سے پہلے کی وہ کچھ کہتا اس کے فون پر میسج کی وائبریشن ہوئی تھی۔پینٹ کی جیب سے فون نکالا تو کسی شناسا نمبر سے میسج تھا۔

"پک می اپ فرام ائیرپورٹ ٹومورو ایٹ الیون پی ایم۔۔" میسج پڑھتے ہی وہ بے اختیار مسکرایا۔

"اوکے۔"اس نے ریپلائے کیا۔

"خود آنا۔خبردار اگر ڈرائیور کو بھیجا۔مجھے اچھی والی کمپنی چاہیے۔" دھمکی بھرا میسج تھا۔وہ دوبارہ نفی میں سر ہلاتا مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیسا آپ کہیں۔"اس نے رپلائے لکھا۔پھر خود کو مسکرا کر دیکھتے ابوہریرہ کو دیکھا۔

"کون تھی؟"ابوہریرہ نے اسے جھینپتے دیکھا۔

"فرینڈ تھی۔پاکستان آرہی ہے۔اسے ائیر پورٹ سے پک کرنا ہے۔"اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔اس وقت شام کے چار بج رہے تھے۔

"اچھا۔۔۔"ابوہریرہ نے سر ہلایا۔

"اوکے میں چلتا ہوں۔"وہ کھڑا ہو گیا۔پھر ٹھٹھک کر رکا۔"آپ نے کافی نہیں پی؟"اس نے تعجب سے ابوہریرہ کے سامنے پڑے کافی کے ان چھوئے کپ کو دیکھا۔

"بس اتنی کڑواہٹ ہی کافی ہے۔"اس نے حدید کے خالی کپ کو دیکھا اور کندھے اچکا کر ہنس دیا۔حدید پہلے حیران ہوا پھر سمجھ کر وہ بھی ہنس دیا۔

"آپ جانتے ہیں میں تلخ نہیں ہوتا۔لیکن۔۔۔لیکن کچھ چیزیں ہیں جو۔۔۔"اس کی بات سہولت سے ابوہریرہ نے کاٹی تھی۔"آئی کین انڈرسٹینڈ حدید۔اٹس آل رائٹ۔"وہ مسکرایا۔پھر ایک دم پلٹ گیا اور کمرے سے چلا گیا تھا۔ابوہریرہ نے نفی میں سر ہلا کر اسے جاتے دیکھا تھا پھر تاسف سے کافی کے کپ کو۔اس کی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ بدمزہ،بے ذائقہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ لاہور جنرل ہاسپٹل کے سائیکاٹری ڈیپارٹمینٹ کا منظر تھا۔گلاس ڈور دھکیل کر اندر آئو تو ویٹنگ ایریا میں بیٹھے مریض اور ارد گرد کام کرتی نرسیں لمحہ بھر کو نووارد کو دیکھ کر متوجہ ہوتیں پھر واپس اپنی سرگرمیوں میں مگن ہو جاتیں۔ویٹنگ ایریا میں ہاسپٹل کی مخصوص بو رچی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ریسیپشن پر کھڑے لوگ اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔سفید یونیفارم میں ملبوس نرسیں قریب سے گزرتے ہوئے،ہاتھوں میں فائلز اٹھائے ڈاکٹروں کی ہدایات لیتیں، ڈانٹ پھٹکار سنتیں اور بھنا کر مریضوں کو جواب دے کر مڑ جاتیں۔یہ روز کا ہی منظر تھا۔ایسا روز ہی ہوتا تھا۔ہسپتال میں ایسا ہی ہوتا تھا۔وہاں سب کچھ الگ تھا۔باہر کی دنیا سے الگ۔

"وہ پھر چیخ رہی ہے۔"ریسیپشن کا بیک ڈور کھول کر ایک نرس اور اس کے پیچھے ایک اسسٹنٹ اندر آئی تھی۔اس کی گھبرائی ہوئی آواز پر نرسنگ ڈیسک پر بیٹھی نرس چونکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس نے اس بار کافی شور مچایا ہوا ہے۔میں تو ڈر ہی گئی تھی۔" بنرس نے گھبراہٹ کے عالم میں کہتے ہوئے فائلز ڈیسک پر تقریباً گرائیں تھیں۔ ڈیسک پر بیٹھی سینئیر نرس نے ناگواری سے اسے دیکھا پھر پوچھا۔"کون؟"

"پیشنٹ نمبر چودہ۔"نرس کے جواب پر سینئیر نرس نے لاپرواہی سے کندھے جھٹکتے ہوئے تبصرہ کیا۔"اسے چیخنے دو۔یہ اس کا روز کا کام ہے۔"

"اسے کیا ہوا ہے؟"نرس نے اس کے پیچھے کپکپاتی ہوئی اسسٹنٹ کے گھبرائے ہوئے چہرے کو اب نوٹ کیا تھا۔پہلی نرس نے بھی مڑ کر اسے اب دیکھا تھا۔اس کی رنگت سرخ ہوئی لگ رہی تھی۔ہاتھ کپکپا رہے تھے۔دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔وہ حقیقتاً خوفزدہ لگ رہی تھی۔

"میرے خیال سے شاید یہ ڈر گئی ہے۔وہ چیخ بھی تو اتنی بری طرح رہی تھی۔آج تو میں بھی اچھی خاصی گھبرا گئی تھی۔اس کا تو خیر پہلی بار اس طرح کی صورتحال سے سامنا ہوا ہے۔"نرس نے اس کی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی حالت دیکھ کر تبصرہ کرنے والے انداز میں جواب دیا۔

"تم جائو۔۔۔"سینئر نرس نے پہلی نرس کو جانے کا اشارہ کیا۔"میں اسے سمجھاتی ہوں۔"پہلی نرس چلی گئی تھی۔اب وہاں صرف وہ اور سینئیر نرس تھی۔وہ دونوں نرسنگ ڈیسک کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اطراف میں کھڑی تھیں۔سامنے کاریڈور تھا۔وقفے وقفے سے مریض،ڈاکٹراورنرسیں گزر رہی تھیں۔

"کیاتم خوفزدہ ہو؟"بڑی عمر کی قدرے فربہی مائل جسامت کی اس نرس نے اس کے ڈرے سہمے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا۔اس نے دھیرے سے اثبات میں گردن ہلائی۔

"مم۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔وہ۔۔۔وہ چیخ رہی تھی۔۔۔۔چلارہی تھی۔۔۔چیزیں پھینک رہی۔۔۔ تھی۔۔۔یہاں سارے مریض۔۔۔عجیب سے ہیں۔۔۔میں۔۔۔"اس کی آواز کانپ رہی تھی۔الفاظ اور جملے بے ربط تھے۔گھبراہٹ کے مارے اس سے جملے بھی مکمل نہیں ہو پارہے تھے۔

"اونہوں۔۔۔"سینئر نرس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھا۔"یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔اگر وہ چیخ رہی ہے تو اسے چیخنے دو۔اگر چلاتی ہے تو چلانے دو۔چیزیں پھینکتی ہے تو پھینکنے دو۔اپنے بال نوچتی ہے تو نوچنے دو۔یہاں جو کوئی بھی کچھ کرتا ہے کرنے دو۔تم "اپنا"کام کرو۔"سینیئر نرس نے رسانیت سے اسے سمجھایا۔

"لیکن وہ۔۔۔"اس کی صبیح پیشانی پر پسینے کی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔نرس نے غور سے اسے دیکھا۔پھر گہری سانس لی۔وہ یہاں نئی تھی۔وہ آج ہی یہاں آئی تھی۔وہ ذیادہ بڑی نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ تقریباً بیس سال کی تھی۔ یہ بطور اسسٹنٹ سائیکاٹرک ڈیپارٹمنٹ میں اس کی پہلی جاب تھی۔ وہ ان تماشوں کی عادی نہیں تھی جو آئے روز یہاں وقوع پذیر ہوتے رہتے تھے۔

"دیکھو صبا۔۔۔"نرس نے ڈیسک پر آگے کو زرا جھک کر دونوں ہاتھ باہم پھنسائے اور کچھ نرمی سے اسے دیکھا۔

"صباح۔۔۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے تصیح کی۔"میرا نام نور صباح ہے۔"نرس نے تیز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ گویا اپنی بات کاٹے جانا پسند نا آیا ہو۔"نورے صباح۔۔۔"نرس نے اس کا نام خاصہ کھینچ کر ادا کیا تھا۔"یہ جگہ۔۔۔"ڈیسک پر بیٹھے بیٹھے ہی کوریڈور کے ایک جانب جنرل وارڈ کے دروازے پر لکھے "سائیکاٹری یونٹ" کی طرف ہاتھ لمبا کر کے انگلی سے اشارہ کیا۔"نارمل انسانوں کی دنیا نہیں ہے۔ یہاں یہی ہوتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ چیختے ہیں، چلاتے ہیں، تماشہ کرتے ہیں۔"نرس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔"عادت ڈال لو یا جاب بدل لو۔" اس کی اڑی ہوئی شکل دیکھتے ہوئے نرس نے مفید مشورہ دیا۔

"میں جاب نہیں بدل سکتی۔ مگر میں یہاں کام بھی نہیں کر سکتی۔"اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔ آواز کانپ رہی تھی۔"یہ بہت خوفناک جگہ ہے۔ لوگ پاگل ہیں۔ میں پاگلوں کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں۔"وہ تقریباً رو دینے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جاب نہیں بدل سکتی تھی۔ یہ جاب اس کے لیے بہت ضروری تھی۔ وہ اسے محض اپنے "ڈر" کی وجہ سے نہیں گنوا سکتی تھی۔ اسے پیسے کمانے تھے۔ اگر یہ جاب چلی جاتی تو شاید پھر اسے کوئی جاب نا دیتا۔ قسمت بار بار مہربان نہیں ہوا کرتی۔ زندگی بار بار موقع نہیں دیتی۔ اور جو موقع گنوا دیتا ہے وہ پھر ساری زندگی پچھتاتا ہے۔

اس کا دماغ وہیں کھڑے کھڑے مفلوج ہو گیا تھا۔ نرس اسے اب مزید نصیحتیں کر رہی تھی مگر وہ سن نہیں رہی تھی۔ وہ لاشعور میں پیچھے جا رہی تھی۔ اس کا ذہن بھٹک کر کہیں اور جا رہا تھا۔

"صباح۔۔۔ نور۔۔۔ نورے۔۔۔" اسے یاد تھا کل کا دن کتنا بھیانک تھا۔ وہ بستر پر پڑی بخار میں جل رہی تھی۔ گھر پر کھانے کے لیے سوکھی روٹی تک نا تھی۔ آج دو دن یونہی گزر گئے تھے۔ اس کے باپ کو کوئی مزدوری تک نہیں ملی تھی۔ اس کے باپ کی جیب میں اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ اس کے لیے محلے کی ڈسپینسری سے کوئی دوا لے آتا۔ ان کے مالی حالات کے پیش نظر اب محلے والوں نے ادھار دینا بھی بند کر دیا تھا۔ پہلے ہی وہ لوگ بہت مقروض ہو چکے تھے۔

"نورے۔۔۔" ایک کمرے کے اس کچے بوسیدہ مکان میں اس کے باپ کی خوشی سے کھنکھناتی آواز میں اس نے پھر اپنا نام سنا تھا۔ وہ بہت ہمت کر کے اٹھ بیٹھی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ "بیمار" نہیں تھی "بھوکی" تھی۔ اسے "دوا" کی نہیں "غذا" کی ضرورت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا ابا؟" وہ حیران پریشان سی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں کھانے اور دوا کے شاپر تھے۔

"اٹھ گئیں تم۔ میں کھانا لے آیا ہوں اور یہ تمہاری دوا بھی۔" اس کے باپ کی آواز مسرت سے لبریز تھی۔

"لیکن ابا یہ سب۔۔۔ اتنے پیسے کہاں سے آئے؟" وہ شاپر میں گوشت کا سالن دیکھ رہی تھی۔ ساتھ روٹیاں، سلاد، رائتہ بھی تھا۔ عرصہ بعد اس گھر میں گوشت آیا تھا۔ اک مدت سے وہ گوشت کا ذائقہ تک بھول بیٹھی تھی۔

"چلو نا۔۔۔ نکالو کھانا۔ بہت بھوک لگی ہے۔ بتاتا ہوں سب۔" اس کے باپ نے اسے بت بنے دیکھ کر خفگی سے کہا۔ وہ نفی میں سر ہلا کر کھانا برتنوں میں ڈالنے لگی تھی۔

"اب بتائیں نا۔۔۔ کہاں سے آیا یہ سب؟" روٹی کا لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے پھر وہی سوال کیا۔

"کھانا تو کھانے۔۔۔" اس نے اپنے باپ کی بات خفگی سے بیچ میں کاٹی۔ "ابا بتا بھی دیں۔ تجسس سے برا حال ہو رہا ہے۔" اس کا باپ اس کی بے صبری پر ہنس دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمارے مسئلے حل ہو چکے ہیں نورے۔۔۔"اس نے چونک کر اپنے باپ کو دیکھا۔وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اسے دیکھتا خوشی سے سرشار لہجے میں بول رہا تھا۔"ہمارے دن اچھے ہو جائیں گے۔مجھے نوکری مل گئی ہے۔رہنے کا بندوبست بھی ہو چکا ہے۔تم اب یونیورسٹی جاؤ گی۔اور اپنے لیے کماؤ گی بھی۔خدا نے میری سن لی۔خدا کو آخر کار رحم آگیا۔"اس کا باپ خوشی اور جوش سے تمتماتے چہرے کے ساتھ بولتا جا رہا تھا۔

"لیکن کیسے۔۔۔"وہ حیران ہی تو تھی۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"بس خدا نے ایک فرشتہ بھیج دیا۔۔۔"اس کا باپ اسے بتاتا جا رہا تھا۔اس کی اس فرشتے سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سب کچھ بتا رہا تھا۔اور وہ حیران پریشان سن رہی تھی۔

"حدید کو خدا نے فرشتہ بنا کر بھیجا ہے۔جب میں ہر طرف سے مایوس ہو گیا تھا وہ میرے لیے اندھیرے میں روشنی بن کر آیا ہے۔میں کتنا خوش ہوں نورے۔ہمیں اب قرض نہیں مانگنا پڑے گا۔اس شخص کے سامنے جا کر ہاتھ نہیں پھیلانے پڑیں گے۔ہم یہاں سے دور نکل جائیں گے۔ہم۔۔۔"اس کا باپ اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

وہ کتنے عرصہ بعد اتنا خوش،پرسکون اور مطمئن نظر آرہا تھا۔کتنے عرصے بعد وہ اسے ہنستے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بولتے دیکھ رہی تھی۔ ورنہ اس کی ماں کے مرنے کے بعد ان دونوں کی زندگیوں میں تاریکی اور خاموشی کے سوا کچھ نہیں بچا تھا۔

"لیکن ابا وہ ہمارے لیے اتنا کچھ کیوں کرے گا۔۔۔ وہ بھی بغیر کسی غرض کے؟" وہ ابھی تک اس بات کو ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔ آخر کوئی اس دور میں کسی پر اتنا مہربان کیوں ہو گا؟

بھلا ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟

"نورے زیادہ مت سوچ۔ وہ اچھا انسان ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں عزت اور احترام دیکھا ہے۔ یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے۔" اس کے باپ نے اس بار کچھ خفگی سے کہا۔

"ابا مت بھولیں کہ شرافت کے پردے میں لوگ کتنا بھیانک روپ رکھتے ہیں۔" اس کے جتانے والے انداز پر تان سین کچھ لمحوں کے لیے کچھ بول نہیں سکا تھا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ وہ جانتا تھا۔

"نورے۔۔۔ سب برے نہیں ہوتے۔ صبح اس کے ہسپتال چلی جانا۔ اس نے وعدہ کیا ہے نوکری کا۔ وہ تیرا یونیورسٹی میں داخلہ بھی کروائے گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابا وہ ڈاکٹر ہے؟" وہ حیران ہوئی۔

"ہاں بہت بڑا ڈاکٹر ہے۔" اس کے باپ نے پاس پڑے کپڑے سے ہاتھ صاف کیا پھر جیب سے کارڈ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

"ماہر نفسیات۔۔۔" وہ کارڈ کو دیکھتے ہوئے زیر لب بڑبڑائی۔ پھر حیران پریشان ہو کر ابا کو دیکھا۔

"ابا یہ تو پاگلوں کا ڈاکٹر ہے۔" وہ دبی دبی آواز میں چلائی تھی۔

"ماہر نفسیات ہے وہ۔" اس کے باپ نے برا مانتے ہوئے تصیح کی۔

"وہ پاگلوں کے ڈاکٹر ہی ہوتے ہیں ابا۔" اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"تو پاگل انسان نہیں ہوتے؟" ابا نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ ایک دم خفیف سی ہو گئی تھی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" وہ منمنائی۔

"اب دوا کھا کے سو جانا۔ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔ صبح وقت پر اٹھنا بھی ہے۔" اس کے باپ نے ناصحانہ انداز میں تاکید کی۔ وہ سر ہلا کر مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو۔۔۔کہاں کھو گئی ہو۔۔"نرس نے اسے کندھے سے ہلا کر تقریباً جھنجھوڑا۔وہ ایک دم ہوش میں آئی تھی اور خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا۔وہ اس وقت اپنے گھر کے بوسیدہ کمرے میں نہیں بلکہ ہاسپٹل میں کھڑی تھی۔

"سہہ۔۔۔"اس نے ایک دم سسکی کی تھی۔لبوں کو دانتوں میں دبائے وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کا دل ایک دم بھاری ہوا تھا۔خوف اس کے حواس پر حادی ہو رہا تھا۔

"کیوں رو رہی ہو؟اگر اتنا ہی ڈر لگتا ہے تو کیوں کر رہی ہو یہاں جاب؟"اس بار نرس کو غصہ چڑھا تھا اسی لیے زرا کر ختگی سے بولی تھی۔

"مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔مجھے چیخوں سے خوف آتا ہے۔۔۔میں کیسے ایڈجسٹ کروں گی۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ مجھے۔۔۔"اس کی نیلی جھیل جیسی آنکھوں میں ایک دم جانے کہاں سے پانی آیا تھا اور پھر گالوں پر بہتا چلا گیا۔منظر دھندلا گیا تھا۔سب کچھ گیلا ہو گیا تھا۔کاریڈور، نرس اور آس پاس سے گزرتے لوگ۔وہ سر جھکائے بے آواز رو تی رہی تھی۔

بہت دیر بعد اس نے بھیگی پلکیں اوپر اٹھائی تھیں۔منظر ابھی بھی گیلا محسوس ہوا تھا۔پلکیں جھپکنے سے بہت سے آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر پھسلتے چلے گئے تھے۔پھر ایک دم اس نے اپنی نگاہوں کے سامنے ایک چہرہ دیکھا تھا۔سرخ و سفید چہرہ، بادامی بھوری آنکھیں اور عنابی لب۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے لمبے کندھوں تک آتے بال پونی میں بندھے ہوئے تھے۔بہت آہستگی سے اس نے اپنی آستین سے بھیگا چہرہ رگڑا تھا۔وہ لبوں پر مدہم سی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

"اگر آپ ڈر کر روئیں گی تو لوگ آپ کو چپ کروانے نہیں آئیں گے۔"اس نے سنجیدگی سے مگر نرم لہجے میں کہا تھا پھر آنکھ کے اشارے سے سینیر نرس کو دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیشو باکس سے تین چار ٹیشو نکال کے اس کی طرف بڑھائے۔نور صباح نے جھجھکتے ہوئے ٹیشو تھام لیے اور اپنا گیلا چہرہ صاف کیا۔

"مس نور صباح؟"

"جج۔۔۔جی۔۔۔"وہ اس کے سامنے بے اختیار نروس ہوئی تھی۔

"میں ڈاکٹر حدید ہوں۔"اس نے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا۔

"اوہ۔۔۔آپ۔۔۔"وہ اسے صرف نام کی حد تک جانتی تھی۔اس کے باپ نے اسے جس فرشتے کی شرافت کے قصیدے سنائے تھے یہ وہ تھا۔وہ بے حد حیران ہوئی تھی۔اسے امید نہیں تھی کہ اس سے ایک ہی دن میں ملاقات ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی۔۔۔آپ یہاں ٹھیک ہیں۔۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی؟" وہ بڑی اپنائیت اور نرمی سے استفسار کر رہا تھا۔

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔" وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوئی۔

"اوکے۔۔۔ویل۔۔۔آپ یوں کریں کہ یونیورسٹی سے فارم لے لیجیے گا۔میں ساری فارملٹیز پوری کروادوں گا۔"

"جی۔۔۔شکریہ۔" وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ پائی تھی۔کہتی بھی تو کیا؟

"ویسے آپ نے انہیں ڈرایا ہے کیا؟" سینئر نرس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اب اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نو سر۔۔۔" نرس نے بے اختیار مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔

"تو پھر یہ۔۔۔" اس نے اشارے سے اس کے رونے کی وجہ پوچھی۔

"ان کو ڈر لگ رہا ہے یہاں مریضوں کی چیخوں سے۔" سینئر نرس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

"اوہ۔۔" وہ جیسے ایک دم اس کے رونے کی وجہ سمجھ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر آپ کو ڈر لگتا ہے تو اپنے ڈر کا علاج کریں۔" اس نے چونک کر سر اوپر اٹھایا تھا۔ وہ اسی طرح سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ "آپ ڈر کر زندگی نہیں گزار سکتیں۔ اپنے خوف سے لڑیں۔ آپ کا خوف آپ کی جان لے لے گا۔ آپ اسے صرف مضبوط قوت ارادی سے مات دے سکتی ہیں۔" وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔ وہ سانس روکے اسے سن رہی تھی۔

"آپ یہاں تو کیا دنیا میں کہیں بھی اس وقت تک جاب نہیں کر سکتیں جب تک اپنے اندر ہمت پیدا نا کریں۔ آپ ڈریں گی تو آپ کو چیزیں اور ڈرائیں گی۔ آپ روئیں گی تو کوئی یہاں آپ کو چپ نہیں کروائے گا۔ آپ کو سب سے پہلے اپنے ایموشنز کو ایک طرف رکھنا ہو گا۔ آپ جب یہاں موجود ہوں گی تو صرف اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھیں گی۔ دل کا دروازہ بند رکھیں گی۔ چیزوں اور باتوں کو اپنے دل تک نہیں لے کر جائیں گی۔ ورک پلیس پر ہونے والی باتیں کبھی بھی دل تک نہیں لے کر جاتے ورنہ آپ کی لائف ڈسٹربنس کا شکار ہو جاتی ہے۔" وہ کتنا اچھا بولتا تھا۔ کتنے اچھے الفاظ میں وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ اس نے آج سے پہلے کسی مرد کو اتنا خوبصورت بولتے نہیں دیکھا تھا۔

"ہاسپٹل میں جاب کرنے کے لیے بہت ہمت چاہیے ہوتی ہے۔ اس جگہ پر ہر روز تلخ مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔۔۔ اور ہم۔۔۔" ایک ملال بھری مسکراہٹ کے ساتھ اس نے نور صباح کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھا۔"ہم ان مناظر کے گواہ بنتے ہیں۔میں ہوں گواہ۔میں روز دیکھتا ہوں لوگوں کو مرتے ہوئے۔میں نے وہ لمحے دیکھے ہیں جب لوگوں کی جان نکلتی ہے۔میں نے وہ لمحے بھی دیکھے ہیں جب بچے اپنی ماں کا ہاتھ تھامے روتے ہیں اور بستر پر پڑی ماں اپنی آخری سانسیں لیتی ہے۔ ہاسپٹل میں یہی ہوتا ہے۔یہاں جاب کرنے کے لیے اپنی آنکھوں کو پتھر اور کانوں کو بنجر کرنا پڑتا ہے۔"اس نے بات ختم کی۔پھر اس کے بے حس و حرکت چہرے پر نظر ڈالی۔وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔

"اگر آپ خوف پر قابو نہیں پا سکتیں تو دنیا کا ہر دروازہ آپ پر بند ہے۔آپ واپس چلی جائیں۔ جب آپ اپنے خوف کو مار دیں گی تو کائنات کا ہر دروازہ آپ کے لیے کھلتا چلا جائے گا۔"اس بار اس نے سر اٹھایا تھا۔پھر اثبات میں سر ہلایا اور مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"اور۔۔۔کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتی ہیں۔"اس بار وہ ممنونیت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تھینک یو۔۔۔۔"وہ احسان مندی سے بولی۔"آپ ہمارے لیے جو بھی کر رہے ہیں۔۔۔میں آپ کا احسان زندگی بھر نہیں لوٹا سکتی۔"اس کی آواز گیلی ہوئی تھی۔آنکھوں میں نمی کسی چراغ میں شعلے کی مانند چمکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اونہوں۔۔۔"اس نے مسکرا کر نفی میں گردن ہلائی۔"اٹس نتھنگ۔۔۔"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔"ناؤ گو بیک ٹو یور ورک۔"اس نے گردن ہلائی۔وہ ہولے سے مسکرایا اور پھر واپس پلٹ گیا تھا۔وہ کتنی ہی دیر تک کاریڈور کے اس حصے پر نظریں جمائے دیکھتی رہی تھی جہاں سے وہ غائب ہوا تھا۔

آخر کون تھا وہ مہربان؟

____

www.novelsclubb.com

وہ بہت مضطرب سا ہاسپٹل کے گرائونڈ میں ٹہل رہا تھا۔شام کے سوا چھ بج چکے تھے۔اس کے فری آورز ختم ہو چلے تھے۔ڈیوٹی آوارز ساڑھے چھ شروع ہونے تھے اور رات گیارہ بجے تک وہ مریضوں سے سر کھپا کر فری ہوتا۔اس کی ڈیوٹی کی ٹائمنگ آج ہی چینج ہوئی تھی۔وہ مکمل طور پر یہ بات بھول چکا تھا۔اسے اپنی دوست کو گیارہ بجے ائیر پورٹ سے پک کرنا تھا۔فاصلہ اتنا

زیادہ نہیں تھا۔اس کے ہاسپٹل سے ائیرپورٹ پندرہ کلومیٹر دور تھا۔اسے تقریباپندرہ منٹ لگنے تھے ائیرپورٹ پہنچنے میں۔ لیکن لاہور کی ٹریفک کے پیش نظر وہ جانتا تھا کہ اسے کم سے کم بھی تیس منٹ لگ جاتے ائیرپورٹ پہنچنے میں اور وہ اتنی دیر تک انتظار کیسے کرتی۔

"اہہ۔۔۔مجھے پہلے خیال کیوں نہیں آیا؟"اس نے خود کو کوسا۔وہ اگر گیارہ بجے ڈیوٹی آف ہونے کے بعد چینج کرکے ہاسپٹل سے نکلتا تو اسے خاصہ وقت لگتا۔اس سے بہتر تھا وہ اسے پک کرنے کے لیے کسی اور کو بھیج دیتا۔ مگر مصیبت یہ تھی کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ آنے کے لیے بھی تیار نہیں تھی۔

"بھائی۔۔۔"کچھ سوچ کر اس نے ابوہریرہ کے آفس کارخ کیا۔وہ اس وقت آن ڈیوٹی تھا۔اس کی شفٹ دس بجے ختم ہوتی تھی۔

"خیریت ہے حدید؟"ابوہریرہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا تھا۔"ایک ہی ہفتے میں تم دوسری بار میرے آفس آئے ہو۔۔۔"وہ جھینپ کر مسکرایا تھا۔

"مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔"وہ کھڑے کھڑے ہی کہہ رہا تھا۔

"ایک ہفتے میں یہ دوسری فیور ہے۔"ابوہریرہ نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی۔۔۔"اس نے ناراضی سے اسے دیکھا پھر قصداًاس کی چھیڑنے والی مسکراہٹ اگنور کی۔

"اصل میں۔۔۔میری فرینڈ پاکستان آرہی ہے۔مجھے اسے پک کرنا ہے۔"اس نے مسئلہ بتایا۔

ابوہریرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسا پوچھ رہا ہو کہ اس میں کیا مسئلہ ہے۔

"میری ڈیوٹی ہے۔میں گیارہ بجے تک فری ہوں گا۔اور یہاں سے نکلتے نکلتے ہی بہت وقت لگ جائے گا۔آپ اسے پک کرلیں گے ؟"اس نے مدعا بتاتے ہوئے آخر پر جیسے درخواست کی۔

"تم ڈرائیور کو۔۔۔"اس نے بیچ میں بات کاٹی۔

"وہ ڈرائیور کے ساتھ نہیں آئے گی۔"وہ بے بسی سے ماتھا مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"تو میرے ساتھ کیسے۔۔۔"ابوہریرہ نے ناسمجھی سے کہا۔

"آپ اسے پک کرلیجیے گا۔گیارہ بجے یاد سے۔لیٹ مت ہوئیے گا۔میں آپ کو ڈیٹیلز ٹیکسٹ کردوں گا۔اور سنیں بھائی۔۔۔"وہ عجلت میں کہتا جاتے جاتے رکا۔"اسے اچھی سے کمپنی بھی دے سکتے ہیں آپ۔وہ خوش ہو جائے گی۔"بات مکمل کرکے وہ مسکرایا اور ابوہریرہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

"بہت خبیث ہو۔"ابوہریرہ نے نفی میں گردن ہلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے پھر۔میں چلتا ہوں۔" وہ مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا تھا۔ابوہریرہ نے نفی میں سر ہلا کر اسے جاتے دیکھا۔

"روم نمبر چار پیشنٹ نمبر چودہ"

گلاس ڈور پر کمرے اور مریض کا نمبر درج تھا۔کمرے کے دروازے پر تین چار نرسیں جمع تھیں۔اندر سے بری طرح چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"کیا بات ہے؟" ایک بھاری اور سنجیدہ آواز پر روم کے باہر کھڑی نرسیں پلٹی تھیں گھبرائے ہوئے انداز میں سامنے کھڑے شخص کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟" اسی شخص نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے نرسوں کو دیکھا۔

"وہ۔۔۔" نرسیں گھبرا گئی تھیں سامنے کھڑے شخص کو سر پر کھڑے دیکھ کر۔وہ ڈاکٹر زید تھے۔سائکٹرک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ اور سینئیر ڈاکٹر۔وہ پچاس پچپن کے لگ بھگ تھے۔بلیک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھری پیس سوٹ پہنے وہ بہت سوبر سے لگ رہے تھے۔ان کا چہرہ خاصہ وجیہہ تھا۔بال تقریبا مکمل سفید ہو چکے تھے اور آنکھوں پر لگے فریم لیس گلاسز ان کی شخصیت کو مزید گریس فل بنا رہے تھے۔

"سر وہ پیشنٹ کو ہسٹریائی دورہ پڑ۔۔۔"ان میں سے ایک نرس نے بتانے کی کوشش کی۔

"آپ لوگ کب سے یہاں کھڑی ہیں؟کوئی ڈاکٹر کو انفارم نہیں کر سکتا تھا؟"وہ برہمی سے بول رہے تھے۔ان کی رعب دار آواز میں غصہ تھا۔

"سوری سر۔۔۔"وہی نرس منمنائی تھی۔"ڈاکٹر یوشع ہی ان کو ٹریٹمنٹ دے رہے ہیں۔وہ آج جلدی آف کر گئے تھے۔"نرس نے صفائی دینے کی کوشش کی۔

"تو آپ ڈاکٹر حدید کو بلا سکتی تھیں؟یا ایٹ لیسٹ مجھے ہی بتا دیا ہوتا۔"ان کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ایک غصہ بھری نگاہ سر جھکائے کھڑی نرسوں پر ڈالتے ہوئے وہ آگے بڑھے۔ کمرے کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر کی طرف دھکیلا۔

کمرے کے وسط میں کانچ کا گلاس ٹوٹا پڑا تھا۔ ہسپتال کے گائون میں ملبوس ایک لڑکی دو نرسوں کے شکنجے میں بری طرح پھنسی خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کے چہرے پر بال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔ بالوں کے بیچ سے جھانکتی سرخ آنکھوں میں غصہ اور خون اترا ہوا تھا۔ وہ قہر بار نظروں سے نرسوں کو دیکھتی اور کبھی چیختے ہوئے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی۔

ڈاکٹر زید کو اندر بڑھتے دیکھ کر وہ ایک بار پھر چلانے لگی تھی۔ اس کی آواز غصہ سے کانپ رہی تھی۔

ڈاکٹر زید نے ایک ملامت بھری نگاہ نرسوں پر ڈالی تھی۔ "ڈاکٹر حدید کو بلائیں۔" ڈاکٹر زید نے مڑ کر کہا تھا۔ پھر خود آہستگی سے چلتے ہوئے اس سے چند قدم کے فاصلے پر ٹھہر گئے تھے۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ لیٹ می گو یو بچز۔۔۔" دو بھاری جسامت کی نرسوں نے بڑی مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔ وہ ان کی گرفت میں مچلتی خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا گلا چیخ چیخ کر بیٹھ گیا تھا مگر اس کے جوش میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ اس نے ابھی تک چلانا بند نہیں کیا تھا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ جانے دو مجھے۔" وہ ڈاکٹر زید کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بری طرح چلائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تم سب کو دیکھ لوں گی۔" اس کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔ "تم لوگ کیا سمجھتے ہو۔۔۔میں اتنی آسانی سے ہار مان لوں گی۔۔۔مجھے اس قید خانہ میں ڈال دو گے تم لوگ۔" وہ کسی بھوکی شیرنی کی طرح غرائی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔پر سکون ہو جائیں۔" ڈاکٹر زید نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ وہ بہت بری طرح بگڑی تھی آگے سے۔ "شٹ اپ یو اولڈ مین۔" وہ سلگتے لہجے میں بولی تھی اور نرس کے پیٹ میں ایک دم اپنا گھٹنا مارا تھا۔ وہ درد سے دہری ہوئی تھی۔ اس کا ہاتھ آزاد ہو گیا تھا۔ لمحوں کی بات تھی۔ اس نے پھرتی دکھائی تھی اور ٹیبل پر پڑا تھرماس اس نے دوسری نرس کے سر پر مارا تھا۔ بھاری سٹیل کا تھرماس سر پر لگتے ہی دوسری نرس ایک کراہ کے ساتھ اپنا سر پکڑتے ہوئے فرش پر ڈھے گئی تھی۔ ڈاکٹر زید لمحے بھر کو چکرا کر رہ گئے تھے۔ یہ سب اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ وہ خود بھی اس کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گئے تھے۔

"سٹاپ اٹ۔" ڈاکٹر زید چلائے تھے۔ "ریلیکس ہو جائیں۔ آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ کام ڈائون۔" انہوں نے ہاتھ سرنڈر کرنے والے انداز میں اٹھائے تھے۔ اسے اپنی جگہ کھڑے دیکھ کر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے تھے۔ انہوں نے ایک دم اسے پکڑنا چاہا مگر وہ پھرتی سے بیڈ پر چڑھی تھی اور چھلانگ لگا کر دروازے کی طرف بھاگی تھی۔ دروازہ کھولتے ہی وہ ایک دم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے کسی پہاڑ سے ٹکرائی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے اچانک اندھیر چھایا تھا۔لمحوں کے لیے تو اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ کس چیز سے ٹکرائی تھی۔بہت آہستگی سے اس نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تھا جو اس شخص کے چوڑے سینے سے لگا ہوا تھا۔بے یقینی اور کچھ نا سمجھی سے وہ چند لمحے اسی پوزیشن میں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو پھر وہ ایک دم جیسے ہوش میں آئی تھی۔اس کے لمبے بال ابھی بھی چہرے کے اطراف میں گر رہے تھے جس سے اس کا چہرہ تقریباً چھپ گیا تھا۔

"آر یو اوکے؟"اس نے اسے ابھی بھی دونوں بازوئوں سے تھاما ہوا تھا۔وہ بری طرح گرتے گرتے بچی تھی۔اگر وہ اسے نا تھامتا تو شاید بری طرح گرتی۔

وہ ایک دم بپھر کر پیچھے ہوئی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔یو سن آف آ بچ۔"اس کے منہ سے گالی سن کر ایک لمحے کو ڈاکٹر حدید کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔پھر ایک گہری سانس لے کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور نرسوں کو روم سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

"آئی ول ہینڈل ہر۔"ڈاکٹر زید مسکرائے اور اس کا کندھا تھپک کر باہر چلے گئے تھے۔اس کے پیچھے کمرے کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اس کے بالوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے پردے سے جھانکتی اس کی آنکھوں کو دیکھ سکتا تھا۔وہاں ایک بھیانک قہر نظر آتا تھا۔حدید نے بے اختیار جھرجھری لی پھر اسے پکارا۔

"ہم بات کر سکتے ہیں؟"نرم دوستانہ انداز تھا اس کا۔

"لیٹ می گو۔"وہ چلائی تھی۔"مجھے جانے دو۔"وہ ایک بار پھر دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

حدید دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

"ہٹو سامنے سے۔۔۔"وہ غرائی تھی۔

"آپ اتنے غصہ میں کیوں ہیں؟"وہ اس کے مقابل پر سکون سا کھڑا تھا۔

"سنو وائٹ میں ایک بونا ہوتا ہے۔اس کی ناک پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا ہے۔"وہ کہہ رہا تھا اور اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔"آپ کہیں وہ بونا تو نہیں؟"وہ اس کی طرف جھک کر بولا تھا۔وہ اس کے سامنے بونے جتنی ہی تھی۔وہ اس کے قد کے لحاظ سے بہت چھوٹی تھی۔

"شٹ اپ یو۔۔۔"اس کے منہ سے گالی نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔

"اچھا۔۔۔بیٹھ جائیں۔"اسے حالت جنگ میں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔وہ بیٹھی نہیں تھی۔وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید نے اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا۔وہ ایک بار پھر چلائی۔"ڈونٹ یوڈیئر ٹو ٹچ می۔"

"اوکے اوکے ریلیکس۔۔۔"حدید نے ہاتھ اٹھائے تھے۔وہ سلگتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

"کیا آپ گہری سانس لے سکتی ہیں؟"وہ کسی ماہر نفسیات کی طرح بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ اس وقت ہسٹریائی کیفیت میں تھی۔وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔اسے پر سکون کرنا ضروری تھا۔

"ون۔۔۔ٹو۔۔۔۔تھری۔۔۔گہری سانس لیں۔۔۔ان۔۔۔آئوٹ۔۔۔"وہ اس کے ساتھ گہری سانسیں لینے لگی تھی۔آنکھیں بند کرلی تھیں۔اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے تھے۔مزید ہمت نہیں رہی تھی چیخنے چلانے کی۔

"ویری گڈ۔۔۔"وہ مسکرایا۔پھر ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھایا۔گلاس میں پانی انڈیلا اور اس کی جانب بڑھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پانی پیئیں۔"گلاس اس نے نہیں تھاما تھا۔" پانی پیئیں۔۔۔"اس نے اصرار کیا۔گہری سانس لے کر اس نے پانی کا گلاس تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔اس کے ہاتھ گلاس تھامتے ہوئے حدید کی انگلیوں سے مس ہوئے تھے۔سالوں پہلے کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے فلیش بیک ہوا تھا۔ہاسپٹل کا گرائونڈ۔۔پانی کی بوتل۔۔۔بھوری آنکھوں والا لڑکا۔۔۔اس سے الجھتی چھوٹی سی لڑکی۔۔۔۔

گلاس کے گرد ہاتھ لپیٹتے ہوئے اس نے بے اختیار اس کی ٹھنڈک کو محسوس کرنا چاہا تھا۔وہ سر جھکائے گود میں پانی کا گلاس رکھے اس کے گرد ہاتھ لپیٹے بیٹھی تھی۔اس کے بال اس کا چہرہ چھپائے ہوئے تھے۔

"اپنے بال ہٹائیں۔۔۔"حدید نے اسے پکارا۔اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔کچھ جھنجھلا کر حدید نے زمین پر الٹی پڑی چیئر سیدھی کی اور کھینچ کر اس کے بالکل سامنے آن بیٹھا تھا۔

وہ ساکت بیٹھی رہی تھی۔

حدید نے ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اس کے بال ماتھے سے ہٹائے۔اس کا چہرہ ایک دم واضح ہوا تھا۔زرد چہرہ، مرجھائی ہوئی آنکھیں، سوکھے ہوئے ہونٹ جن پر پیڑیاں جمی ہوئی تھیں۔اس کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرہ ایسا تھا گویا کسی گلاب میں رونق نا رہی ہو۔ رنگت ایسی تھی جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔

وہ کتنے ہی پل اسے یونہی دیکھتا رہا تھا۔ وہ بھی اسے دیکھتی رہی تھی۔ وقت ٹھہر گیا تھا۔ پانی کا گلاس اس کے لبوں تک جاتا ٹھہر گیا تھا۔ حدید کا ہاتھ اس کے بالوں میں ہی رہ گیا تھا۔ سانسیں تھم گئی تھیں۔ نظریں پلٹنا بھول گئی تھیں۔

یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ وہ نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ وہ کیسے ہو سکتی تھی؟ وہ دل کو جھٹلا رہا تھا۔ بار بار جھٹلا رہا تھا۔ مگر آنکھیں۔ آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں۔ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ وہی تھی۔

"ہاتھ دور رکھو مجھ سے۔" اس کی جھلسا دینے والی آواز پر وہ چونکا تھا۔ بے اختیار ہاتھ پیچھے کیا۔

وہ سرد نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔ وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

اس کے سامنے بیٹھی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ صوفیہ سکندر تھی۔

یہ رات گیارہ بجے کا وقت تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

علامہ اقبال انٹر نیشنل ایئر پورٹ پر مختلف پروازیں لینڈ ہوئی تھیں۔بہت سے لوگ اپنے پیاروں کوایئرپورٹ پر ریسیو کرنے کے لیے جمع تھے۔ایک مسافر کے لیے وہ لمحہ بڑی خوشی کا ہوتا ہے جب وہ ایک لمبے سفر سے لوٹتا ہے اور کوئی اس کے استقبال کے لئے منتظر ہوتا ہے۔بد قسمتی سے وہ خوشی کے اس لمحے سے ہمیشہ محروم ہی رہی تھی۔اس کے لیے انتظار کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ آج بھی نہیں تھا۔اس نے حدید کے سوااور کسی کو اپنے پاکستان واپس آنے کی اطلاع نہیں دی تھی۔اور تھا ہی کون اس کا؟

کلیئرنس کے بعد وہ ائیر پورٹ کے یگزٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔اس کی ہیل کی ٹک ٹک ائیر پورٹ کے صاف ستھرے فرش پر بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔گلاسز آنکھوں پر لگائے وہ فون دائیں کان سے لگائے مسلسل کوئی نمبر ٹرائے کر رہی تھی۔فون بند جا رہا تھا۔کوفت سے اس نے آنکھیں گھمائی تھیں۔پھر گہری سانس لے کر ائیر پورٹ کے لائونج کے گلاس وال میں اپنا عکس دیکھا۔اس نے وائٹ سکرٹ کے ساتھ بلیک شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے آستین قدرے لمبے تھے۔گلے کے گرد ہمیشہ کی طرح چھوٹا سا وائٹ سکارف باندھا ہوا تھا۔چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ،لبوں پر لپ گلوز اور آنکھوں پر کورین سٹائل لائنر۔وہ بلاشبہ کافی "کول" لگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی۔خود کا عکس گلاس وال میں ہر زاویے سے دیکھتی وہ مسکرائی۔اپنے بالوں کو ہاتھوں سے ٹھیک کیا پھر خود کو اوکے کرتی آگے بڑھ گئی۔

پینسل ہیل کے ساتھ وہ باوقار انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔اس کے انداز میں عجیب سی لاپرواہی تھی۔ شخصیت میں ایک کشش سی تھی۔لوگ ایک بار چلتے ہوئے اسے ضرور مڑ کر دیکھتے تھے۔اس کے ایک ہاتھ میں سوٹ کیس تھا جسے وہ گھسیٹ رہی تھی جبکہ دوسرے بازو میں ہینڈ بیگ تھا۔فون پر کچھ ٹائپ کرتی وہ مسلسل غصہ سے منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

"سوری میرا آج آنا بہت مشکل ہے۔میں اپنی جگہ اپنے بھائی کو بھیج رہا ہوں۔وہ تمہیں اچھی کمپنی دیں گے۔"حدید کا میسج پڑھ کر اس نے غصہ سے فون کو گھورا پھر سر جھٹکتے ہوئے اسے بیگ میں ڈالا۔

"ہادیہ۔۔۔"سر اٹھا کر آگے بڑھتی ہوئی وہ یکدم چونکی۔کوئی ائیر پورٹ کے اگیزٹ پر اس کے نام کا بورڈ اٹھائے کھڑا تھا۔وہ حیرت زدہ سی آگے بڑھتی گئی تھی۔سن گلاسز آنکھوں سے اتارتے ہوئے وہ شاکڈ سی اس بورڈ کو دیکھ رہی تھی جس پر اس کا نام اور تفصیلات درج تھیں۔

"ہادیہ۔۔بلیک شرٹ،وائٹ سکرٹ ،پینسل ہیلز"اس نے دانت پیستے ہوئے اس شخص کے ہاتھ سے بورڈ چھینا تھا جس کا چہرہ بورڈ کے پیچھے آدھا چھپا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا بکواسیات ہے؟" وہ بھنائی پھر بورڈ اس شخص کے سر پر مارنے ہی لگی تھی کہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ لائنز لگی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔ لب کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔ دوسری طرف بھی کچھ یہی حال تھا۔ وہ شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہادیہ۔۔۔ بلیک شرٹ، وائٹ سکرٹ، پینسل ہیلز۔" حدید نے یہی حلیہ بتایا تھا اسے۔ اس کے وہم و گمان میں بھی ہادیہ کے نام پر اس کا چہرہ نہیں آیا تھا۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ہادیہ "وہ" ہو گی۔

"تم یہاں مجھے لینے آئے ہو؟" وہ شاک سے نکل کر بولی تھی۔

"میں اپنے بھائی کی فرینڈ کو لینے آیا تھا۔" اس نے جیسے صفائی دی۔۔

"لیکن یہ تو میرا نام اور حلیہ ہے۔" اس نے بورڈ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا کر جتایا۔

"دیکھیں۔۔۔" اس نے گہری سانس لی۔ "مجھے میرے بھائی نے کہا تھا ہادیہ کو پک کرنا ہے۔ مجھے نہیں پتہ تھا یہ آپ ہوں گی۔" وہ خواہ مخواہ خجل سا ہو کر وضاحت دے رہا تھا۔

"اچھا تو حدید تمہارا بھائی ہے؟" وہ خوشگوار حیرت سے بولی۔

"اور آپ حدید کی فرینڈ ہیں؟" اس نے جوابی سوال کیا۔ ہادیہ نے اثبات میں گردن ہلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں حدید کو کافی عرصہ سے جانتی ہوں۔"

"ویل۔۔۔اوکے۔"ابوہریرہ نے شانے اچکائے۔وہ اب اور کیا کہتا؟

"ویسے تم نے میرحال نہیں پوچھا؟"وہ تیکھے انداز میں بولی۔"بہت بے مروت ہیں پاکستان کے لوگ۔"

"اوہ سوری۔۔"وہ شرمندگی سے بولا۔"کیسی ہیں آپ؟"

"میں فٹ ہوں۔تم سناؤ۔"وہ بے تکلفی سے بولی تھی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔پاکستان میں خوش آمدید!"اس بار وہ مسکرایا۔وہ بھی مسکرائی تھی۔"شکریہ۔۔۔"

"چلیں۔۔۔"اس کے ہاتھ سے سوٹ کیس لیتے ہوئے اس نے اسے ہاتھ سے آگے جانے کا راستہ دیا۔وہ نزاکت سے قدم اٹھا رہی تھی۔وہ اس کے پیچھے پیچھے سوٹ کیس گھسیٹتا آرہا تھا۔

وہ یکدم پلٹی۔گلاسز آنکھوں سے اتارے۔سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری۔ائیرپورٹ کی عمارت پر لہراتا سفر اور سفید جھنڈا دیکھا۔مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"میں واپس آگئی ہوں۔۔۔پاکستان!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بانہیں کھول کر گول گول گھومی تھی۔ بارش کے قطرے اس نے ایک دم سے اپنے چہرے پر گرتے محسوس کیے تھے۔

اسے یوں بارش میں بھیگتے دیکھ کر ابوہریرہ نے تقریباً زور سے اسے آواز دی۔

"مس ہادیہ کیا کر رہی ہیں آپ؟ گاڑی میں بیٹھیں۔ بارش تیز ہو رہی ہے۔" اس کا سوٹ کیس گاڑی میں رکھتے ہوئے وہ تقریباً دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا تھا۔ وہ اسی طرح کھڑی فلک سے گرتی بوندوں کو دیکھ رہی تھی۔

"میرے واپس لوٹنے پر بارش ہو رہی ہے۔ یہ پاکستان والوں کے لیے خوش آئند بات ہے نا؟" تائیدی نظروں سے ابوہریرہ کو دیکھتے ہوئے اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہو سکتا ہے آپ کا واپس آنا پاکستان والوں کے لیے کوئی نیا عذاب ہو۔" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بڑبڑایا۔

"کیا کہا تم نے؟" اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ غالباً اس نے سنا نہیں تھا ورنہ اسے زندہ نا چھوڑتی۔

"کچھ نہیں۔۔۔" اس نے بات بدل دی۔ "آپ پاکستان میں نہیں تھیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے کچھ دکھ سے، کچھ افسوس سے اسے دیکھا۔اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ پاکستان میں نہیں تھی؟

"نہیں۔۔۔"سنجیدگی سے جواب دیا۔پھر گاڑی کے شیشے سے ٹکرا کر گرتی بارش کی بوندوں کو دیکھنے لگی تھی۔اسے اپنا وجود ان بارش کی بوندوں جیسا محسوس ہوا تھا۔جو کسی پتھر سے ٹکراتی ہیں اور پھر بے مول ہو جاتی ہیں۔

"میں پاکستان میں نہیں تھی۔کینیڈا میں تھی۔"اس نے واپس اس کی طرف پلٹتے ہوئے بتایا۔

""کیوں؟""

"پڑھنے گئی تھی۔"اس نے مختصر جواب دیا۔

"اچھا،کیا پڑھ کر آئی ہیں آپ؟"اس نے بات بڑھائی۔(حدید نے کہا تھا اسے اچھی سی کمپنی دینی ہے)

"قانون"تفاخر سے گردن اکڑا کر جواب دیا۔

"کیا؟"اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔"کیا پڑھ کے آئی ہیں آپ؟"

"قانون پڑھ کر آئی ہوں۔"اس کی حیرت کے برعکس وہ بالکل سنجیدہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن کیوں؟"اس کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات تھے۔"میرا مطلب ہے کہ آپ لاء میں انٹرسٹڈ تھیں؟"

"نہیں۔۔۔لیکن یہ ضروری تھا۔انصاف کے لیے نا سہی انتقام کے لیے۔"آخری جملہ اس نے زیر لب ادا کیا تھا۔

"تو پھر آپ نے لاء کیوں پڑھا؟"وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"انصاف کی جنگ کے لیے۔"وہ جانے کیوں ایک دم تلخ لہجے میں بولی تھی۔کچھ تھا جو اسے بہت بری طرح یاد آیا تھا۔لہجے میں خود بخود کڑواہٹ گھل گئی تھی۔

"آپ کو یہاں انصاف نہیں ملے گا۔"وہ مسکرایا تھا جیسے۔

"کوئی بات نہیں۔"وہ جواباً مسکرائی۔"میں نے محض انصاف کے لیے قانون نہیں پڑھا۔مجھے انتقام بھی چاہیے۔"وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ویسے مس ہادیہ۔۔۔"اس نے سٹیرنگ وہیل گھماتے ہوئے بات جاری رکھی۔۔"آپ صرف لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے تو پاکستان نہیں آئی ہوں گی؟"ٹیڑھی آنکھ سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔"کیا آپ کا کوئی اور مقصد بھی ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں!" اس کی توقع کے برعکس وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔ "مجھے یہاں کسی کو ڈھونڈنا ہے۔" "" کس کو؟" وہ پوچھ نہیں پایا تھا بس اسے دیکھ کر رہ گیا جواب اسی طرح کھڑکی کے پار گرتی بارش کی بوندوں کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ تھا اس میں جو بدل گیا تھا۔

"مہ و سال کی گردش انسانوں کو بدل دیتی ہے۔" اس نے سوچا تھا۔

"آپ نے ایڈریس نہیں بتایا۔ کہاں ڈراپ کروں آپ کو؟" گاڑی میں چھائی خاموشی بوجھل ہو گئی تو اس نے اسے مخاطب کیا۔

"اوہ۔۔ہاں۔۔۔" وہ ایک دم چونکی تھی اس کی آواز پر۔ "مجھے میرے گھر ڈراپ کر دو۔" وہ اب اسے اپنے گھر کا ایڈریس بتا رہی تھا۔ پانچ منٹ بعد اس نے گاڑی ڈیفینس میں ایک خوبصورت بنگلے کے سامنے روکی تھی جو اس وقت بالکل سنسان پڑا تھا۔ گھر مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

"اٹ از لاکڈ۔۔۔" گیٹ پر پڑا تالا اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ اس نے پیشانی دو ہاتھوں سے مسلی۔

"کیا بات ہے؟" وہ گاڑی سے نکل آیا تھا۔ بارش قدرے ہلکی ہو چکی تھی۔

"اہہ۔۔۔" اس نے کچھ کہے بغیر گیٹ پر لگے تالے کی طرف اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ آپ کا ہی گھر ہے نا؟" ابوہریرہ نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"میرے ڈیڈ کا ہے۔" اس نے غصہ سے اسے دیکھا۔

"چابیاں نہیں لے کر آئیں آپ؟"

"ڈیڈ اپنے گھر کی چابیاں مجھے کیوں دیں گے؟" اس نے جوابی سوال کیا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔" وہ نا سمجھی سے بولا۔

"یہ آپ کے ڈیڈ کا گھر ہے۔ آپ اکیلی پاکستان آئی ہیں تو اپنے ڈیڈ کے گھر پر ہی رہیں گی۔ کیا انہوں نے آپ کو چابیاں نہیں دی تھیں؟" وہ اس ساری سچویشن کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس کے سامنے ہادیہ بار بار دائیں بائیں ٹہلتی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر برہمی کے تاثرات تھے۔ وہ بار بار فون کان سے لگاتی کسی کو کال کرتی مگر فون نہیں اٹھایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ فون پر بٹن پریس کرتی رہی پھر ایک دم بے یقینی سے فون کی سکرین کو دیکھا۔

"مس ہادیہ۔۔۔" ابوہریرہ نے جھلا کر اسے پکارا تھا۔ "کیا ہوا ہے؟"

"ڈیڈ نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ منہ پر دروازہ بند کر دیا ہے۔ جائیداد سے بے دخل کر دیا ہے۔ میرا بینک اکاؤنٹ فریز کروا دیا ہے۔ میرے پاکستان پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے چوکیدار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور ملازموں کو بھی یہاں سے بھیج دیا تاکہ کوئی میرے لیے گیٹ نا کھولے۔ان سمپل ورڈز۔۔۔مجھے میرے ڈیڈ نے ڈس اون کر دیا ہے۔"وہ سڑک پر بیٹھ گئی تھی۔گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ لیے اور ٹانگوں میں منہ چھپا لیا تھا۔"ڈیڈ نے اچھا نہیں کیا۔میں اکلوتی اولاد ہوں ان کی۔وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔"گھٹنوں میں منہ دیے وہ بار بار چیخ رہی تھی۔

"اوہ گاڈ۔۔"وہ بھونچکا رہ گیا تھا۔

"لیکن کیوں؟"وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل جھکا تھا۔گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے نظر آتے تھے۔

"کیونکہ وہ مجھے پاکستان نہیں جانے دینا چاہتے تھے۔وہ نہیں چاہتے کہ میں واپس یہاں آئوں۔"وہ ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ اب کھڑی ہو گئی تھی۔اسے رونا آرہا تھا۔مگر وہ رو نہیں سکتی تھی۔

وہ گہری گہری سانسیں لیتی ہوئی خود کو ہاتھ سے پنکھا جھل رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟"وہ اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے رونا آرہا ہے۔آئی نیڈ ٹو کرائے بٹ آئی کین ناٹ۔۔۔" وہ اسی طرح لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔چہرے پر پسینہ آرہا تھا۔آنکھوں میں سرخی تیر رہی تھی۔

"اگر آپ کو رونا آرہا ہے تو رو لیں۔" اس نے مشورہ دیا۔بھلا اس میں کیا مشکل بات تھی؟

"نہیں۔" ہادیہ نے سختی سے نفی میں گردن ہلائی۔"آئی کین ناٹ کرائے۔میرا میک اپ بہت مہنگا ہے۔یہ فائونڈیشن ہی فورٹی ایٹ ڈالرز کی ہے۔" وہ شاکڈ رہ گیا تھا اس کے جواب پر۔

"میں رونا افورڈ نہیں کر سکتی۔روئوں گی تو ایکسپینسو میک اپ افورڈ نہیں کر پائوں گی۔" وہ بار بار گہری گہری سانسیں لے کر خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کا تنفس تیز ہو رہا تھا۔آنکھیں گلابی پڑنے لگی تھیں۔گلے میں درد ہونے لگا تھا مگر اس نے اپنی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں بہنے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ رو لیں۔آپ کو میک اپ میں لے دوں گا۔" وہ دانت پیس کر بولا تھا۔

"میں پور ہو گئی ہوں۔" وہ ایک دم غمگیں ہوئی تھی۔

"کم آن آپ۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو میں غریب ہو گئی ہوں۔ میرے ڈیڈ نے مجھے بھکاری بنا دیا ہے۔" ابوہریرہ نے شاک سے اسے دیکھا۔ کندھے پر لاکھوں کا ڈیزائنر بیگ، ہاتھ میں ڈائمنڈ رنگ، کلائی میں مہنگی ترین واچ اور برانڈڈ کپڑے پہنے وہ کہیں سے بھی "غریب" یا "بھکاری" نہیں لگ رہی تھی۔

"اب میں کہاں جاؤں گی؟" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"آپ فی الحال میرے ساتھ چلیں۔"

"میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں؟" وہ جم کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ یہیں رہیں۔ آپ یہاں ٹینٹ لگا کر رات گزار سکتی ہیں۔" کندھے اچکا کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے شاکڈ ہو کر اسے جاتے دیکھا پھر مٹھیاں بھینچ کر اس کے پیچھے لپکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابوہریرہ کا اپارٹمنٹ چھوٹا مگر صاف ستھرا اور نفاست سے سجا ہوا تھا۔اس کا اپارٹمنٹ ہاسپٹل کے قریب ہی تھا۔وہ مشکل سے ہی یہاں آتا تھا۔ بعض دفعہ وہ ساری رات ہی ہاسپٹل میں گزار دیتا تھا۔ بعض دفعہ وہ صرف ضرورت کے تحت یہاں آتا تھا۔اپارٹمنٹ کے لائونج میں دو کرسیاں اور ایک صوفہ پڑا تھا۔سامنے ٹیبل تھا جس پر اس کا لیپ ٹاپ، فون اور گاڑی کی چابیاں پڑی ہوئی تھیں۔خود وہ لائونج سے ملحقہ کچن میں کھڑا چائے بنا رہا تھا۔اپارٹمنٹ میں کھانے کا کوئی سامان نہیں تھا۔وہ زیادہ تر لنچ ہاسپٹل کے کیفے ٹیریا یا کسی فاسٹ فوڈ چین میں کیا کرتا تھا اور ڈنر اکثر گول کر جاتا تھا۔اسے گھر پر کبھی پکانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔

"چائے۔۔۔" وہ کچن سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کے دو مگ تھے۔براؤن کلر کے بڑے بڑے مگ۔مگ اچھا خاصہ گرم تھا۔اس نے مگ نیچے سے پکڑ کر اس کے سامنے کیا تھا تاکہ وہ ہینڈل سے تھام سکے۔ہادیہ نے یہ بات نوٹ کی تو بے اختیار مسکرا دی۔وہ کانسیڈریٹ بھی تھا۔یہ بات اسے اب معلوم ہوئی تھی۔

چائے کا مگ اسے تھمانے کے بعد وہ چیئر گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔وہ دونوں لائونج میں گول میز کے گرد آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ابوہریرہ نے کہنیاں میز پر ٹکائی ہوئی تھیں اور ہادیہ کے ہاتھ میں چائے کا مگ تھا جس کے کنارے پر وہ انگلی پھیر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب آپ کیا کریں گی؟" اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے بات شروع کی۔

"میں سوچوں گی۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"آپ کہاں جائیں گی اب؟" اس نے سوال بدلا۔ اس وقت وہ خود اس سے زیادہ ٹینشن میں تھا۔ وہ اس مصیبت کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"اوہ یہ تمہاری بلی ہے؟" اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہادیہ نے بے ساختہ مسکراتے ہوئے صوفہ کے پیچھے چھپی بلی کو دیکھا جو اپنا سر باہر نکالے چھپ چھپ کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ مجھ سے شرما رہی ہے۔" ہادیہ نے شرارت سے بلی کو دیکھا پھر بلی والے کو۔

"یہ بلا ہے۔ مفاسا۔۔۔" وہ چائے کا مگ لبوں سے لگاتا ہوا مسکرایا۔

"یہ ہے بلی۔ سوفٹی(swifty)۔" ابوہریرہ اٹھ کر لائونج میں رکھے صوفے کے پیچھے سے ایک اور بلی نکال لایا تھا۔ وہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کے پاس دو بلیاں تھیں؟ نہیں ایک بلا اور ایک بلی تھی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وائٹ کلر کی چمکتی بلوریں آنکھوں والی بلی ابوہریرہ کی گود میں چڑھی ہوئی تھی۔ کتنی پیاری بلی تھی۔اور کتنا پیارا تھا بلی کا مالک۔وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکراتا ہوا کچھ کہہ رہا تھا۔وہ بلی والے اور بلی کو آپس میں راز و نیاز کرتے دیکھ رہی تھی۔

"Taylor's version?"

وہ نخوت سے سر جھٹک کر بڑبڑائی تھی۔

"تمہارے پاس دو بلیاں ہیں؟"کسی قدر جل کر اس نے پوچھا تھا۔اپنا یوں نظر انداز کیا جانا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"نہیں اس کے بچے بھی ہیں۔"وہ شاک سے اسے دیکھتی رہی تھی۔پھر تند لہجے میں بولی۔"تو تم اس بلی کے بچوں کے ابا ہو؟"ابوہریرہ نے غصہ سے سر اٹھایا۔(بلی والا غصہ میں کتنا کیوٹ لگتا تھا)

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"مطلب تو صاف ہے۔"انداز چڑانے والا تھا۔"ڈیڈی کٹن"اسے جلانے کے لیے اضافہ کیا۔

"یہی ہے نا تمہارے نام کا مطلب؟ہاں بھئی۔۔۔نام کا اثر تو ہو گا۔میں بھی کہوں ڈاکٹر فراز بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ رہے تھے کہ تم بلیوں کے پیچھے پاگل ہوئے پھرتے ہو۔" ہادیہ نے چھ سال پہلے ہاسپٹل والی ملاقات میں ڈاکٹر فراز کی بات کا حوالہ دیا۔

"ڈاکٹر فراز ٹھیک کہہ رہے تھے۔" اس کی بات پر وہ تائیدی انداز میں مسکرایا پھر سوفٹی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ٹھہر کر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ "لیکن آپ مجھے ڈیڈی کٹن مت کہیں۔" وہ اچھا خاصا خفگی سے بولا تھا۔

"او کے ڈیڈی کٹن۔" چائے کا مگ لبوں سے لگاتی وہ شان بے نیازی سے بولی تو وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

"مجھے اپنے بچے بھی دکھائو۔" ہادیہ نے کہنیاں میز پر ٹکائی تھیں اور ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ رکھ کر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

"کیا؟" سوفٹی کو چھوڑ کر وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔ "کس کے بچے؟"

"تمہارے بچے۔۔۔ بلی کے بچے۔" اس بار اس نے ڈیڈی کٹن کا چہرہ سرخ پڑتے دیکھا تھا۔ وہ مشکل سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ بلی کے بچے ہیں۔میرے نہیں۔میں صرف ان کا خیال رکھتا ہوں۔" وہ ناراضی سے بولا تھا۔

"اچھا دکھاؤ بھی۔" اس نے اصرار کیا۔وہ چائے ادھوری چھوڑ کر کھڑا ہوا تھا۔"آئیں مس ہادیہ ۔۔۔" وہ بھی کھڑی ہو گئی تھی۔مگ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔وہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی صوفہ کے پیچھے آئی تھی۔وہ حیران رہ گئی تھی۔ابوہریرہ نے بلی کے بچوں کے لیے ایک چھوٹا سا گھر بنایا ہوا تھا۔گھر میں باقائدہ نرم بستر تک بچھایا ہوا تھا جس پر تین چھوٹے چھوٹے بلی کے بچے محو خواب تھے۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔" اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔خوشی سے،ایکسائٹمینٹ سے۔ابوہریرہ اس کے بچوں کی طرح خوش ہونے پر نفی میں سر ہلا کر مسکرایا تھا۔

وہ نیچے بیٹھ گئی۔ وہ بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔سوفٹی اور مفاسا "میائوں" کی آواز نکالنے لگے تھے گویا انہیں مس ہادیہ کے شر پسند عزائم کا کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا۔

"یہ کتنا پیارا ہے۔" اس نے بلی کے ایک بچے کو آہستگی سے گود میں لیا تھا۔اس کا رنگ سیاہ تھا۔اس کی آنکھیں سنہری سبز تھیں۔ہادیہ کو اس پر اگست کا گمان ہوا تھا۔صوفیہ کا بلا۔۔۔اگست۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے بھولی نہیں تھی۔اس کی آنکھوں میں جانے کیوں ایک دم نمی سی ابھری تھی جسے اس نے کمال مہارت سے چھپالیا۔

"اسے مجھے دے دو۔"ہادیہ نے سر اٹھا کر کہا۔

"نہیں۔۔۔"اس نے صاف انکار کیا۔"یہ میرا ہے۔"

"ہونہہ۔۔۔"اس نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"ایک بلی کا بچہ ہی تو مانگ رہی ہوں۔تم اتنے petty کیوں ہو؟"اسے غصہ آیا تھا۔

"میں آپ کو اپنا کٹن نہیں دے سکتا۔"وہ صاف انداز میں کہہ رہا تھا۔

"تمہارا کٹن؟"ہادیہ نے مصنوعی حیرت سے آنکھیں بڑی کیں۔"تم تو کہہ رہے تھے یہ بلی کے کٹن ہیں۔یعنی تم مانتے ہو کہ تم ڈیڈی کٹن ہو؟"شرارت سے آنکھیں مٹکا کر پوچھا۔

"میرے خیال سے اب آپ کو چلنا چاہیے۔"اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"میں کیوں جاؤں گی؟"وہ روہانسی ہوئی۔"مجھے بھی بلی کا بچہ سمجھ کر رکھ لو۔"

"آپ۔۔۔"وہ جھنجلا گیا تھا۔

"آپ کہاں رہیں گی؟یہ سوچا ہے آپ نے؟"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہیں بھی۔۔۔بھکاری کہیں بھی رہ لیتے ہیں۔" وہ مصنوعی دکھ سے بلی کے بچے کو اپنے ساتھ لپٹائے بولی تھی۔

"اچھا تو آپ بھکاریوں کی طرح جھگی لگا کر رہیں گی؟" اس نے بے رحمانہ انداز میں تبصرہ کیا۔ وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تم منہ بند رکھو۔" وہ جل کر بولی تھی۔

"آئیں میں آپ کو حدید کے پاس چھوڑ آتا ہوں۔ ممی ادھر ہی ہوتی ہیں۔ ویسے وہ خود اکثر گھر نہیں ہوتا۔ آپ ممی کے پاس رہ سکتی ہیں۔" اس نے تجویز دی۔

"تم خواہ مخواہ اتنی رات کو انہیں زحمت دو گے۔ میں یہاں بھی رہ سکتی ہوں۔"

"نہیں آپ یہاں نہیں رہ سکتیں مس ہادیہ۔" وہ دانت پیس کر بولا تھا اور اس کے ہاتھ سے اپنا بچہ۔۔۔بلی کا بچہ لے کر اس کی جگہ پر احتیاط سے رکھ دیا۔

"آپ اپنا سامان سنبھالیں۔ میں آرہا ہوں۔" وہ چائے کے مگ ٹیبل سے اٹھا کر کچن میں رکھنے گیا تھا۔ ہادیہ نے کینہ توز نظروں سے اس کی پشت کو دیکھا۔ لمحوں میں اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابوہریرہ نے میرا دل چرایا تھا۔میں اس کی ساری بلیاں چرالوں گی۔"بھاگ کر صوفے سے اپنا ہینڈبیگ اٹھایا جس میں اس کا ایک چھوٹا سا وائٹ سکارف تھا۔بالکل ویسا ہی جیسا اس نے اپنی گردن کے گرد باندھ رکھا تھا۔شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے مفاسا اور سوفیٹی کو دیکھا جو اس کے مذموم عزائم سمجھ رہے تھے،پھر بلی کے بچے کے منہ میں تین چار ٹیشو ٹھونسے۔چھوٹا سا بلی کا بچہ مزاحمت تک نہیں کر پایا تھا۔اس نے احتیاط سے بلی کے بچے کے منہ پر رومال باندھ دیا اور اسے اپنے بیگ میں ڈال دیا۔احتیاطا بیگ کی زپ تھوڑی سی کھلی رہنے دی تاکہ اسے آکسیجن ملتی رہے۔

مفاسا اور سوفیٹی ابوہریرہ کے پیچھے بھاگے تھے اور "میائوں" کی آوازیں نکالنی شروع کی تھیں گویا بلی والے کو اپنے بچے کے اغوا کی خبر دینا چاہ رہے ہوں۔

"شش۔۔۔"کچن سے اس کی آواز آرہی تھی۔"آئی ول بی بیک سون۔"وہ مفاسا اور سوفیٹی کو پچکار رہا تھا۔

"چلیں۔۔۔"وہ واپس لائونج میں آیا تو ہادیہ ہاتھ میں ہینڈبیگ لیے اس کی منتظر تھی۔اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے گھر میں اس وقت چوری کی واردات ہوئی تھی اور چورنی اس وقت اس کے عین سامنے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں چلو۔۔۔"ہادیہ اس کے پیچھے اپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی تھی۔

دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ اسے حدید کے گھر پر چھوڑ گیا تھا۔وہ خود اندر نہیں آیا تھا۔

دروازے پر کھڑے کھڑے ہی اس نے اپنی ممی سے ہادیہ کا تعارف کروایا تھا اور مختصر لفظوں میں انہیں اس کی سچویشن سمجھائی تھی۔۔

"ان کا خیال رکھیے گا ممی۔"وہ کہہ کر واپس پلٹ گیا تھا۔ہادیہ نے رات کی تاریکی میں اس کی گاڑی کو وہیں کھڑے کھڑے دور تک نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

رات کا اندھیرا صبح کی روشنی پھیلنے سے سمٹتا جارہا تھا۔رات بارش کے بعد اب مطلع صاف تھا۔ ہلکی ہلکی دھوپ کی سنہری کرنیں سفید بادلوں کے پردے سے پھوٹ رہی تھیں۔

اسے اس پل دھوپ اور روشنی اچھی نہیں لگی تھی۔وہ کافی دیر سے لان میں ہی ٹہل رہا تھا۔وہ رات کافی لیٹ گھر آیا تھا۔ساری رات وہ بستر پر کروٹیں ہی بدلتا رہا تھا۔فجر کے بعد بھی وہ دوبارہ

نہیں سو پایا تھا۔ وہ جانتا تھا اسے نیند نہیں آئے گی۔ سو وہ تب سے لان میں ہی چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کے انداز میں ایک اضطراب تھا۔ چہرے پر پریشانی چھائی تھی۔ کوئی بھی اسے دیکھ کر اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ کسی بڑی ٹینشن میں ہے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ کتنی ہی دیر تک ٹہلتا رہا تھا پھر تھک کر لان میں پڑی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ آنکھیں موند کر اس نے کرسی سے ٹیک لگا لی۔ دونوں بازو کرسی کے ہتھے پر رکھ لیے۔

"صوفیہ سکندر۔۔۔" اس نے زیر لب اس کا نام دہرایا۔ چھ سال پہلے وہ اس سے ملا تھا پہلی بار۔ اسے اچھی طرح وہ دن یاد تھا۔ وہ اس دن کسی کام سے شاہراہ قائدِ اعظم پر تھا۔ اس روز اتفاق سے اس کے پاس گاڑی نہیں تھی۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب اس کی نظر ایک جانب ٹھہر گئی تھی۔ سڑک کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی بچی کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی۔ وہ یونہی ساکت کھڑی تھی۔ ارد گرد ہیوی ٹریفک گزر رہی تھی۔ پھر اس نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ وہ دیکھ سکتا وہ موت کی آمد پر مسکرا رہی تھی۔ سامنے سے آتی سفید کار اسے کچلنے کو تیار تھی۔ وہ بانہیں کھولے موت کی آغوش میں سونے کے لیے تیار تھی۔ ایک لمحہ۔۔۔ بس ایک لمحہ میں وہ اس کی طرف بھاگا تھا اور ایک جھٹکے سے اسے کھینچا تھا۔ وہ اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ پایا تھا۔ اور پھر وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس پر بری طرح مشتعل ہوئی تھی۔ اس سے پہلی ملاقات میں ہی وہ جان گیا تھا کہ وہ کس ذہنی خلجان کا شکار ہے۔اس کی باتوں سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اس کی خودکشی کی پہلی کوشش نہیں تھی۔

اور پھر وہ اس سے دوسری بار ہاسپٹل میں ملی تھی۔وہ اس دن ابوہریرہ سے ہی بات کرنے آیا تھا۔اپنے سوالوں کے جواب نا ملنے پر وہ خاصہ دلبرداشتہ ہوا تھا۔پھر وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔ ہاسپٹل کے گرائونڈ میں وہ اسے لوگوں کے ہجوم میں تن تنہا کھڑی نظر آئی تھی۔وہ اس وقت بھی اسے صحیح ذہنی کیفیت میں نہیں لگی تھی۔اس روز بھی وہ تکلیف میں تھی۔اس کا ہاتھ جلا ہوا تھا۔اسے بے حد دکھ ہوا تھا۔وہ اسے کتنی ہی دیر تک سمجھاتا رہا تھا۔پھر وہ چلی گئی تھی۔

اور وہ شاید اس سے اس کی آخری ملاقات تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ غائب ہو گئی تھی۔اسے آج بھی اچھی طرح یاد تھا اسے اس روز ہادیہ کی کال آئی تھی۔وہ بری طرح رو رہی تھی۔

"حدید۔۔۔۔وہ۔۔۔صوفیہ۔۔۔وہ نہیں مل رہی۔۔۔وہ۔۔۔وہ کھو۔۔۔کھو گئی ہے۔" وہ بری طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی۔وہ ہل تک نہیں پایا تھا۔وہ کہاں گئی تھی کسی کو کچھ خبر نا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان دونوں نے پولیس میں رپورٹ درج کروائی مگر اس کا کوئی سراغ تک نا ملا تھا۔ پتہ نہیں اسے زمین کھا گئی تھی یا آسمان۔

چھ سال تک اس نے پاگلوں کی طرح اسے ہر جگہ تلاش کیا تھا۔ مگر وہ نہیں ملی۔ وہ منظر سے جیسے غائب ہی ہو گئی تھی۔

"صوفیہ سکندر۔۔۔" آج اسے ہاسپٹل میں دیکھ کر وہ بھونچکارہ گیا تھا۔ اسے یقین نہیں آیا تھا یہ وہ تھی۔ اسے ہرگز یقین نہیں آیا کہ یہ وہ ہو سکتی تھی۔ اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ اس سے کبھی دوبارہ ملے گا۔ اس نے یہ بھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ اسے اس حال میں اس جگہ پر ملے گی۔

تقدیر کتنے گھٹیا مذاق کرتی ہے نا؟

وہ کئی سالوں سے ایک سائیکاٹرسٹ کے طور پر کام کر تا رہا تھا۔ وہ طرح طرح کے لوگوں سے ملا تھا۔ عجیب عجیب کیسز دیکھے تھے۔ لوگوں کو چیختے چلاتے اور تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ ان لوگوں میں "وہ" بھی ہو سکتی ہے۔

وہ ان لوگوں میں کیسے ہو سکتی تھی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟

اس کے ذہن پر یہ لفظ ہتھوڑے کی طرح بج رہا تھا۔

"اسے کچھ عرصہ پہلے کسی خوش نصیب نامی خاتون نے یہاں ایڈمٹ کروایا ہے۔" اسے ڈاکٹر زید کی زبانی معلوم ہوا تھا۔

"آپ مجھے اس کے کیس کی ڈیٹیلز دے سکتے ہیں؟ آئی وانٹ ٹو ٹریٹ ہر" اس نے جیسے درخواست کی تھی۔ اس کے انداز میں ایسا کچھ تھا کہ ڈاکٹر زید انکار نہیں کر پائے تھے۔ انہوں نے اس کے سامنے اس کی فائل کھولی تھی۔ وہ اسے اس کے کیس کی ساری ڈیٹیل بتاتے جا رہے تھے۔

"اس نے تین بار سوسائیڈ اٹیمٹ کی ہے۔" ڈاکٹر زید اس کے چہرے کے اتار چڑھائو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ "میرے خیال سے وہ شروع سے ایسی نہیں تھی۔ وہ چائلڈ ابیوز کا شکار ہوئی تھی۔ شی ہیز فیسڈ آ لوٹ۔ بہت زیادہ ٹراما سے گزری ہے وہ۔" حدید لب بھینچے خاموشی سے انہیں سن رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایک کام کرو۔اس سے بات کرنے کی کوشش کرو۔ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ کاپریٹ کرے۔وہ کسی کو کچھ بھی بتانے کے لیے تیار نہیں ہے۔"وہ کہہ رہے تھے۔

"ڈونٹ وری۔میں اس کیس کی تہہ تک جاکر رہوں گا۔"

"حدید۔۔۔"وہ ایک دم چونک کر رہ گیا۔آنکھیں کھول دیں۔ہادیہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"السلام علیکم۔۔۔۔"وہ کھڑا ہو گیا۔چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔"کیسی ہو تم اور سوری میں تمہیں لینے نہیں آسکا۔"وہ کچھ شرمندگی سے بولا۔

"اٹس اوکے۔"وہ رسانیت سے بولی۔"مجھے اچھی کمپنی مل گئی تھی۔"وہ خاصی خوش نظر آرہی تھی۔

"بھائی کی کمپنی میں آپ بور نہیں ہوئیں؟"وہ حیران ہوا۔

"نہیں تمہارا بھائی بڑی مزے کی چیز ہے۔"وہ بے اختیار ہنس دیا تھا۔

"سوویلکم بیک۔۔۔ایک وکیل بن کر وطن واپس لوٹنے پر مبارک ہو۔"حدید نے خلوص سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شکریہ۔۔۔" وہ مسکرائی۔

"پاکستان واپس آنے کے بعد میں کنگال ہو گئی ہوں۔" وہ خاصی دلبر داشتہ ہو کر بولی تھی۔ "ڈیڈ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔" وی بے اختیار ہنس دیا تھا۔ ابوہریرہ نے اسے رات میں کال کی تھی۔ اس کی زبانی اسے ہادیہ کی سچویشن کا علم ہو گیا تھا۔

"اٹس اوکے۔ تم یہاں رہ سکتی ہو۔" اس نے سہولت سے کہا۔

"شکریہ۔۔۔ یہ بات تمہارا بھائی بھی کہہ سکتا تھا۔" دوسرا جملہ اس نے حسرت سے دل میں کہا تھا۔

"تم جانتے ہو میں یہاں کیوں آئی ہوں۔۔۔ میں اس کے لیے آئی ہوں، اسے ڈھونڈنے۔ میرا دل کہتا ہے وہ زندہ ہے۔ وہ مر نہیں سکتی۔" وہ بڑی امید سے کہہ رہی تھی۔ حدید خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ چھ سالوں میں ہادیہ نے اس سے تقریباً روز صوفیہ کا پوچھا تھا۔ اس کا چھوٹا سا ٹیکسٹ ہوتا "ڈیو فائنڈ ہر؟" اور ہر بار اس کا جواب ہادیہ کو افسردہ کر دیتا تھا۔ لیکن وہ مایوس نہیں ہوتی تھی۔

"وہ زندہ ہے۔ وہ مجھے مل گئی ہے۔" حدید نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کک۔۔۔کیا۔۔۔کیا مطلب؟"ہادیہ بے حد چونکی تھی۔اس کی آواز میں بے یقینی تھی۔

"ہاں۔۔۔وہ مجھے مل گئی ہے۔"وہ دوبارہ بولا تھا۔"صوفیہ سکندر مل گئی ہے۔"

ہادیہ نے بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔کئی لمحے لگے تھے اسے حدید کی بات پر یقین کرنے میں اور جب اسے یقین آیا تھا تو وہ بے اختیار چلا اٹھی۔

"کہاں ہے وہ؟"فرط مسرت سے اس کی آواز بھرا گئی تھی۔آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"میرے ہاسپٹل کے ایک روم میں۔"وہ نظریں ملائے بغیر بولا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔۔۔وہ وہاں۔۔۔"

"ہاں"حدید نے گہری سانس لی۔وہ اب اسے شروع سے سب بتا رہا تھا۔وہ اسے ہاسپٹل میں کیسے ملی اور اس کی کنڈیشن کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اس کے گارجین میں خوش نصیب کا ہی نام لکھا ہے۔وہ اسے وہاں ایڈمٹ کروا گئی ہے۔اس نے متعدد بار خودکشی کی کوشش کی ہے اور دوسروں کی جان لینے کی بھی کوشش کی ہے اس نے۔"وہ کہہ رہا تھا۔ہادیہ فق چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

"مگر۔۔۔مگر وہ۔۔۔وہ کہاں گم ہوئی تھی۔۔۔"

"آئی ڈونٹ نو۔ یہ وہی بتا سکتی ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی ہو گی۔"

"میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔" ہادیہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

"میرے خیال سے وہ تم سے ملنا نہیں چاہے گی مگر میں تمہیں نہیں روکوں گا۔" اس بار ہادیہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔ چپ چاپ اپنی ہتھیلیاں کو دیکھتی رہی تھی۔

"وہ ملی بھی تو کس حال میں۔ میں نے کتنی کوشش کی تھی کہ وہ زندہ رہے۔ میں نے کتنی کوشش کی تھی کہ اسے کچھ نا ہو۔۔۔ پھر وہ کھو گئی۔ حدید وہ کھو گئی تھی۔۔۔ میں نے اسے بہت ڈھونڈا ۔۔۔۔ بہت۔۔۔ مگر وہ میرا یقین نہیں کرے گی۔ وہ مجھ سے نفرت کرے گی۔" وہ بے آواز سسک رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے تھے۔ آواز رندھنے لگی تھی۔

"ہادیہ گیٹ یور سیلف ٹوگیدر۔ ہمیں اسے ٹھیک کرنا ہے۔ پھر اس کی ہمت بڑھانی ہے۔ اسے اس کی جنگ لڑنے میں سپورٹ کرنا ہے۔ وہ اتنی جلدی نارمل نہیں ہو گی۔ مگر ہو جائے گی۔"

وہ دھیمے مگر نرم لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔ حوصلہ اور تسلی دے رہا تھا۔

"اس کے ساتھ پتہ نہیں کیا بیتی ہو گی حدید۔۔۔ میں اس کا سامنا کیسے کروں گی؟" وہ بہت بے بس نظر آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اٹس اوکے۔" حدید رسانیت سے بولا۔ "سب کچھ وقت پر چھوڑ دو۔ وقت سب کچھ ٹھیک کر دیتا ہے۔"

"تم اس سے ملے۔۔۔ تم نے اس سے بات کی؟" ہادیہ نے بے تابی سے پوچھا۔

"میرے خیال سے اس نے مجھے نہیں پہچانا۔" ہادیہ کا چہرہ تاریک ہوا۔

"تو کیا وہ مجھے بھی بھول گئی ہو گی؟" اس کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی۔ کتنے ہی لمحے وہ دونوں خاموش رہے تھے۔

"خیر۔۔۔ میں اب کیا کروں۔ میرے پاس ڈگری ہے۔ لائسنس نہیں۔ میں اس کا کیس خود لڑنا چاہتی ہوں۔" لمحوں کے توقف کے بعد اس نے کہا تو حدید نے کچھ سوچتے ہوئے ٹھوڑی کھجائی۔

"تم انٹرنشپ کے لیے اپلائی کرو۔" حدید نے مشورہ دیا۔ "بار اگزام کے بعد ہی تمہیں لائسنس مل سکتا ہے۔ اس کے بغیر تم لاء پریکٹس نہیں کر سکتی۔" حدید کی بات پر اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"مجھے دیر نہیں کرنی چاہیے۔ مجھے یہ کام جلد از جلد کرنا ہے۔" وہ پر عزم انداز میں کہہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم تب تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہم یہ نا جان لیں کہ صوفیہ سکندر کی زندگی کی اصل کہانی کیا ہے۔اس کے باپ کی موت کیسے ہوئی۔اس کی ماں کہاں ہے۔یہ سب باتیں بہت اہم ہیں۔ہم کسی بھی پوائنٹ کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہادیہ۔وہ منہ سے کچھ نہیں بتائے گی۔ہمیں پتہ چلانا ہوگا۔کسی بھی ٹراما کا ٹریٹمنٹ اس کے روٹ کاز جانے بغیر شروع نہیں ہو سکتا۔" وہ پوری توجہ سے اسے سن رہی تھی۔وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔یہ سب باتیں بہت اہم تھیں۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔مجھے۔۔۔" ہادیہ کی بات بیچ میں رہ گئی تھی۔حدید کے فون پر کال آنے لگی تھی۔اس نے ہادیہ سے ایکسیوز کرتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا۔ہاسپٹل سے کال تھی۔وہ چند لمحے دوسری طرف سے کچھ سنتا رہا پھر ایک دم بے یقینی سے ہادیہ کو دیکھتا کھڑا ہوا۔

"حدید کیا ہوا ہے؟" ہادیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔اس کے منہ سے نکلتے لفظ سن کر ہادیہ شاکڈ رہ گئی تھی۔

"صوفیہ ہاسپٹل سے بھاگ گئی ہے۔"

جاری ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB